تصوّف کی ایک عجیب یادگار

3296

انوارِ مرتضوی رح

مشتمل بر حالات

قطب العالم جنیدِ وقت مولانا و مرشدنا حضرت غلام مرتضٰے رحمۃ اللہ علیہ بیربل شریف ضلع سرگودہا

3296

طباعت از مساعی

قاضی محمّد رضا نلی، تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَ الْاتقاء سببًا لقربِ ذاتِہٖ وجعل المتّقین مظھر الاثار صفاتہٖ و ابرز بوارق الخوارق فی سحائب ایادی الاولیاء واشرق شموس الکرامات فی مشارق ایدی الاحباء والصّلوٰۃ علٰی من اعجز الخلائق بالمعجزات وظھر معجزاتہ فی الاولیاءِ بصور الکرامات سیّد الاولین والاٰخرین محمّدنِ المصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلّم وعلٰی الہٖ واصحابہٖ رض واتباعہٖ رض اجمعین۔

امّا بعد خاکسار گنہگار منزوی قصر الخمول عبد الرسول ابن فضیلت پناہ مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ کہتا ہے کہ بعض احباء باخلاص کی مدت سے تمنا تھی کہ حضرت سراج الطریقت شمس الشریعت سیّد الاولیاء سند الاتقیاء قدوۃ الفقہاء راس العلماء رئیس الفضلاء شیخ المحدثین امام السالکین قبلۃ العارفین شمس الحقیقۃ برہان المعرفۃ فرید العصر وسید الدہر صاحب المناقب الاعلیٰ سیدنا ومولانا ومرشدنا غلام مرتضٰے قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا برہ مشرف بلدہ طیبہ بیربل شریف ضلع شاہ پور پنجاب کے پاک زندگی کے حالات معہ بعض ملفوظات ومکتوبات وکرامات قلمبند کیے جاویں۔ تاکہ سالک لوگ اُس کے مطالعہ سے سعادت اندوز ہو کر فائدہ اٹھاویں اور اہل محبت حرزِ جان بناویں۔ اکثر بزرگ خاکسار راقم الحروف کو اس امر کے سرانجام کرنے کے لیے منتخب فرماتے تھے۔ مگر چونکہ بندہ اپنے آپ کو اس اہم امر کے لائق نہ سمجھتا تھا اس لیے یہ تمنا چندیں معرض التوا میں رہا۔ جب عاجز نے دیکھا کہ پیر بھائیوں میں سے کسی بزرگ نے اس کار خیر کو انجام نہیں دیا اور شاید بسبب بُعد زمان حضور قبلہ کے حالات ٹھیک طور پر یاد بھی نہ رہیں ناچار باوجود قلت بضاعت وعدم استطاعت متوکلا علی اللہ حسبِ استعداد قاصر خود قلم اٹھائی التسعی منی والاتمام مِنَ اللّٰہِ وَمَا توفیقی الا باللّٰہِ عَلَیہِ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون۔

Marfat.com

خاکسار نے اپنے ناقص خیال میں یہ امر اقرب بصواب سمجھا ہے کہ قبل اس کے کہ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حالات شروع کروں پہلے آپؒ کا شجرہ طریقت لکھ کر نیچے اُس کے بطور حاشیہ جملہ پیرانِ کبار کے مختصر حالات درج کیے جاویں تاکہ حسبِ فرمودہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم عند ذکر الصّالحین ینزل الرّحمۃ شرف نزولِ رحمتِ الٰہی بوجہ اتم حاصل ہو اور اس کتاب کے دیکھنے والوں کو شجرۂ طیبہ کے تمام بزرگوں کے حالات بطور اجمال اسی کتاب سے معلوم ہو جاویں۔

شجرۂ طریقت نقشبندیہ مجددیہؓ مرتضویہؓ

الٰہی بحرمت شفیع المذنبین رحمۃ للعالمین سیّد المُرسلین حضرت محمّدؐ مصطفٰے[۱] صلّی اللہ علیہ وعلٰی آلہٖ وسلّم الٰہی بحرمت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہؐ حضرت ابوبکر[۲] الصدّیق رضی اللہ تعالٰی عنہ

---

[۱] سرورِ کائنات مفخرِ موجودات محبوب رب العٰلمین انیس ارواح العاشقین حضرت محمد رسول اللہؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدالمناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ۔ والدہ مکرمہ آپؐ کی حضرت بی بی آمنہؓ بنت وہب۔ ولادت باسعادت آپؐ کی روز دوشنبہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاوّل رفع عیسٰے علیہ السلام کے چھ سو۶ سال بعد ہوئی۔ چالیس۴۰ برس کی عمر مبارک تھی کہ نبوت عطا ہوئی۔ ترپن۵۳ برس کی عمر میں مکہ شریف سے مدینہ طیبہ کو ہجرت فرمائی۔ ترسٹھ۶۳ برس کی عمر میں علی ارجح الاقوال بروز دوشنبہ بتاریخ ۱۲ ربیع الاوّل اس عالم فانی سے رحلت فرما کر واصلِ حق ہوئے۔ آپؐ کی تعریف کماحقہ حیطہ تحریر و تقریر میں گنجائش نہیں رکھتی کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے ؎ یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر۔ من وجہک المنیر لقد نور القمر۔ لایمکن الثناء کما کان حقہ۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔ مفصل حالات حضورؐ کے معلوم کرنے ہوں تو کتاب مواہب اللدنیہ اور شفاء قاضی عیاض عربی میں اور کتاب معارج النبوۃ اور مدارج النبوۃ فارسی میں اور دیگر سیر مطالعہ کرنی چاہیے۔ صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔

[۲] خلیفہ اوّل و جانشین اکمل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نسب شریف آپؓ کی ساتویں واسطہ سے سیّد الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل جاتی ہے۔ آپؓ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا حضرت سرورِ کائناتؐ کے نکاح میں تھی۔ ولادت آپؓ کی واقعہ فیل سے دو سال اور چہار ماہ بعد ہوئی۔ وفات شریف ۲۲۔ ماہ جمادی الاوّل و بقول بعضے ۲۳۔ ماہ مذکور روز دوشنبہ ۱۳ سنہ ہجری قبر مبارک متصل مرقد مقدس نبویؐ آپ افضل الناس بعد الانبیاءؑ ہیں حضرتؐ کی ذات پاک پر عاشق تھے۔ مفصل حالات تاریخ الخلفاء وغیرہ کتب میں ہیں۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت صاحب رسول اللہ[1] حضرت **سلمان** فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام **قاسم**[2] بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت حضرت امام **جعفر صادق**[3] رضی اللہ تعالیٰ عنہ الٰہی بحرمت سلطان العارفین شیخ **بایزید**[4] بسطامی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ **ابو الحسن**[5] خرقانی رحمۃ اللہ علیہ -

---

۱؎ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، آپؓ کی شان میں وارد ہے کہ سلمان منا اہل البیت آپؓ اصحاب صفہ سے ہیں آپ نے باوجود حصول شرف صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے طریقت حاصل کی اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے ساتھ صحبت رکھتے تھے۔ عمر شریف آپکی بقول بعض دو سو پچاس سال اور بقول بعض تین سو پچاس سال تھی ۳۶ سنہ ہجری میں اور بقول بعض ۳۳ سنہ ہجری میں دسویں رجب کو بمقام مدائن وفات پائی ۱۲ ۲؎ حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اکتساب فیوض اور نعمت جاری حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے حاصل کی اور امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحبت سے امیر کرم اللہ وجہہ سے نسبت بھی حاصل فرمائی۔ آپ فقہائے سبعہ مدینہ طیبہ سے ہیں اپنے وقت میں بے نظیر اور امام اہل زمانہ تھے۔ عمر شریف ستر سال بتاریخ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۷ھ بقول بعضے ۱۰۸ھ میں انتقال فرمایا ۱۲ ۳؎ کنیت آپ کی ابو عبداللہ لقب صادق۔ آپ علم ظاہری اور باطنی میں بے ہمتائے زمانہ آیۃ من آیات اللہ تھے۔ علم باطن اپنے نانا بزرگوار حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور اپنے والد والا بزرگوار حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے اکتساب کیا۔ آپ سادات اہل بیت سے ہیں۔ آپ صدق مقال میں ضرب المثل تھے اس لیے لقب صادق قرار پایا۔ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ انہی کے شاگرد اور مرید تھے۔ آپ ۸۰ھ میں بمقام مدینہ منورہ پیدا ہوئے۔ عمر شریف ۶۸ سال تاریخ وفات ۱۵ رجب ۱۴۸ھ مقام مرقد جنت البقیع۔ آپ کی اور ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ ساکن بیر ال شریف کی وفات کی تاریخ ایک ہے یعنی ۱۵ رجب المرجب ۱۲-

۴؎ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نام آپ کا طیفور ہے۔ مجاہدات اور ریاضات اور کرامات میں ایک آیت الٰہی تھے۔ حضرت جنید بغدادی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ بایزید ہم میں اس طرح ہے جس طرح جبرائیل علیہ السلام فرشتوں میں۔ عمر ۷۳ سال شہر بسطام میں بتاریخ ۱۴ شعبان ۲۳۴ھ وفات پائی اور بقول بعضے در ۲۶۱ھ بتاریخ ۱۵ یا ۱۷ ماہ شعبان ۱۲ ۵؎ حضرت خواجہ ابو الحسن خرقانی رحمہ اللہ آپ کا انتساب طریقت میں بطریق روحانیت اور اویسیت حضرت سلطان العارفین بایزید بسطامیؒ کے ساتھ ہے آپ کے ارشادات سے ہے کہ صوفی مرقع اور سجادہ سے صوفی نہیں ہوتا اور صوفی رسوم و عادات سے صوفی نہیں ہوتا صوفی وہ ہوتا ہے جو نقل ہے کہ آپ نے چالیس سال تک عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی۔ آپ سلطان محمود غزنوی کے زمانہ میں تھے سلطان آپکا نہایت معتقد تھا وفات آپکی بروز عاشورہ ۴۲۴ھ اور بقول بعض ۱۵ رمضان ۴۲۵ھ بمقام خرقان ہوئی ۱۲ -

Marfat.com

الٰہیؔ بحرمت خواجہ ابوالقاسم[۱] گرگانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؔ بحرمت حضرت خواجہ ابو علی[۲] فارمدی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؔ بحرمت حضرت خواجہ ابو یوسف[۳] ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیؔ بحرمت خواجہ جہان حضرت خواجہ عبدالخالق[۴] غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ۔ الٰہیؔ بحرمت حضرت خواجہ عارف[۵] ریوکری رحمۃ اللہ علیہ۔

[۱] حضرت شیخ ابوالقاسم رحمۃ اللہ گرگان طوسی سے ہیں۔ اپنے وقت میں قطب ربانی اور عارف سبحانی تھے۔ ۴۵۰ھ میں رحلت فرمائی۔ آپ کی نسبت ارادت دو طریق پر ہے۔ ایک بطریق مذکور حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی سے اور دوئم شیخ ابوعثمان مغربی راسی اور ان کی نسبت بواسطہ حضرت ابو علی کاتبؒ اور حضرت ابو علی رودباری اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو پہنچ جاتی ہے ۱۲ [۲] حضرت خواجہ ابو علی رحمۃ اللہ اپنے وقت میں قطب الاقطاب تھے۔ وفات آپ کی بتاریخ ۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ بمقام طوس ہوئی۔ آپ کو تصوف میں حضرت ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ سے بطریق اویسیت انتساب ہے اور نیز شیخ ابی القاسم گرگانی سے بھی کہ وہ بھی شیخ ابوالحسن خرقانیؒ کے خلیفے تھے ۱۲ [۳] حضرت خواجہ ابو یوسفؒ کنیت آپ کی ابویعقوب، بہت مدت کوہ آذر میں خلوت گزیں رہے۔ صاحبِ کرامات قدسیہ تھے۔ اصفہان اور بغداد اور عراق اور خراسان اور سمرقند اور بخارا کے لوگ آپکے فیوض سے کثرت کے ساتھ منور ہوئے۔ عمر آپ کی ۹۵ سال تھی ولادت ۴۴۰ھ میں ہوئی اور وفات بتاریخ ۲۷ رجب المرجب ۵۳۵ھ مدفن شریف آپ کا مرو شاہجہان مضافات ہرات سے ہے ۱۲ [۴] حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ آپ سر سلسلہ خواجگان مانے جاتے ہیں۔ آپ کے سرسبق حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور پیر صحبت و خرقہ حضرت خواجہ ابو یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ آپ اتباع سنت اور اجتناب از بدعت کے نہایت ملتزم تھے۔ آٹھ کلمے مصطلح جن پر طریقہ خواجگان علیہم الرحمۃ کی بنا ہے حضرت خواجہؒ کے ملفوظات سے ہی ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں:-
ہوش در دم[۱] ۔ نظر بر قدم[۲] ۔ سفر در وطن[۳] ۔ خلوت در انجمن[۴] ۔ یاد کرد[۵] ۔ بازگشت[۶] ۔ نگہداشت[۷] ۔ یادداشت[۸]
آپ نے بتاریخ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ و بقول بعض ۶۱۶ھ میں وفات پائی [۵] حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانیؒ کے بڑے خلیفوں سے ہیں فیض باطن حضرت خواجہؒ سے ہی حاصل کیا اور تا حیات حضرت خواجہ کی خدمت میں رہے آپ کی وفات بماہ شوال ۶۱۶ھ میں ہوئی مدفن آپ کا موضع ریوگر بفاصلہ ۱۸ میل شہر بخارا سے ہے ۱۲۔

Marfat.com

الٰہیٰ بحرمت حضرت خواجہ محمود[۱] انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت حضرت خواجہ عزیزان[۲] علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت حضرت خواجہ محمّد بابا[۳] سماسی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت سیّد[۴] امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ -

---

۱ حضرت خواجہ محمود رحمہ اللہ خواجہ عارف کے بڑے خلیفوں سے ہیں۔ آپ نے خلافت اور ارشاد سے ممتاز ہو کر حسبِ مصلحتِ وقت طالبوں کو ذکرِ جہر کا بھی ارشاد کیا۔ آپ کسبِ گلکاری سے گزران کرتے تھے۔ مولد آپ کا انجیر فغنہ ہے جو بخارا کے قریب ایک موضع ہے۔ آپ کا انتقال سنہ ۷۱۵ھ میں ہوا۔ مدفن موضع انجیر فغنہ

۲ حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمہ اللہ قطب وقت تھے جو شخص ایک دن بھی بخلوص اعتقاد آپ کی صحبت میں بیٹھا حقیقت کو پہنچ گیا۔ جب کوئی مزدور مزدوری کے لیے آپ کے پاس بوقت صبح آتا شام کو حضوری ہو جاتا۔ عمر شریف ایک سو بتیس ۱۳۲ برس روز انتقال دوشنبہ ۲۸ ذیقعد سنہ ۷۱۵ھ بقول بعضے سنہ ۷۲۱ھ بقول بعضے سنہ ۷۲۸ھ مدفن شریف شہر خوارزم ۱۲

۳ حضرت خواجہ محمدؒ بابا سماسی حضرت عزیزانؒ کے افضل خلفاء سے ہیں۔ حضرت خواجہ نقشبندؒ کے کمالات کی خبر قبل از ولادت ان کی دیتے تھے۔ جب آپ کا گذر کوشک ہندواں پر ہوتا فرماتے تھے کہ اس خاک سے ایک مرد کی بو آتی ہے۔ قریب ہے کہ کوشک ہندواں قصرِ عارفاں ہو۔ وفات آپ کی بتاریخ ۱۰ جمادی الاول و بقول بعضے جمادی الاخرے سنہ ۷۵۵ھ میں ہوئی۔ مولد و مدفن قریہ سماس ۱۲

۴ حضرت سیّد امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ مقتدائے عصر اور رہنمائے دہر تھے۔ آپ کی والدہ فرماتی تھیں کہ جس وقت امیر کلال رحمہ اللہ تعالے میرے شکم میں تھے اس وقت اگر میں مشتبہ لقمہ کھاتی تھی تو مجھ کو دردِ شکم ہو جاتا تھا۔ تا وقتیکہ قے نہ آتی آرام نہ آتا تھا۔ آپ صحیح النسب سید ہیں۔ پیشہ کلالی کرتے تھے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ کسب زراعت کرتے تھے۔ آپ کی وفات بتاریخ ۱۵ جمادی الاخرے بقول بعضے ۸ جمادی الاولے سنہ ۷۷۲ھ ہوئی۔ مزار مبارک قصبہ سوخار میں ہے ۱۲ -

Marfat.com

الٰہیٰ بحرمت خواجۂ خواجگان پیرِ پیران امام الطریقۃ بدر المِلّۃ والدِّین حضرت خواجہ بہاء الدّین[1] محمّد نقشبند مشکلشاء بخاری رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت حضرت خواجہ علاء الدّین[2] عطّار رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت حضرت مولٰنا یعقوب[3] چرخی رحمۃ اللہ علیہ الٰہیٰ بحرمت حضرت خواجہ عبید اللہ[4] احرار رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[1] حضرت خواجۂ خواجگان امام الطریقۃ مجدد الشریعۃ خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ ظاہراً انتساب آپ کا حضرت امیر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے ہے اور فی الحقیقت بطریق اویسیت۔ روحانیت حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی رح سے اکتسابِ فیوض فرمایا۔ خردی میں ہی آثارِ ولایت چہرۂ انور میں ظاہر تھے۔ حضرت باباسماسی رح نے قبل از ولادت آپ کی علوشان کی بشارت دی تھی۔ مراتب اور مقاماتِ ولایت میں حضرت خواجہ رح کی مثل کوئی کم فائز ہُوا ہوگا۔ آپ کا شان نہایت ارفع و اعلیٰ ہے ؎ سکہ در یثرب و بطحے زدند ٭ نوبت آخر بہ بخارا زدند۔ بعضوں نے لقب شریف نقشبند کی وجہ یہ لکھی ہے کہ آپکے آباءِ کرام کا کام قالین بافی تھا اور اس میں نقش ڈالتے تھے۔ عمر مبارک آپ کی ۷۳ برس تھی ولادت باسعادت ۷۱۸ھ میں ہوئی اور وفات بتاریخ ۳۔ ربیع الاول ۷۹۱ھ۔

[2] حضرت خواجہ علاء الدین عطار خلیفہ اول اور جانشین اکمل حضرت خواجہ نقشبند رحمہ اللہ کے ہیں۔ حضرت خواجہ کے فرزندوں نے بھی انہی سے نسبت حاصل کی۔ حضرت خواجہ نے ان کو بشارت دی کہ تیری مدفن کے اردگرد ساٹھ ساٹھ فرسخ تک تجھے شفاعت کا اذن دیں گے۔ تاریخ وفات ۲۰ رجب ۸۰۲ھ ۱۲

[3] حضرت مولانا یعقوب چرخی رحمہ اللہ وطن شریف قریہ چرخ از توابع غزنی حضرت خواجہ خواجگان نقشبند رح سے کسبِ فیوض فرماکر تکمیل حضرت خواجہ علاء الدین عطار رح سے فرمائی۔ اسی واسطے اُن کے خلفاء میں شمار کیے جاتے ہیں۔ آپ سلسلہ نقشبندیہ کے رکن رکین ہیں۔ آپ کے وجود سے طریقہ علیہ نے رواج تمام اور شیوع عام پایا صاحب تصانیف تھے تفسیر یعقوب چرخی مصنفہ آپ کی مشہور و معروف ہے۔ تاریخ وفات ۵ صفر ۸۵۱ھ ۱۲

[4] حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رح قطب وقت اور مجدد مائۃ تاسع یعنی نانویں صدی کے مجدد تھے نسبت نقشبندیہ مولانا یعقوب چرخی رح کی خدمت سے حاصل کی۔ اور دیگر مشایخ سے بھی اکتسابِ فیوض فرمایا۔ مولوی جامی رحمہ اللہ انہی کے مرید تھے اپنی تصانیف میں آپ کی خوب تعریف کی ہے آپکا ملفوظ ہے کہ مرا برائے ترویج شریعت و توہین باعث ناموس ساختہ اند۔ تاریخ وفات ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ مدفن شہر سمرقند ۱۲۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت حضرت مولانا محمد زاہد[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ درویش[2] محمد رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجگی[3] امکنگی رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت خواجہ محمد باقی[4] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت امام ربانی مجدد الف ثانی امام الشریعۃ و الطریقۃ والحقیقۃ قطب المدققین قدوۃ الواصلین حضرت شیخ احمد[5] فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ -

---

[1] حضرت مولانا محمد زاہد رحمہ اللہ نے خرقہ ارادت حضرت خواجہ عبید اللہ احرارؒ سے پہنا۔ حضرت مولانا یعقوب چرخیؒ کے رشتہ دار تھے بعض کہتے ہیں کہ آپکے نواسے تھے حضرت خواجہ احرارؒ کے یمن توجہات عالیہ سے مرتبہ خلافت کو پہنچے یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ میں وفات پائی ۱۲

[2] حضرت خواجہ درویش محمد رحمہ اللہ حضرت مولانا زاہد رحمہ اللہ کے خلیفہ تھے ان کی وفات کے بعد بالاستقلال اُن کے نائب ہوئے۔ ورع و تقویٰ و حفظِ نسبت میں شانِ عظیم رکھتے تھے۔ آپکا انتقال ۲۹ محرم الحرام ۹۷۰ھ ہوا۔ موضع اسقرار مضافات شہر سبز ماوراء النہر میں آپکا مرقد ہے ۱۲

[3] حضرت مولانا خواجگی امکنگی رحمہ اللہ کو اپنے والد بزرگوار حضرت خواجہ درویش محمد قدس سرہ سے انتساب ہے اور انہی کی تربیت سے مقامِ تکمیل اور ارشاد کو پہنچے تیس سال تک اپنے والد کی مسند مشیخت پر متمکن رہے طریقہ نقشبندیہ کی رعایت فرماتے تھے۔ ذکر جہر وغیرہ محدثات جو طریقہ میں ہو گئے تھے اُن سے پرہیز و احتراز کرتے تھے۔ آپکی خوارق عادات و اشراق قلوب آفتاب کی طرح مشہور تھے۔ نوے سال کے قریب عمر تھی بتاریخ ۲۲ شعبان ۱۰۰۶ھ و بقول بعضے ۱۰۰۸ھ میں رحلت فرمائی۔ مدفن شہر امکنگہ ۱۲

[4] حضرت خواجہ محمد باقی معروف بہ خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ سمرقندی الاصل ہیں ولادت آپکی کابل میں ہوئی حضرت خواجگی امکنگی رحمہ اللہ سے نسبت حاصل کر کے حسب ارشاد پیر ہندوستان تشریف لائے اور دہلی میں اقامت پذیر ہو کر مرجع طالبانِ خدا ہوئے مفصل حالات آپکے کتاب حیات باقیہ میں مطالعہ کرنا چاہئیں۔ طریقہ علیہ نقشبندیہ ہندوستان میں آپکے قدموں کی برکت سے آیا۔ عمر شریف ۴۰ سال تاریخ وفات ۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ مدفن شریف شہر دہلی ۱۲

[5] حضرت مجدد الف ثانی محبوب سبحانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ قیوم زمان غوث دوران تھے فروع میں آپکا مذہب حنفی تھا اور اعتقادیات میں مجتہد تھے بعض علوم کی تحصیل اپنے والد ماجد اور دیگر علمائے سرہند سے کی پھر سیالکوٹ میں بعض کتب معقول مولانا کمال کشمیری سے اور کتب حدیث شیخ یعقوب کشمیری سے استفادہ فرمائیں بعض تفاسیر اور احادیث وغیرہ کی اجازت قاضی بہلول بدخشانی سے حاصل کی کتب صوفیہ اپنے والد بزرگوار سے سند کیں اور اکثر سلاسل صوفیہ کی اجازت بھی اپنے والد بزرگوار سے اکتساب کی پھر نسبت نقشبندیہ حضرت خواجہ محمد باقی باللہؒ سے استفاضہ فرمایا درجات عالیہ میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ حضرت خواجہ باقی باللہؒ فرماتے تھے کہ شیخ احمد ایک آفتاب ہے جسکے سایہ میں ہمارے جیسے ہزاروں ستارے گم ہیں اور مثل اُنکی اس وقت آسمان کے نیچے کوئی نہیں خوارق اور کرامات آپکی حیطہ احصا سے زیادہ ہیں۔ آپ کے مناقب میں صدہا کتابیں تصنیف ہوئیں مفصل حالات آپ کے دیکھنے ہوں تو کتاب روضہ قیومیہ مطالعہ کرنا چاہیئے عمر شریف موافق عمر نبویؐ تھی تاریخ وفات ۲۷ صفر ۱۰۳۲ھ۔ مدفن شہر سرہند شریف ۱۲-

Marfat.com

الٰہی بحرمت عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ محمد معصوم[1] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت سلطان الاولیاء حضرت شیخ سیف الدین[2] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت حافظ محمد محسن[3] رحمۃ اللہ علیہ الٰہی بحرمت حضرت سید السادات سید نور محمد[4] بدایونی رحمۃ اللہ علیہ۔

[1] حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہٗ حضرت مجددؒ کے خلیفہ اور فرزندِ ثالث ہیں حضرت مجددؒ فرمایا کرتے تھے کہ محمد معصوم محبوب خدا ہے آپ تین سال کے تھے کہ کلام توحید وجودی زبان مبارک پر لائے ایک مہینہ میں قرآن مجید حفظ کر لیا عمر شریف میں ۱۶ برس کے تھے کہ تمام علوم تحصیل کر لیے گیارہ سالگی میں طریقہ ذکر اور مراقبہ اپنے والد بزرگوار سے اخذ کیا۔ حضرت مجددؒ ارشاد فرماتے تھے کہ محمد معصوم کا حال میری نسبت کے وزبرز حاصل کرنے میں صاحب شرح وقایہ کی طرح ہے کہ جس قدر اس کا دادا تصنیف کرتا تھا اسی قدر وہ حفظ کر لیتا تھا۔ حضرت محمد معصومؒ کو حق تعالیٰ نے وہ عروج بخشا کہ جہان آپکے انوار سے منور اور معمور ہو گیا تقریباً نو لاکھ آدمیوں نے آپ کے ہاتھ پر توبہ کی جن میں سے سات ہزار خلیفہ صاحب ارشاد ہوئے۔ محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ آپکا ہی مرید تھا اور آپکے حلقہ میں جہاں جگہ ملتی بیٹھ جاتا تھا آپکی صحبت سے ایک ہفتہ میں طالب کو فنا و بقا حاصل ہو جاتی تھی ولادت شریف ۱۰۰۷ھ میں اور تاریخ وفات ۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ مرقد منور سرہند شریف مفصل حالات آپکے کتاب روضہ قیومیہ میں مطالعہ کرنے چاہیئے ۱۲ [2] حضرت شیخ سیف الدین رحمۃ اللہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصومؒ کے پانچویں فرزند اور کامل خلیفہ تھے نسبت باطن اپنے والد ماجدؒ سے حاصل کی عنفوان شباب میں ہی کامل مکمل تھے ترویج شریعت محمدیہ اور اشاعت طریقہ مجددیہ میں نہایت اہتمام فرماتے تھے ولادت آپکی ۱۰۴۹ھ میں ہوئی۔ عمر شریف ۴۷ سال تاریخ وفات ۲۶ جمادی الاول ۱۰۹۶ھ مدفن شریف سرہند مبارک نزدیک جد امجد حضرت مجددؒ ہمارے حضرت قبلہ روحی فداہ ساکن بیربل شریف کو آپکے ساتھ خاص ربط تھا آپکی مرقد منور پر جا کر دیر تک مراقب رہتے تھے۔ اگر کسی خلیفہ کو کلاہ یا دستار یا اجازت عطا کرنی ہوتی تو انہی کے روضہ مبارک میں عطا فرماتے تھے ۱۲ [3] حضرت حافظ محمد محسن صاحب شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی اولاد سے ہیں اور حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحبؒ کے خلیفے تھے چونکہ حضرت سید نور محمد بدایونیؒ کے پیر صحبت ہیں اس لیے شجرہ شریف میں آپکا اسم گرامی بھی درج ہے۔ مزار پر انوار کشمیر میں ہے تاریخ وفات نامعلوم ۱۲ [4] حضرت سید نور محمد بدایونیؒ اپنے کسب مقامات سلوک حضرت شیخ سیف الدین فرزند و خلیفہ حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم صاحبؒ سے کیا اور سالہا سال ان کی خدمت قدس میں رہ کر مشرف بحالات بلند و مقامات ارجمند ہوئے نیز حضرت حافظ محمد محسنؒ کی خدمت میں بھی حاضر رہے ابتدا میں پندرہ سال ہر وقت مستغرق رہتے تھے صرف نماز کے وقت ہوش آتا تھا اور پھر مغلوب الحال ہو جاتے تھے۔ کثرت مراقبہ سے پشت مبارک میں خم ہو گیا۔ اتباع سنت کا نہایت التزام و اہتمام تھا۔ ایک دفعہ بیت الخلا میں پاؤں راست رکھا۔ تین دن تک باطن میں قبض و رقبض نظر آیا آپ نے بہت استغفار پڑھا تب جا کر وہ حالت رفع ہوئی۔ تاریخ وفات ۱۱ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ مدفن شریف خام دہلی میں خواجہ نظام الدینؒ اولیاء کی مزار کے قریب آبادی سے باہر ہے ۱۲۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت قیّم طریقہ احمدیّہ محی السُّنن نبویّہ شمس الدّین حبیب اللہ حضرت میرزا جانجاناں[1] مظہر شہید رحمۃ اللہ علیہ۔

الٰہی بحرمت مجدد المائۃ الثالث عشر نائب خیر البشر خلیفۂ خدا مروج شریعت مصطفٰے حضرت مولانا عبد اللہ المعروف بشاہ غلام علی[2] دھلوی رحمۃ اللہ علیہ۔

---

[1] حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ بتاریخ ۱۱۔ رمضان المبارک سنہ ۱۱۱۱ھ بروز جمعہ بوقت صبح بعہد شاہ اورنگ زیب تولد ہوئے آپ کے والد بزرگوار امراءِ شاہی سے تھے اسم شریف مرزا جان تھا۔ اسی مناسبت سے شاہ اورنگ زیب نے آپکا نام جانجاناں رکھا کہ بیٹا باپ کی جان ہوا کرتا ہے اور رفتہ رفتہ بنتے بنتے جان جاناں ہوگیا آپکا نسب بواسطہ محمد بن حنیفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتا ہے آثار رشد وہدایت ناصیہ مبارک سے ظاہر تھے۔ آپ اٹھارہ سال کے تھے کہ اس طریقہ شریفہ میں حضرت سید نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور آخر بخدمت حضرت شیخ الشیوخ محمد عابد سنامی حاضر ہوئے نسبت احمدیہ اول سے آخر تک اتمام پہنچائی۔ ایک دن حضرت نے مرزا صاحب کو فرمایا کہ معلومات وبشارات آپ کی سب صحیح ہیں اگر کہو تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر سے مسجل کر لاؤں۔ حضرت میرزا صاحب بتاریخ ۱۰ محرم الحرام شب شہادت سنہ ۱۱۹۵ھ شہید ہوئے۔ آپکے انتقال کی تاریخ اس رباعی سے ظاہر ہے ؎ ہست حدیثے از پیغمبر۔ صلی اللہ علیہ الاکبر۔ عاش حمیداً مات شہیداً۔ سالِ وفات مرزا مظہر ایک شخص نے اس آیت قرآنی سے آپ کی تاریخ نکالی اُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ۔ مزارِ پُرانوار دہلی شاہجہان آباد میں متصل چتلی قبر واقع ہے۔ آپ کی کلام نہایت موزوں اور مؤثر تھی مفصل حالات آپکی کتاب معمولات مظہریہ میں مطالعہ کرنے چاہئیں ۱۲

[2] قطب فلک ارشاد غوث ابدال و اوتاد مجدد مائۃ الثالث عشر نائب خیر البشر حضرت سید السادات اسیدنا ومولانا حضرت شاہ عبد اللہ مشہور بہ شاہ غلام علی رحمۃ اللہ علیہ ولادت آپکی سنہ ۱۱۵۸ھ میں بمقام بٹالہ علاقہ پنجاب میں ہوئی نسب شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ملتی ہے شاہ صاحب قبلہ نے سنہ ۱۱۷۸ھ میں بخدمت حضرت جانجاناں بمقام دہلی پہنچ کر شرف بیعت حاصل کیا اور استفاضہ فیوضِ باطنی کیا۔ پندرہ سال حضرت مرزا صاحب کی صحبت شریف میں ملتزم رہ کر جمیع مقامات طریقہ نقشبندیہ مجددیہ دیگر طرق وصول الی اللہ طے کیے حال فیض اشتمال آپکا اظہر من الشمس ہے ہزارہا آدمی دیار بعیدہ سے حاضر خدمت ہو کر آپ سے مرتبہ کمال اور تکمیل کو پہنچے۔ صدہا علماء وصلحائے اقالیم بعیدہ کے اقصائے خطا سے غایت زمین مغرب تک خدمت شریف میں دوڑے بعضے بحکم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم مثل حضرت مولانا خالد رومی وشیخ احمد سرہندی کردی وسید اسماعیل مدنی اور بعضے بدلالت بزرگان آستانہ علیہ پر پہنچے اور

قبولیت تمام اور مرجعیت خاص و عام پیدا کر کے عائد اوطان ہوئے اس قدر فیض آپ کی حین حیات میں آپ سے جاری ہوا کہ شاید ہی کسی مشائخ سے ان کی زندگی میں جاری ہوا ہو۔ ہندوستان۔ کابل۔ بلخ۔ بخارا۔ بغداد۔ عرب۔ روم سب جگہ آپکے خلیفے پہنچ گئے تھے اور طریقہ ان سے جاری ہو گیا تھا۔ حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری نے آپکے ملفوظات میں لکھا ہے کہ ایک روز بعد عصر میں حاضر تھا حضرت شاہ قبلہ نے فرمایا کہ ہمارا فیض دور دور پہنچ گیا ہے حضرت مکہ معظمہ میں ہمارا حلقہ بیٹھتا ہے حضرت مدینہ منورہ میں حلقہ ہوتا ہے۔ بغداد شریف روم و مغرب میں ہمارا حلقہ جاری ہے اور بطریق ہنسی کے فرمایا کہ بخارا تو ہمارے باپ کا گھر ہے نیز آپکے ملفوظات سے ہے کہ طریقہ مجددیہ میں فیض کے چار دریا جمع ہیں دریائے نقشبندیہ[1] و قادریہ[2] و چشتیہ[3] و سہروردیہ[4] باوجود اس قدر جاہ و جلال کے انکسار و تواضع اس حد تک تھا کہ فرماتے تھے کہ جو کتا میرے گھر میں آتا ہے میں کہتا ہوں کہ میں کون ہوں کہ تیرے دوستوں کو تیری درگاہ میں وسیلہ کروں اے خدا اس مخلوق کے لیے مجھ پر رحم فرما۔ آپنے کبھی منہ مبارک شیشہ میں نہ دیکھا مبادا کہ ظلمت گناہ سے چہرہ سیاہ ہو گیا ہو۔ کبھی پاؤں مبارک لمبے نہ کیے۔ لباس خشن پہننے کی عادت مبارک تھی۔ حضرت مولانا خالد زوری کردی نے جو آپکے جلیل القدر خلفائے سے ہیں آپکی تعریف میں عجیب و غریب قصاید عربی فارسی نظم کیے ہیں جن سے آپکی جلالت قدر پر خوب روشنی پڑتی ہے آپنے بتاریخ ۲۲۔ ماہ صفر ۱۲۴۰ھ انتقال فرمایا۔ مزار مبارک بمقام دہلی خانقاہ شریف آپ کی آپ ہی کی طرف منسوب ہے آپ کے سال ولادت و سنین عمر و سال وفات میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

سال تولید و حیات و فوت آن سلطان پاک ؛ مظہر جود و امام و مظہر یزدان پاک

اب شاہ صاحب قبلہ کی خانقاہ شریف پر آپکے خلیفہ اعظم حضرت مولانا شاہ احمد سعید صاحب کے پوتے حضرت مولانا شاہ محمد عمر صاحب کے بیٹے حضرت ملکوت منزلت محی الدین شاہ ابو الخیر صاحب سلمہم اللہ مقیم ہیں۔ آپکے جد امجد یعنی حضرت احمد سعید صاحب نے بوقت غدر دہلی سے حرمین شریفین کو ہجرت فرمائی اور مدینہ طیبہ میں سکونت اختیار کی۔ حضرت شاہ ابو الخیر صاحب نے تربیت و تعلیم حرمین شریفین میں ہی حاصل کی سلوک طریقہ علیہ آبائے کرام اپنے والد ماجد سے اکتساب فرمایا۔ چند سال ہوئے خانقاہ مقدس پر تشریف لا کر اقامت اختیار فرمائی ہے بعد از تشریف آوری چند ایام آپ نہایت تخلیہ میں رہے ایسا انزوا و انقطاع اختیار فرمایا کہ کسی کو اجازت زیارت و ملاقات حاصل نہ ہوتی تھی۔ اس حالت میں ہمارے حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف زیارت خانقاہ معلےٰ کے واسطے دہلی رونق افروز ہوئے تو آپ کی درخواست پر آپ کو اندر جانے اور ملاقات کرنے کی اجازت دی۔ حضرت قبلہ آپکے کمال اور علو مرتبت کی نہایت تعریف کرتے تھے۔ یہ بھی فرمایا کہ شاہ صاحب اب نہایت جلالیت میں ہیں لیکن عنقریب طبیعت مبارک بردبار ہو جائے گی اور اشاعت فیض کریں گے چنانچہ آج کل ہمارے حضرت قبلہ کی پیشگوئی کے مطابق آپ اشاعت فیض کر رہے ہیں مگر دنیا اور اہل دنیا سے نہایت نفرت ہے آپکی مجلس میں بالکل دنیا کی بات نہیں اور نہ عام آدمی کھلے طور پر داخل خانقاہ معلےٰ ہو سکتے ہیں۔ راقم الحروف بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے سبحان اللہ چہرہ مبارک آفتاب کی طرح چمکتا ہے ذات اقدس میں رعب انتہا درجہ کا ہے آپ ورع و تقویٰ میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ آپ طریقت و شریعت کے نہایت پابند ہیں سلمہم اللہ و ابقاہم و نور القلوب السالکین بانوار فیوضہم آمین ۱۲۔

Marfat.com

الٰہی بحرمت غوث اوان فیاض دوران سیّد السّالکین قطب العارفین حضرت مولانا غلام محی الدّین قصوری حضوری رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت مطلع انوار کرامت مخزن اسرارِ ولایت سالک مسالک طریقت ناہج مناہج شریعت وحقیقت رازدار اسرار کبریائی فیضیاب درگاہ الٰہی قطبُ الاقطاب مولانا ومرشد مرشدنا حضرت حافظ غلام نبی نقشبندی احمدی للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ

الٰہی بحرمت حضرت خواجہ مشکلکشاء سیّد الاصفیاء سند الاولیاءِ زبدۃ الفضلاء والکملاء رأس العلماء والفقہاء رئیس المحدثین قبلۃ العارفین برہان الحقیقۃ شمس المعرفۃِ بدر الدّجیٰ شمس الضحیٰ فیاض الوریٰ قطب ربّانی غوث صمدانی شیخنا ومولٰنا غلام مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعنّا ببرکۃ رضاہ وقدس اللہ سرّہ وافاض علینا برہ اس مسکین عاجز گنہگار بدکردار ناچیز عبدالرسول پر رحم فرما اور محبت و معرفت اپنی عطا فرما۔ آمین

غوثِ اوان قطبِ دوران حضرت مولانا غلام محی الدّین قصوری حضوری رح

مطلع ضوءِ طریقت مصدرِ فیض ازل
مخزنِ سرِّ حقیقت معدنِ علم وعمل
مظہرِ رشد وہدایت مرجع قدوسیان
شمع ایوانِ ولایت رہنمائے گمرہان
ماحی کفر وضلالت حامئ دینِ متین
فیض بخش خلق مولانا غلام محی الدّین
دستگیر بیکسان و عاجزان شاہِ قصور
ماہ افلاک سعادت مظہرِ نورِ حضور
آنکہ والا درگہش شد جن وانسان را مآب
زمرۂ املاک شد ہم از فیوضش فیضیاب

Marfat.com

ولادت باسعادت آپ کی سنہ ۱۲۰۲ھ میں بمقام قصور قریب لاہور ہوئی۔ شجرۂ نسب آپ کا حضرت صدیق رضؓ سے ملتا ہے۔ آپ اپنے وقت میں علم وفضل زہد وتقویٰ کمالاتِ ولایت میں یکتائے زمان تھے۔ بعد تحصیل علوم اپنے چچا بزرگوار سے جن کو خاندانِ قادریہ میں خلافت حاصل تھی کسب نسبت قادریہ فرماکر مشرف بہ خلافت ہوئے۔ پھر حضرت سید السادات مولانا شاہ غلام علی صاحب دہلویؒ کی کشش سے ان کی خدمتِ معلیٰ میں حاضر ہوکر بیعت کی اور کسب نسبت نقشبندیہ مجددیہ سے شرف حاصل کیا۔ مولوی محمد حسن صاحب بجنوری سلمہ اللہ نے کتاب حالاتِ مشائخ نقشبندیہ میں لکھا ہے کہ بوقتِ بیعت حضرت ممدوح حضرت شاہ صاحب نے حاضرین کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ آج ایک امرِ عظیم ظاہر ہوتا ہے کہ ایک فاضل ہم سے اخذ طریقہ کرتا ہے۔ اور پھر آپ کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لے کر درگاہِ الٰہی میں متضرع ہوئے کہ الٰہی جو فیض حضرت غوث الاعظمؓ سے وراثاً وعطاءً وکسباً پہنچا ہے سب ان کو نصیب کر۔ پھر آپکا داہنا ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ میں لے کر ہوا میں کردیا اور فرمایا کہ تمہارا ہاتھ حضرت غوث الاعظمؓ کے ہاتھ میں میں نے دے دیا وہ تمہارے ہر کام دینی ودنیاوی میں ممد ومعاون ہوں گے۔ پھر اپنے سر مبارک سے کلاہ شریف اُتار کر آپکے سر پر رکھ دی اور فاتحہ خیر پڑھا۔ حضرت شاہ صاحب قدس سرہ آپکے حال پر نہایت عنایت ومہربانی فرماتے چنانچہ ایک روز ایک شخص قصور کا رہنے والا حضرت شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہُوا آپنے اُس سے بانبساط دریافت کیا کہ غلام محی الدین کو کس جگہ کا پیر بنائیں اُس نے عرض کیا کہ پیر قصور، حضرت شاہ صاحب نے فرمایا کہ تم بڑے تاصر ہمت ہو ان کو تمام پنجاب کا پیر بنائیں گے۔ انتہے کلامہ۔ حضرت شاہ صاحبؒ نے آپکو بوقت عطاء خلافت فرمایا کہ تم کو چھ طریقوں یعنی قادریہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ مجددیہ کبرویہ کی اجازت ہے ان کا فیض طالبوں کے دلوں میں بہمت القا کرنا بعدہٗ اجازت مطلقہ عطاء فرمائی۔ حضرت مولانا ممدوح بعد تحصیل خلافت بمقام قصور پُر نور مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوکر اشاعت طریقہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ میں مصروف ہوئے صدہا کو نسبتِ مجددیہ سے سیراب کیا۔ سرعت سیر طلاب وحصول مناسبت مقامات اس قدر آپ سے ظہور میں آتا تھا کہ عقل عقیل دنگ ہوجاتی تھی۔ علم ظاہری کا فیض بھی آپ سے بکثرت ہُوا۔ آپ کو علم میں وہ تبحر تھا کہ فضلاء زمان آپکی فوقیت اور ہمہ دانی کے معترف تھے۔ کتب مصنفہ وخطب منظومہ آپکے متداول علماء وقت ومقبول خواص وعوام ہیں آپکے تصرفات باطنی بھی بے حد بے انتہا ہیں مگر افسوس کہ کسی شخص نے کماحقہ ان کے جمع کرنے میں کوشش نہیں کی۔ مولوی محمد حسن صاحب بجنوری سلمہ اللہ نے حسب ارشادات اعلیٰحضرت للّٰہیؒ بعض مکشوفات وکرامات وملفوظات آپکے کتاب حالاتِ مشائخ نقشبندیہ میں درج کیے ہیں۔ کشف اس قسم کا تھا کہ اپنے فرزند ارجمند حضرت مولانا عبدالرسول صاحبؒ کی ولادت سے ایک سال پہلے ولادت کی

Marfat.com

خبر دے دی تھی بلکہ کتاب تحفۂ رسولیہ میں جو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں تصنیف فرمایا ہے ایک باب مشتمل بر خبر ولادت و تقرر اسم فرزند دلبند مع نصائح ارجمند تحریر فرمایا جس کے عنوانی اشعار یہ ہیں ؎

ایکہ ہنوزی تو بکتم عدم — زود بہ گلزار جہاں نہ قدم
منتظر تست دل و جان من — مثل گہر جلوہ کن از کان من
راحت دل نور دو چشم منی — آب زن آتش خشم منی
سوختم از آتش مہجوریت — تا بکجا عرصۂ مستوریت
چند بکتمان عدم جائے گیر — رخصت ہستی ز معلم بگیر
شاد دلی دہ ز وجودت مرا — دار نہ محروم ز جودت مرا
بہ کہ نہم نام تو عبدالرسول — باد بدرگاہ رسولت قبول
کنیت تو بہ کہ بود بوسعید — عمر تو باید کہ بود بر مزید
باد ز حق خوش لقبت فخر دین — باد بہر کار خدا بیت معین
می دہمت از دل خود چند پند — چونکہ شوی ہست بدان کاربند

ہست یقین گر تو بکارش بری ——— در دو جہان یافتہ باشی بری الخ

آپ کے خواص میں سنا گیا ہے کہ چہرہ مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی اور آپ ہمیشہ دو زانو بیٹھا کرتے تھے حضرت قبلہ قدس سرہ ساکن بیربل شریف کی زبان در افشاں سے سنا گیا کہ حضرت مولانا کثرت مخلوقات میں بیٹھے ہوئے سب سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔ ہمارے حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف نے آپ کے ہی ہاتھ پر بیعت کی اور چند ایام آپ کے حلقہ میں بیٹھے۔ اجازت وظائف و دعائے حزب البحر حاصل کر کے آپکے ارشاد سے اپنے استاد و مرشد اعلیٰ حضرت ساکن للہ شریف کی خدمت میں طے مقامات و تکمیل سلوک میں اشتغال پایا۔ حضرت قبلہ آپکے علوم مرتبت و تبحر علمی کی از حد تعریف فرماتے تھے وفات آپکی ۲۲۔ ذیقعدہ ۱۲۷۰ھ کو ہوئی آپ کی دفات میں لوگوں نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں ایک قطعہ کا مادہ نہایت دلچسپ ہے وہ ھذا ہے شمس الدین نبی زوال گرفت۔ بعد وفات آپکی صاحبزادہ محترم مولانا المعظم حضرت عبدالرسول صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ بعد از حفظِ قرآن تحصیل علم ظاہری و تکمیل سلوک باطنی اپنے والد بزرگوار سے حاصل کر کے مشرف باجازت و خلافت تھے۔ حضرت مولانا کے بعد آپ نے بھی مخلوق الٰہی کو بہت فیض پہنچایا۔ کمالاتِ ظاہری و باطنی میں اپنے والد بزرگوار کے ہم پلہ تھے۔ تہذیب اخلاق و سخاوت میں کوئی مثل نہ رکھتے تھے۔ راقم الحروف کے والد ماجد مدظلہ نے آپ کی زیارت کی ہے کہتے ہیں کہ آپ حسنِ صورت و خلق کریمانہ میں بے نظیر تھے۔ رعب اس قسم کا تھا کہ آپ کی خدمت میں دل دھڑک جاتا تھا وعظ میں وہ تاثیر تھی کہ آدمی زار زار روتے تھے۔ مزاج اقدس میں بے نفسی غالب تھی۔ امراء اور اہلِ دنیا سے سخت نفرت تھی۔ عاجزوں اور مسکینوں کو پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اور اپنے انتقال کی خبر بالکل صحت اور تندرستی کی حالت میں صریح طور پر دے دی اور قریبی مخلصوں کی طرف اس بارہ میں خط لکھ دیئے کہ فقیر کا سفرِ آخری تیار ہے۔ ایسے استقلال کی حالت میں انتقال فرمایا کہ حاضرین کو آخری وقت کا وہم نہ تھا کیوں کہ کسی قسم کا کوئی نشان مثل مرض سخت۔ ضعف کو تہ دمی وغیرہ بدن مبارک

Marfat.com

ہیں ظاہر نہ تھا اور آپ فرماتے تھے کہ نزع کی حالت ہے طبیب وغیرہ تعجب کرتے تھے طبیب نے کہا کہ میں نے آج تک ایسی نزع کبھی نہیں دیکھی فرمایا کہ آج دیکھ لو۔ وہ اس بات کو سُن کر گھبرا گیا اور کہا کہ میں بازار سے جا کر کوئی مفرح لے آؤں کہ آپ کو ضعفِ قلب کی وجہ سے یہ خیالات ہیں آپ نے اس کو منع کیا کہ تم مت جاؤ کسی اور کو بھیج دو مگر وہ خود ہی چلا گیا۔ اس کے بعد آپ نے اپنے نواسہ حضرت سید محمد شاہ صاحب سلمہ اللہ کے سر پر دستار بندھوائی اور کتب خانہ کی کنجیاں حوالہ کیں اور کلمہ پڑھ کر بتاریخ ۲۱۔ محرم الحرام بروز سہ شنبہ ۱۲۹۴ھ رحلت فرمائی۔ آپ کی وفات میں لوگوں نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں ایک دو قطعے یہاں لکھے جاتے ہیں۔ قطعہ عربی از مولوی غلام قادر صاحب رحمۃ اللہ علیہ رسول نگری ؎

الاعبد الرسول الشیخ قد مات — ھو الکامل بلا نقص و لا عیب

فان تسئلن عن عام ارتحالہ — اقل تاریخہ غوث بلا ریب

عدد غوث ۱۵۰۶ عدد ریب ۲۱۲ بعد نفی ریب از غوث ۱۲۹۴ ہجری

قطعہ فارسی از مولوی محبوب عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سوہاوی ؎

پیر عبد الرسول فخر الدین — کرد رحلت باوج علیین

گفت عالم زسالِ رحلت او — ساقئ کوثر رسولِ امین
۱۲ھ ۹۴

حضرت سید محمد شاہ صاحب ممدوح کی عمر شریف اُس وقت گیارہ برس تھی۔ اب آپ سجادہ نشین ہیں۔ علم ظاہری لاہور میں تحصیل کیا۔ عبورِ مقاماتِ باطنی کے واسطے چند دفعہ ہمارے حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف کے پاس تشریف لاتے رہے اور اب حضرت قبلہ کی وفات کے بعد حضرت ابو الخیر شاہ صاحب کی خدمت میں بمقام دہلی تشریف لے جاتے ہیں۔ ہمارے حضرت قبلہ آپ کی بڑی تعظیم کرتے تھے اور آپ کی تشریف آوری کے وقت کمال ادب سے سروقد کھڑے ہو جاتے تھے۔ آپکی تبحر علمی اور ذکاوت کی از حد تعریف کرتے تھے۔ شاہ صاحب ممدوح نہایت پاکیزہ خیالات پابند شریعت و طریقت ہیں ہدایت خلق اللہ و قمع بدعات کے واسطے عجیب طرح کی تدبیریں عمل میں لاتے ہیں جن سے شریعت غرّا کو بفضلہ تعالیٰ بہت فروغ ہوا ہے۔ درس قرآن کریم و بیان اسرار کلام مجید کے واسطے وسیع وقت وقف کیا ہے جس میں شہر اور اطراف کے علما و اعیان بڑی خواہش سے ہر روز آکر شامل ہوتے ہیں حق سبحانہ و تعالیٰ اہل علم کو آپکے فیوضات سے بہرہ ور کرے اور آپ کی اور آپ کے متعلقین اور اولاد کی عمر اور صلاح و فلاح میں روز افزوں ترقی اور برکت عطا فرمائے۔ آمین!

Marfat.com

عالیجناب قطب الاقطاب فرد الاحباب اعلیحضرت مولانا غلام نبی احمدؒ ساکن للّٰہ شریف ضلع جہلم

پیشوائے اہلِ عرفاں بادشاہ ملکِ دین — فاضل اکمل ظہورِ حق امام المتقین
قبلۂ حاجات مولانا غلام احمد نبیؒ — شمع ایوانِ ولایت خلق را حبل متین
غوث وقت شیخ عالم غیث فیض و مکرمت — فیضیاب از درگہ او اہل افلاک و زمین
مجمع بحرین فیض ظاہر و باطن کمال — در دو عالم سرفرازش کرد رب العالمین
آنکسے کز بحر فیض کاملش سیراب شد — گشت او در منصب خود با ملائک ہمسرین
بہرۂ فیضش رسیدہ وافر اندر شش جہات — فوق و تحت و پیش و پس اندر یسار و در یمین

آپ بمقام للّٰہ شریف ۱۲۳۴ھ میں پیدا ہوئے علم ظاہری معقول و منقول سے فارغ التحصیل ہو کر غلبۂ شوقِ الٰہی سے حضرت قصوری حضوری رحمہ اللہ کی خدمت اقدس میں پہنچ کر شرفِ بیعت حاصل کیا۔ اور کمالاتِ باطنی سے فیضیاب ہوئے اور شرفِ خلافت سے مشرف ہو کر اپنے مسکن مطہر میں مسند آرائے تدریس و ارشاد ہوئے۔ حضرت مولانا قصوری علیہ الرحمہ کے حضور میں جب اپنے خلفاء کا ذکر آیا تو فرمایا کہ مولوی صاحب للّٰہ والا خلفائے فقیر سے آفتاب کی مثل ہے۔ نیز مولانا ممدوح نے اپنے خلیفہ مولوی غلام محمد مربالی والا کی طرف آپ کی نسبت ایک مکتوب میں تحریر فرمایا کہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب کہ مردے کامل الاستعداد بودند از موضع للّٰہ کہ قریب بہرہ است در ماہ کتک ما غیبہ برائے کسب نسبت احمدیہ مجددیہ نزد فقیر تشریف آوردند شش ماہ بایں شغل مشغول شدند و سلوک را تا حقیقۃ الحقائق رسانیدہ مرخص شدند از استعداد شان چہ نوشتہ آید کہ بے نظیر بودند بارک اللہ فیما اعطاہ انتہی۔ آپ علمِ ظاہری میں جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول تھے صدہا کو فیض علم ظاہری سے درجہ کمالیت و فضیلت تک پہنچایا۔ فیض باطن کی وہ تاثیر تھی کہ جو شخص چند روز بھی مجلس اقدس میں بہرہ یاب ہوا متقی اور پرہیز گار ہو گیا۔ جس نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور توجہاتِ خاصہ سے فیضیاب ہوا پیشواء عارفین ہو گیا آپکی خدمت میں بیٹھنے والوں کے چہروں پر ایک خاص رونق اور نورانیت آجاتی تھی جس کو ہر ایک اہل بصیرت دیکھ کر ان کے نورِ باطن کی دلیل تصور کرتا تھا۔ اہلِ مجلس آپکے تہذیب اخلاق اور اتقا میں بے مثل ہو جاتے تھے۔ مولوی محمد حسن خاں صاحب نے کتاب حالاتِ مشائخ میں لکھا ہے کہ آپکے حلقہ میں عجیب تاثیر تھی۔ طالبین میں سے کسی پر ذوق و شوق غالب ہوتا تھا کوئی مغلوب نسبت استہلاک و اضمحلال دکھائی دیتا تھا کسی پر حالتِ عروج وارد ہوتی تھی اور

Marfat.com

کسی پر نزدا کوئی نسبتِ ولایت سے سرشار ہوتا کوئی کمالات سے مالا مال کوئی حقائق سے بہرہ یاب اور حضرت مثل محبوب بے عنا چشم میگون جس کی طرف دیکھتے کچھ اور ہی لطف معلوم ہوتا تھا انتہے۔ لڑکپن میں خاکسار راقم الحروف بھی زیارت فیض بشارت سے مشرف ہوا ہے آپکا چہرہ مبارک آفتاب کی مثل چمکتا تھا۔ آپ کی کلام میں وہ تاثیر تھی کہ خدمت سے اُٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا۔ ہزار ہا آپکے فیض باطن سے سیراب ہو کر مرجع خلائق ہوئے۔ مخالفین اہل حق مثل فرقہ نجدیہ و روافض و دہریہ نیچریہ کے ساتھ آپکو بہت دفعہ بحث مباحثہ کا اتفاق ہوا۔ انفاس قدسیہ کی برکت سے فرقہ ہائے مذکورہ کے اعیان اس ملک سے قلیل الوجود بلکہ معدوم ہو گئے۔ آپ وعظ میں فرقہ ہائے مذکورہ کی زیادہ مذمت بیان فرماتے تھے متوسلین میں سے اگر اُن کے ساتھ کسی کے اختلاط رکھنے کی خبر آپکے سمع مبارک تک پہنچ جاتی تو آپ اس کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے اور اختلاط سے سخت منع فرماتے تھے۔ حضرت قبلہ ساکن بیربل شریف نے جو آپکے خلیفہ اعظم تھے ارشاد فرمایا کہ ہمارے حضرت کی ذات بابرکات میں استقامت جو فوق الکرامت ہے اس درجہ کی تھی کہ شاید سابقین اولین میں ایسی ہو ورنہ اس زمانہ میں اُس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ تہذیب اخلاق میں آپ یگانہ روزگار تھے۔ آپنے تمام عمر بوقت سحر غسل فرما کر نوافل تہجد ادا فرمائے۔ ایسا التزام تھا کہ گرمی سردی سفر حضر میں یہ معمول ترک نہ ہوا۔ بعد از تحصیل کمالات ظاہریہ و باطنیہ چھ ماہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ قرآنِ کریم کے ساتھ خاص ربط تھا۔ کئی دفعہ ایک رات میں اوّل سے آخر تک پورا ختم کیا۔ مزاج اقدس میں استتار بدرجہ غایت تھا اپنے تئیں جامۂ علماء ظاہری میں مخفی رکھا۔ آپ کی مجلس میں کشف و کرامات کا نام نہ تھا۔ چند کرامات بطور اضطرار آپسے ظاہر ہوئیں۔ جن سے آپ کی کمالیت عوام میں روزِ روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔ بعض اُن میں سے مولوی محمد حسن خان صاحب نے کتاب حالات مشائخ نقشبندیہ میں قلمبند کیے ہیں۔ آپکی وفات کا عجیب قصہ ہے قبل از وفات کنایۃً آپ سفر آخری اور انتقال کی خبر دیتے رہے مگر کسی کو ٹھیک سمجھ نہ آئی مرض الموت آپکا تپ خفیف ہوا جس سے کسی کو خیال نہ گذرا کہ اس مرض سے آپکا انتقال ہو جائے گا بروز یکشنبہ بتاریخ ١٢۔ ربیع الاول سنہ ١٣٠١ھ بوقت دوپہر حسب المعمول قیلولہ فرمایا۔ قبل از ظہر اُٹھ کر وضو کی تیاری کی اور مسواک کرنے لگے۔ پہلے بھی آپ دیر تک مسواک کرتے رہتے تھے۔ مؤذن کو فرمایا کہ جلدی اذان کہو۔ چنانچہ اس نے اذان شروع کی آپ جواب اذان دیتے رہے یعنی مؤذن کے پیچھے پیچھے کلمات اذان پڑھتے گئے جب کلمہ اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ پر مؤذن پہنچا تو آپ یہی کلمہ ساتھ کہتے ہوئے پیچھے کو جھکتے گئے۔ اور فرشِ مسجد پر لیٹ گئے اور اسی وقت جان بجانان تسلیم کی آخری کلمہ یہی اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زبان مبارک سے نکلا۔ لوگ یہ حالت دیکھ کر حیران ہو گئے۔ پہلے سب کو شبہ ہوا کہ سکتہ پڑ گیا ہے مگر آخر کار یقین ہو گیا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝

Marfat.com

آپ کے انتقالِ پر ملال میں لوگوں نے عجیب و غریب تاریخیں کہیں ایک قطعہ عربی منظومہ مولوی شیخ عبداللہ صاحب ساکن چک عمر یہاں درج کیا جاتا ہے کیونکہ اس قطعہ کو ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ ساکن بیربل شریف نے نہایت پسند فرمایا تھا ۔ وھو ھذا ــ

الا یا عین جودی فی اللآلی — دموعا ھا مرات بالتوالی
علی شیخ تقی متقی — امین مستحق بالجلال
فقیر نقشبندی مکین — ولی احمدی بالکمال
ذکی فاضل طود عظیم — امام مقتدی مولی الموالی
غلام نبینا بالاتباع — وحنفی وسنی بفال
تنحی من ھنالک نحو عدن — والقی الحزن فینا بارتحال
ففی شھر الوفات بوقت ظھر — ویوم الاحد صار الی انتقال
امام الناس فی الجنات ثاوے — یقول الشیخ فی عام الوصال
حفظت من الصبا ابیات رأت — ھی الابیات وردی حسب حال
وکم عین مقبلة النواصی — تجبل بالجنادل والرمال
رمانی الدھر بالارزاء حتی — فوادی فی غشاء من نبال
فصرت اذا اصابتنی سھام — تکسرت النصال علی النصال
علی مثواہ یا ربی ترحم — وامطر مزن فضل بالنوال
وبالاخلاف والاسلاف اکرم — وبارک فی الخلائف بابتذال
وکثر تابعیہ ومقتدیہ — الی یوم القیامة والزوال

آپ کے خلفا کا مفصل بیان اور آپ کے حالات وکرامات وملفوظات اکثر مولوی امام الدین صاحب کھوتکہ نے اپنی کتاب میں تحریر کیے ہیں اور مجمل طور پر مولوی محمد حسن صاحب بجنوری نے کتاب حالاتِ مشائخ نقشبندیہ میں درج فرمائے ہیں آپ کے دو صاحبزادے تھے ۔ چھوٹے حافظ گل محمد صاحب آپکے ایامِ حیات میں ہی بمرض ہیضہ وبائی شہید ہوئے اور بڑے اکمل الکملاء افضل الفضلاء خواجہ دوست محمدؒ صاحب قدس سرہٗ آپ کے بعد سجادہ نشین ہوئے علومِ ضروریہ سے فارغ ہو کر اپنے والد بزرگوار اعلیٰحضرتؒ سے مقاماتِ باطنی طے کر کے خلافت کاملہ سے مشرف تھے ۔ اعلیٰحضرت نے آپ کو بمقام سرہند شریف بایمائے سلطان الاصفیاء حضرت مجددؒ دستار خلافت بندھوائی تھی ۔ اعلیٰحضرت نے ارشاد فرمایا کہ فقیر کو تردد تھا کہ دیکھیے نسبت خاصہ فقیر کی کس طرف منتقل ہوتی ہے آخر معلوم ہوا کہ یہ امانت فرزندی دوست محمدؒ

Marfat.com

کو نصیب ہوگی الحق جس نے خواجہ صاحب موصوف کی زیارت کی ہے وہ بخوبی جانتا ہے کہ آپ بہمہ وجوہ فنا فی الشیخ تھے تھوڑی مدت میں ہی آپ سے فیض باطن کی اس قدر اشاعت ہوئی کہ حیرانی لاحق ہوتی تھی۔ تصرف و ہمت آپ کی نہایت قوی تھی۔ حل مشکلات اور کشف مہمات آپ کی ادنیٰ توجہ اور التفات کے محتاج تھے۔ چہرہ مبارک سے نورانیت ٹپکتی تھی۔ حضور میں بیٹھنے والوں کی حالت دن بدن ترقی میں ہوتی تھی۔ رجوع خلائق اس قدر ہوا کہ خیال کیا جانے لگا کہ آپ تصرفاتِ باطنی میں اعلیٰحضرت سے بھی بڑھ گئے ہیں۔ غربا کے ساتھ آپ کو محبت قلبی تھی۔ اور اغنیا اور اہلِ دنیا سے نفرت طبعی۔ آپ کا اقبال اور روز افزون ترقی دیکھ کر مخالفین بھی غرق دریائے تحیر ہوئے۔ خاکسار راقم الحروف بھی زیارت سے مشرف ہوا ہے آپ میرے ساتھ نہایت اُنس فرماتے تھے سبحان اللہ عجب بابرکت ذات تھی مگر حیف کہ جناب الٰہی نے بہت ہی جلدی آپ کو اس عالم سے مخفی کر دیا اور ۵۱ برس کی عمر میں بتاریخ ۱۸۔ ذی الحج ۱۳۱۷ھ انتقال فرمایا۔ آپ کے انتقال کی تاریخیں بھی عجیب و غریب لکھی گئیں خاکسار نے جو قطعات طویل لکھے تھے اُن کے مادے یہ ہیں:

مرشد کامل برفت ۱۳۱۷ھ ۔ کہ در رحلت از جہاں قطب زمن سوئے جناں ۱۳۱۷ھ ۔ ایک مخلص ہندوستانی صاحب نے کہا کہ ؎ شدہ سالِ وصالش ایں مصرع ؎ کہ بیکدم رسیدہ دوست بدوست ۱۳۱۷ھ ۔ مولوی ابراہیم صاحب سینتھلانوالا نے آیت قرآنی سے تاریخ نکالی اَنْ يَّدْخُلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۱۳۱۷ھ ۔ آپ کے بعد آپ کے صاحبزادہ صاحب جامع سعادات ازلی و ابدی مظہر برکات ظاہری و باطنی زبدۂ فضلاء فحول حضرت مولانا حافظ **محمد عبد الرسول** صاحب سجادہ نشین ہوئے۔ وجود باوجود آپکا نہایت عزیز اور بے بہا ہے۔ عالی حوصلگی۔ ذکاوت۔ سخاوت مسکین پروری۔ دُور اندیشی نکتہ پسندی۔ تہذیب اخلاق وغیرہ صفات باوجود کم سنی کے جو آپ میں نظر آتے ہیں کسی میں بہت کم پائے جاتے ہوں گے۔ آپ بچپن کی حالت میں بوقت حلقہ اپنے جد امجد کی گود میں آکر بیٹھ جاتے تھے اعلیٰحضرت آپ کو گود میں توجہ کرتے رہتے تھے۔ اعلیٰحضرت نے آپ کے حق میں بشارات ارشاد فرمائیں۔ آپکے والد بزرگوار نے آپ کو سرہند شریف لے جا کر بیعت کیا اور دستار بھی بندھوائی تھی اور بوقت وفات اپنے خلیفہ مجاز مولوی سراج الدین صاحب ساکن نورپوالہ کو فرمایا کہ میری طرف سے میری ولایت فرزندی عبد الرسول کے ملک کر دو اور اُن سے قبول کراؤ موصی الیہ نے حسبِ ارشادِ گرامی تعمیل کی اس وقت صاحبزادہ صاحب کی عمر شریف قریب پچیس چھبیس سال کی ہے نسبت موروثی بوجہ کمال حاصل ہے حسبِ معمولات والد ماجد و جد امجد صبح و شام طالبین کو توجہ کرتے ہیں تسلیک مقامات مثل سابق جاری ہے رونق مقام و رجوع خلق ترقی میں ہے آپ کے دولت خانہ عالیہ میں ایک فرزند نرینہ مخدوم زادہ مقبول الرسول

Marfat.com

ہے جس کی عمر دو سال کے قریب ہے حق سبحانہ وتعالے باپ بیٹے کی عمر میں برکت کرے اور صاحبزادہ صاحب کی ہدایت اور رہنمائی اور فیض عام کی برکت سے گم گشتگان وادی ضلالت وشقاوت کو راہ راست پر لاوے سے این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد -

حالات حضرت قبلہ وکعبہ رُوحی فداہ ساکن بیربل شریف

نسبت ولادت وتحصیل علم ظاہری وتدریس علم وغیرہ کا بیان

منظہر انوار الٰہی مصدر فیوض غیر متناہی ہادی مراحل شریعت وطریقت واقف اسرار معرفت وحقیقت محط رحال کرام مرجع خواص وعوام قطب دوران غوث زمان سند الاصفیاء زبدۃ الفضلاء مرشدنا وقبلتنا ومولانا حضرت **غلام مرتضےٰ** قدس اللہ سرہٗ وافاض علینا برہٗ آپ کے اوصاف کمال کا دریا بے پایاں ہے - مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی مرحوم آپ کی تعریف میں فرماتے ہیں سے

خواجہ عالم علم اہتدا — واصل مولاؤ ولی خدا
کفر بود آنکہ جُدا خوانمش — شرک بود چوں کہ جُدا دانمش
قبلۂ توحید بروئے زمیں — می سزدش سجدۂ روح الامیں
کعبۂ تحقیق درش بالیقیں — طائف او آمدہ چرخ بریں
از پئے جاروبئے درگاہ او — زہرۂ گردوں زدہ گیسو فرو
حجرۂ او بیت مقدس زنور — سجدہ گہ اہل صفاء وحضور
مجلس او ہم جلساء اللہ دال — موئے وقت ست ومسیح زماں
دیدن او دیدن نورِ خدا — یاد وے از یاد خدا رہنما
گر بجہاں روشنئ مطلق ست — از نظر روشن شمس الحق ست
گرچہ غلام شرف مرتضےٰ است — خواجگی اش بر سر اہل صفاست
فیض صداقت کہ بتحقیق یافت — از نظر روشن صدیق یافت
شیخ کہ یحیی ویمیت آمد ست — بیشک وبے ریب ہمیں مرشد ست
آنچہ بلب داشت مسیحا نہاں — در نظرش دیدہ ام آں را عیاں
کورئیے تن یافت زعیسےٰ زوال — کورئیے دل می برد آں ذوالکمال

Marfat.com

در نظرش مردہ دلاں صد ہزار — زندہ شد از قدرتِ پروردگار
ایں ہمہ دولت کہ بہ بستر دراست — از رہِ عشقِ سُنن مصطفیٰ ست
اوست کہ بر شرع بنی منتہی است — نیست بنی لیک نواب النبی ست
وقت توجہ بنشیند اگر — ہمچو صدف گوہر عرفاں ببر
بر دل اصحاب چو یک دم زند — روح بدل افتد حرکت کند
وجد و فغاں بسکہ نیاید بروں — ہیبت او گم کند آتش دروں
گرچہ کند آتشِ عشق اشتعال — لیک بپوشد بدروں جملہ حال
طالبِ حق حلقہ چو گردش کنند — گردن خود جملہ بہ پیش افگنند
ہشتہ فروسہ ہمہ مقتول وار — کوہِ ادب بر سرِ آں جملہ بار
ظاہر شاں مردہ و باطن حیات — دل بخدا روح گم اندر صفات
گر ز کسے شمہ شود راز فاش — حکم شود زود کہ خاموش باش
دیگ ہماں بہ کہ نیاید بجوش — ترک ادب ہست برِ حق خروش

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا خاندان نسبی ایک بڑا عالیشان خاندان ہے فضیلت اور شرافت اس خاندان میں نسلاً بعد نسلٍ ودیعت چلی آئی ہے۔ حضرت قبلہ کے آباء کرام کئی پشت سے متواتر عالم باعمل اور ولی کامل چلے آتے ہیں۔ مولوی محمد محبوب عالم صاحب مرحوم نے اپنی کتاب نور الابصار میں آپ کی حسب نسب اور کسب علم ظاہراً اور باطن کے بیان میں ایک باب لکھا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب مرحوم کی کلام فیض التیام نہایت عاشقانہ ہے اس لیے میں اس کو بعینہٖ نقل کرتا ہوں اور نیچے انشاء اللہ تعالیٰ اس کی توضیح کرتا جاؤں گا اور بعد ازاں ضروری باتیں مفصل طور پر تحریر کروں گا۔

از حسب و نسب کمالاتِ پیر — شرح دہم شمۂ ما فی الضمیر
شجرہ آباش شریف النسب — عرف عوان[1] است ز ملک عرب
ہست چناں مشتہر اندر جہاں — آنکہ بجیشِ حیدر[2] برسند ایں شہاں

[1] صحیح لفظ اعوان جو عوان سے مشتق ہے عون کے معنے مدد کے ہیں چونکہ یہ لوگ عرب شریف سے اس ملک میں شاہ اسلام کی ملک گیری میں مدد کرنے کے واسطے آئے تھے ان کا یہ عرف قائم ہو گیا۔ اصل میں قریشی ہاشمی علوی ہیں یہ قوم کوہستانِ نمک علاقہ سون سکیسر و چھوار ضلع جہلم و ضلع شاہ پور و ضلع بنوں میں کثرت سے آباد ہے نہایت وجیہ و جری اور دیندار لوگ ہیں۔ علاقہ مذکور سے حضرت قبلہ کے دادا صاحب بالحاح مخلصین اس علاقہ میں تشریف لائے تھے ۱۲ عبدالرسول عفی عنہ [2] مراد اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ ہیں ۱۲ -

علم و عمل تقوے و زہد و صفا — بود در اجداد وے از حد بسا
حافظ و عالم متورع ہمہ — قانع و عابد متشرع ہمہ
حضرت باہو[1] کہ زدہ موج نور — داشت بآباش قرابت ظہور
پیر خوشابی ملک کعب[2] زبیر — فانی فی اللہ متبتل زغیر
منسلک رشتہ آبائے اوست — صوفی سالک ہمہ کبرائے اوست
نیست فقط علم بقول رجال — حافظہ و عالمہ مستورہ حال
دفتر مشکوٰۃ[3] کہ من خواندہ ام — از قلم جدہ اش آثار رقم
بود یکے واصل حق جدّ او — وقت مناجات بمالید رو
آمدہ الہام کہ سل ما تشاء — منک دعاء و علینا العطاء
گفت کہ از آل من اے ذوالجلال — علم و عمل بہ کہ نیابد زوال
تا بود ایں سلسلہ ام اندر جہاں — علم و عمل بہ کہ نہ گردد نہاں
یک بیک از جملہ بزرگاں ستود — بار دعا حرمت کبریٰ نمود

۱؎ حضرت باہو جو عوام میں حضرت سلطان باہو مشہور ہیں طریقہ قادریہ میں بڑے کامل ولی گذرے ہیں مزار شریف ضلع جھنگ علاقہ پنجاب میں ہے آپ کا فیض بہت دور دور تک پھیلا ہے۔ سینکڑوں کوس سے لوگ زیارت مزار پرانوار کے واسطے آتے ہیں صدہا لوگ مزار شریف پر مراقب ہو کر ولی ہو گئے۔ بعد از وفات جس قدر فیض یابی آپ سے ہو رہی ہے اس کی نظیر بہت کم ملتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جسقدر اب آپ کی مشہوری ہے ایام حیات میں اسقدر نہ تھی۔ آپکی اولاد امجاد میں بفضلہ تعالیٰ بزرگی بھی متواتر چلی آتی ہے اور ثروت روز افزوں ترقی پر ہے۔ آپکا شجرہ نسب حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے اجداد کرام کے ساتھ مل جاتا ہے ۲؎ آپ خطہ خوشاب اور اسکے ملحق بہت سے بلاد پر حکمران تھے۔ علم اور بزرگی آپ کی ضرب المثل تھی۔ وعظ ایسا مؤثر تھا کہ کئی کافر سُن کر مسلمان ہو جاتے تھے۔ اہل ہنود نے اپنی قوم کو خفیہ کہہ دیا تھا کہ جس جگہ آپ وعظ کہہ رہے ہوں اُس کوچہ سے نہ گزریں ورنہ مسلمان ہو جائیں گے۔ ایک دفعہ آپ کہیں تشریف لے جا رہے تھے پیچھے آپ کے خلقت کا ہجوم تھا ہندو عورتوں نے کوچہ میں آپکا بارعب گزر دیکھا تو ایک نے دوسری سے دریافت کیا کہ یہ کون ہے اُس نے جواب دیا کہ یہ وہی کعب زبیر ہے جسکی آواز پر کراڑ جٹ ہو جاتے ہیں یعنی ہندو مسلمان ہو جاتے ہیں آپکی وفات سے چالیس برس بعد آپکی نعش بسبب انہدام دریا قبر مبارک سے صحیح سالم نکلی۔ زمین نے کوئی اثر آپ کے بدن مبارک میں نہ کیا۔ پھر نعش دریا میں رُک گئی دریا کی تیزی اور روانی ہرگز صدمہ نہ پہنچا سکی یہاں تک کہ لوگوں نے نعش مبارک کو دریا سے نکال لیا۔ پھر مزار شریف موضع کنڈاں ضلع شاہ پور میں بنائی گئی۔ یہ لفظ بترکیب امتزاجی لفظ کعب اور زبیر سے مرکب ہے اور یہ ہر دو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام ہیں۔ ۳؎ مشکوٰۃ شریف کا وہ نسخہ جو حضرت قبلہ روحی فداہ کی جدہ شریفہ رحمہا اللہ کے ہاتھ مبارک کا لکھا ہوا ہے اب تک کتب خانہ عالیہ میں موجود ہے۔

Marfat.com

یافت دعا چوں باجابت سداد　　باقلم خویش نوشت و نهاد
هر کہ بود در نسبش با صفا　　هست الی الآن اثر آں دعا
در سن صغر آں همه کامل شوند　　کرده مطالعه همه فاضل شوند
حضرت من بود بعمر قلیل　　قبلۂ[1] او زد جرس الرحیل
گفت کسے ایں گهر شاهوار　　در صدفِ حفظ امینے سپار
گفت سپردم بامینے[2] کہ آں　　گاه نیارد بامانت زیاں
نیست مرا حاجت ابناء جنس　　حافظ او خالق هر جنّ و انس
حفظ کلام الله و نظم ضرور　　بود ز والد بدلش گنج نور
باز بدرگاه ولیّے آگه　　فاضل تحریر طریقت پناه
ساکن لِلّٰه[3] شرف غرب و شرق　　ظاهر و باطن همه در نور غرق
طے رهِ کسب کمالات کرد　　علم لدنیش مواخاة کرد
ساده ز هالۂ مه[4] رویش هنوز　　تافته در علم خور نیمروز
پیکر نورانیش از خط بری　　زد علم درس بدانشوری
منکہ بدل بلبل ایں گلشنم　　گلبنِ علمم همه زو یافت نم
در سن خوردی بہ بزرگی رساند　　خواجه شدم چوں سگ درگاه خواند
نیست فقط ظاهر او نور شرع　　باطن او شمع حقیقت بورع
تن پئے تدریس مربع نشیں　　دل پئے تقدیس بعرشِ بریں

ے[1] مراد حضرت قبلہ روحی فداہ کے والد ماجد ہیں۔ اسم مبارک آپکا محمد اسلم تھا۔ ظاہر باطن میں کامل مکمل صلاحیت و تقویٰ میں بے مثل تھے۔ حضرت قبلہؒ کی زبان درافشاں سے سنا گیا کہ فقیر کے والد ماجد نہایت کریم النفس متورع متقی عابد اور پارسا تھے اس زمانہ میں ایسے شخص کا ملنا دشوار ہے ۱۲ ے[2] حضور انور روحی فداہ کی زبان مبارک سے سنا گیا کہ فقیر کے والد بزرگوار کی وفات کے وقت کسی شخص نے فقیر کی نسبت عرض کی آپ اس فرزند کو کسی کی سپرد فرمایئے فرمایا خدا تعالیٰ کی سپرد کیا۔ تین دفعہ سائل نے اس بات کا تکرار کیا۔ ہر بار آپ نے یہی جواب ارشاد کیا۔ بعد ازاں زبان مبارک پر تسبیح جاری ہوگئی اور داعی اجل کو لبیک فرما کر اس عالم فانی سے انتقال فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ۱۲ ے[3] مراد اعلیٰ حضرت للّٰہی ہیں آپکا مختصر حال پہلے تحریر کیا گیا۔ مسکن مطہر آپ کا شہر للّٰہ شریف علاقہ ضلع جہلم تحصیل پنڈدادن خان میں ہے ۱۲ ے[4] یعنی ابھی حضرت قبلہؒ کی ریش مبارک ظاہر نہ ہوئی تھی کہ آپ تحصیلِ علوم سے فارغ ہو کر رونق افروز دولت خانہ ہوئے ۱۲۔

86442

Marfat.com

بند گیش گر بعلام نبیؐ ست — خواجگیش از شرف احمدی ست
در فن معقول ز سینا توی — مثل حنیفہؒ بصراط سوی
علم حدیث است ورا خیر زاد — معنی نص از سخنش مستفاد
چشم تو گر نے ز حسد در غطا — باز نگر جانب شمس الضحےٰ
تا ز کمالات وے آگہ شوی — روشنی انداز ازاں مہ شوی
سرّابی آمدہ احمد سعید — اَسْعَدَهُ اللّٰهُ بِفَضْلٍ مَزِيْدٍ
عمر شریفش ہمہ کمتر زدہ — حافظِ قرآن و حدیث آمدہ
یا رب ازاں باغ ادب ایں نہال — دار تو سیراب شرف جملہ حال
حسن ادب علم و حیا و جمال — گشت عطاء تو بآں خوش خصال
نیست سوالم بجز ایں یک نیاز — آنکہ کنی عمر عزیزش دراز

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ حضرت قبلہ روحی فداہ بسنہ ۱۲۵۱ھ اپنی مطہر بیربل شریف علاقہ شاہپور میں پیدا ہوئے۔ ولادت باسعادت سے پہلے ایک کامل بزرگ نے آپ کے والد ماجدؒ کو آپ کی پیدائش اور علو مرتبت کی بشارت دے دی تھی۔ آپ کی عمر تیرہ برس کی تھی کہ آپکے والد ماجد کا انتقال ہوگیا۔ حضرت نے حیات والد بزرگوار میں کلام اللہ حفظ کر لیا تھا اور رسائل فارسی تا سکندرنامہ اور علم فقہ کی بعض فارسی کتابیں اور فتاوی مثل صلوٰۃ مسعودی وغیرہ ختم کر لیے تھے آپ کی طبیعت مبارک اور اخلاق لڑکپن میں ہی ایسے تھے کہ اہل بصیرت دیکھ کر یقین کر لیتے تھے کہ آپ مادر زاد ولی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت میاں فیض احمد صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ساکن جھاوریاں جو اپنے وقت میں حضرات قادریہ سے بڑے کامل ولی تھے اور جن کا سجادہ آج تک جھاوریاں میں چلا آتا ہے بیربل شریف کے قریب گزرے ایک شخص وہاں کا ملاقی ہوا اس کو فرمایا کہ اپنے حضرت صاحب کی خدمت میں بہت ادب کے ساتھ میرا سلام عرض کرنا اس شخص نے تعجب سے عرض کی کہ حضرت وہ تو چھوٹے سے لڑکے ہیں اور آپ صاحب رتبہ اور معمر بزرگ ہیں آپ کیسے اُن کے واسطے اس قسم کا نیاز ظاہر کر رہے ہیں۔ میاں صاحب موصوف نے فرمایا کہ

لے اعلےٰ حضرت للٰہیؒ کے اسم مبارک کی طرف اشارہ ہے ۱۲ ۲ے مراد کتاب شمس الضحےٰ ہے جو حضرت قبلہ روحی فداہ نے علم حدیث میں تصنیف فرمائی فن حدیث میں نہایت اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے ابھی تک طبع نہیں ہوئی حضرت کے اہل علم شاگردوں کے پاس قلمی نسخے موجود ہیں ۱۲ ۳ے صاحبزادہ والانبار حضرت مولانا احمد سعید صاحب ظلہ حضرت قبلہ رحمہ اللہ کے بعد سجادہ نشین ہیں آپ کے حالات کتاب کے آخری باب میں انشاء اللہ تعالیٰ تحریر کیے جائیں گے ۱۲ -

Marfat.com

تم لوگوں کو اُن کا رتبہ کیا معلوم ہے۔ ہم نے جو کچھ حاصل کیا ہے بڑی تکلیف اور مجاہدہ سے حاصل کیا ہے اور وہ مادر زاد ولی ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہ بعد وفات والد ماجدؒ تحصیلِ علوم کے واسطے چند جگہ تشریف لے گئے مگر جمعیت خاطر نے کسی جگہ ہاتھ نہ دیا۔ آخر حافظ قائم صاحب مرحوم کی حسن تدبیر اور مشورہ سے جو آپ کے کلام اللہ کے استاد تھے بمقام للہ شریف بخدمت جامع کمالات ظاہری و باطنی و قیم طریقہ احمدی اعلیحضرت غلام نبی صاحب رحمۃ اللہ حاضر ہوئے اور وہاں تھوڑی مدت میں علوم مروجہ مثل نحو۔ کلام۔ منطق۔ بدیع۔ معانی۔ اصول۔ فروع۔ حدیث۔ ہیئت۔ فلسفہ ضروریہ اتمام فرمائے بعمر اٹھارہ سال دستارِ فضیلت باندھ کر اور کمالاتِ ظاہری و باطنی سے مشرف ہو کر اپنے آباء واجداد کی جگہ رونق افروز ہو کر تدریس علوم میں مشغول ہوئے۔ ایامِ تعلیم میں آپ نے حضرت قطب الاقطاب مرشد الشیخ والشاب مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی اور بارشاد حضرت ممدوح سلوک طریقہ نقشبندیہ مجددیہ اپنے استاد فیض ملاذ اعلیحضرت للّٰہیؒ سے جو حضرت قصوریؒ کے اجلہ خلفا سے تھے اکتساب فرمایا۔ آپ کے ایامِ طالب علمی کے حالات عجیب وغریب بیان کیے جاتے ہیں کہا جاتا ہے کہ آپ نے کبھی کسی کے ساتھ طالب علم ہو یا غیر کوئی زائد کلام نہ کی۔ ہر وقت مطالعہ کتب میں مشغولیت رکھی سوائے اُس کوچہ کے جس سے آپ پہلے دن شہر میں داخل ہوئے اور سوائے اُس کوچہ کے جس سے قضا حاجت کے واسطے باہر تشریف لے جاتے تھے اور کوچہ شہر کا نہ دیکھا۔ ایام مذکورہ میں بہت سے کرامات آپکی ذات بابرکات سے ظہور میں آئیں للہ شریف کے راستہ میں آپ تین دفعہ حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت فیض بشارت سے مشرف ہوئے۔ سید جلال شاہ باشندہ بیربل شریف نے جو ایک دفعہ حضرت کے ہمراہ تھا بیان کیا کہ تھل یعنی ریگستان میں ہم راستہ بھول گئے ایک شخص سفید ریش مبارک شکل اچانک ظاہر ہو گیا۔ ہندوستانی زبان میں پوچھا کہ کیا نام ہے کہاں جاتے ہیں، حضرت نے سب کیفیت بیان فرمائی راستہ پر لاکر چند باتیں حضرت کے ساتھ علیحدہ کیں جنکا مجھے علم نہ ہوا پھر کہا کہ اللہ کا راستہ یہی ہے اس راستہ کو مت بھولنا۔ اسی طرح ایک دفعہ آپ کو راستہ میں پیاس غالب ہو گئی پانی کہیں قریب نہ تھا ایک شخص اچانک ظاہر ہوا اس کے پاس مشکیزہ پُر از آب سرد تھا حضرت کو پلایا اور وہیں غائب ہو گیا ایسا عجائب پانی تمام تھل میں نہ تھا۔ آپ جب فارغ التحصیل ہو کر دولت خانہ میں تشریف لائے تو چونکہ آپ کو تدریس علم کا نہایت شوق تھا اعلیحضرت للّٰہی نے چند طالب علم تبرکاً آپکے حوالہ فرمائے پھر آپکے پاس طالب علوم کا اس قدر ہجوم ہوا کہ مسجد مبارک میں باوجود وسعت مکان قدم رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ رات دن آپ پڑھانے میں ہی مشغول رہتے تھے۔ ایک دن ارشاد فرمایا کہ ابتدا میں فقیر کو سوائے تدریس کے اور کوئی کام پسند نہ آتا تھا اور نہ کسی اور امر میں جی لگتا تھا۔

Marfat.com

بڑے بڑے متبحر اور ذکی آدمی دور دور سے آپ کی شہرت سُن کر حاضر ہوئے۔ طالب علموں کی تعداد اکثر ایک سو تک رہتی تھی۔ تعلیم میں ایسی برکت ظاہر ہوئی کہ جس نے کچھ تھوڑا بھی آپ سے پڑھا بڑوں بڑوں سے لائق فائق ہو گیا۔ تقریر آپ کی ایسی تھی کہ بڑے بڑے مشکل مقام آپ نہایت ہی مختصر الفاظ میں سمجھا دیتے تھے خواہ کیسا ہی غبی طالب علم ہو کبھی تشفی نہ ہوا کہ مجھے سمجھ نہیں آئی۔ طالب علموں کی کثرتِ سوالات سے آپ نے کبھی ملال ظاہر نہ فرمایا۔ کتابوں کے ساتھ آپ کو ایسا شغف تھا کہ جو کچھ آتا آپ کتابوں پر خرچ فرما دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی کہ چک موسی میں جو کنواں متصل سڑک ہے اور اس کی متعلقہ زمین آپکے دادا صاحب کی ملکیت تھی آپ کے والد بزرگوار نے بھی خیال نہ فرمایا اور آپ بھی چھوڑے رہ گئے مزارعانِ موروثی اُس پر قابض ہو گئے ہیں آپ اگر ایک سو روپیہ خرچ کریں اور حکام کے پاس مقدمہ درج کیا جاوے تو وہ کنواں آپ کو مل سکتا ہے۔ آپنے فرمایا کہ اگر ایک سو روپیہ پاس ہُوا تو کتابیں خریدیں گے یا اللہ خرچ کریں گے ہمیں کنووں کی کیا ضرورت ہے۔ سبحان اللہ ے این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ کتب خانہ عالیہ میں ایک ایک کتاب کے دس دس گیارہ گیارہ نسخے موجود ہیں۔ جو کتاب نایاب کہیں سنی حسب الامکان اس کے حاصل کرنے میں کوشش فرمائی۔ اگر اصل نہ ملا تو نقل کرالی۔ درسی کتابوں کے حواشی اور شروح جہاں کہیں دستیاب ہوئے سب منگوائے۔ گزشتہ اہلِ علوم کی غیر تعلیم یافتہ اولادیں اپنے کتب خانوں کی کتابیں بغرض فروخت آپ کے پاس لے آتے تھے اگرچہ آپ کو اس کتاب کی ضرورت بھی نہ ہو اور کتاب بھی بوسیدہ اور خراب ہو مگر پھر بھی آپ ان کو معقول رقم دے کر رخصت فرماتے اور کتاب کتب خانہ میں داخل فرما لیتے تھے۔ ایک دن ایسے معاملہ میں ایک شخص نے عرض کی حضرت آپ کے پاس اس کتاب کے کئی نسخے موجود ہیں اور کتاب بھی بیکار ہے پھر آپنے اس قدر رقم دے کر کتاب کیوں خرید فرمائی ارشاد فرمایا کہ وہ بیچارے امید پر لاتے ہیں ان کا دل راضی کرنے کی غرض ہوتی ہے۔ سُبحان اللہ! یہ بھی آپ کی سخاوت اور دریا دلی کا عجب نمونہ ہے باین امر آپ کا یہ بھی خیال ہوتا تھا کہ اگلے زمانے کے عالم زیادہ نیک بخت ہوتے تھے اس واسطے ان کی منقولہ کتابیں یا جن کتابوں پر وہ پڑھتے پڑھاتے تھے بابرکت ہوتی ہیں۔ آپ طالب علموں پر نہایت شفقت اور مہربانی رکھتے تھے ہر ایک بجائے خود یہی سمجھتا تھا کہ جسقدر آپ کی مہربانی مجھ پر ہے ایسی کسی پر نہیں آپکے رعب سے کسی باشندہ شہر کو جرأت نہ تھی کہ کسی طالب علم کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی کر سکے کسی طالب علم سے اگر ناشائستہ حرکت سرزد ہوتی تو صرف آپ کا غضب سے دیکھنا اس کی زجر و توبیخ

Marfat.com

کے لیے کافی ہوجاتا تھا۔ حضرت قبلہ کی تعلیم اور اعلےٰ لیاقت اپنے زمانہ میں دُور دُور تک طشت از بام تھی۔ اِس وقت کے مولویوں سے کوئی مقابلہ کا دم نہ مار سکتا تھا۔ کم گوئی آپکی جبلی عادت تھی کسی کے ساتھ آپ نے زائد کلام نہ کی اور نہ ہی کسی اہلِ علم پر کوئی سوال بغرض امتحان کیا۔ ہاں اگر کوئی آکر اپنی تعلّی ظاہر کرتا تو آپ کوئی نہ کوئی سوال ایسا کرتے کہ جس کا جواب دینے سے عاجز آکر حضور کی ہمہ دانی اور علومِ مرتبت کا قائل اور معترف ہوجاتا تھا۔ آپ کے زمانہ میں غیر مقلدوں کا بڑا زور شور ہوگیا۔ اُن کے ساتھ چند دفعہ آپ کو بحث مباحثہ کا اتفاق ہُوا۔ آپکے انفاسِ قدسیہ کی برکت سے حق تعالےٰ نے ان اطراف سے ان کا قلع قمع کردیا۔ سب سے بڑی بحث مقام کوٹ بھائی خان میں ہوئی۔ بحث کی خبر سُن کر دُور دُور سے خلقت جمع ہوئی۔ حفظِ امن کے واسطے حکام کی طرف سے بذریعہ رسالدار انتظام کرایا گیا۔ غیر مقلدین کا سرگروہ جو بڑی دھوم دھام سے آیا تھا اور جس کو اپنی ہندوستان کی تعلیم کا بڑا گھمنڈ و فخر تھا اور بہت سے لوگوں کو اپنا ہم خیال کرلیا تھا۔ حضرت قبلہؒ نے دو تین باتوں میں لاجواب اور ساکت کردیا۔ آمین بالجہر کے مسئلہ میں بحث ہوئی جس کا باعث یہ تھا کہ غیر مقلدوں نے جابجا بڑی زور سے امام کے پیچھے آمین سے پکارنا شروع کردیا۔ حنفی لوگوں کو یہ نیا معاملہ گراں معلوم ہُوا عالموں کے پاس جھگڑے شروع ہوگئے آخر اس بحث تک نوبت پہنچی حنفیوں کی طرف حضرت قبلہؒ سرگروہ علماء و فضلا تھے آپکے ساتھ ہی بحث کا معاملہ پڑا مقابل کو آپ نے فرمایا کہ آمین بالجہر کہنے کے بارے میں تمہارے پاس کیا سند ہے اُس نے کہا کہ صحیح بخاری میں آتا ہے حضرت نے فرمایا دکھاؤ کہاں آتا ہے اُس نے صحیح بخاری سے باب الجہر بالتامین نکالا حضرت نے فرمایا کہ یہ تو امام بخاری کا قول ہے وہ ہم پر حجت نہیں ہوسکتا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قول دکھاؤ اُس نے اسی باب کی حدیث پڑھی جسمیں آتا ہے اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا آمین حضرت نے فرمایا کہ آمین تو ہم بھی کہتے ہیں اور اس حدیث سے صرف یہی مستفاد ہے کہ جب امام والضالین کہے تم آمین کہو جہر کا لفظ حدیث میں کوئی نہیں آیا۔ مقابل نے کہا کہ جہاں قولوا کا لفظ آوے وہاں جہر مراد ہوتا ہے۔ حضرت نے فرمایا آگے اور حدیث بھی ہے اذا قال الامام سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا ربنا لک الحمد اس حدیث میں بھی قولوا کا لفظ ہے اور جہر مراد نہیں اور تم لوگ بھی ربنا لک الحمد جہر سے نہیں کہتے مخالف چپ ہوگیا اور گھبرا کر کہا کہ ہم اس بات کا جواب پھر کسی وقت دیویں گے اب ہماری طبیعت گھبرا گئی ہے یہ کہہ کر مجلس سے اٹھ کھڑا ہُوا اور رات کے وقت بھاگ کر چلا گیا۔ اسی مسئلہ میں ایک اور غیر مقلد نے آپکے پاس ترمذی کی وہ حدیث پڑھی جسمیں آتا ہے دفع بہا صوتہ

اطراف سے غیر مقلدوں کا قلع قمع اور

بحث آمین بالجہر

دو حدیثوں پر آمین بالجہر کی بحث

Marfat.com

یعنی آنحضرت صلعم نے آمین کہی اور بلند کیا ساتھ اس کے آواز اپنا۔ حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باآواز بلند آمین کہی مگر آنحضرت صلعم کا کہنا تعلیم کے لیے تھا اور یہ بات تمہارے مقصد کو مفید نہیں ہو سکتی کسی حدیث میں یہ دکھاؤ کہ آنحضرت صلعم نے مقتدیوں کو آمین بالجہر کہنے کے لیے ارشاد فرمایا ہو یا آنحضرت صلعم کے پیچھے مقتدیوں نے کبھی آمین بالجہر کہی ہو۔ غیر مقلد یہ سُن کر چُپ ہو گیا اور کوئی جواب نہ دیا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک اور غیر مقلد نے آپکے ساتھ آمین کے بارہ میں یہی حدیث اذا قال الامام ولا الضالین فقولوا امین پڑھ کر گفتگو کی۔ جب اس مسئلہ میں ساکت ہُوا تو پھر کہا کہ فاتحہ خلف الامام نہ پڑھنے کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے آپنے فرمایا کہ علاوہ اور دلائل کے یہی حدیث بڑی پختہ دلیل ہے۔ اس سے صاف ثابت ہو رہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے مقتدی کو فاتحہ پڑھنے سے روکا اور صرف امام کے فاتحہ ختم کرنے پر آمین باآواز آہستہ کہنے کا حکم فرمایا۔ یہ جواب سُن کر سائل حیران ہو گیا اور حضرت قبلہ کے تبحر کا قائل ہُوا۔ ایک دفعہ ایک اور غیر مقلد آیا اور گفتگو شروع کر دی زیادہ زور اس بات پر دیا کہ آیت اور حدیث میں تاویل نہ کرنی چاہیئے حنفی لوگ تاویلیں بہت کرتے ہیں حضرت قبلہ نے فرمایا کہ هو الاول والآخر والظاهر والباطن الآیہ میں تاویل نہ کرو اور تناقض رفع کر دو۔ بیچارے نے بہت ہاتھ پاؤں مارے مگر کوئی شافی جواب نہ دے سکا آخر لاجواب ہو کر چلا گیا۔ اسی طرح ایک اور کو فرمایا کہ من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی الآیہ میں تاویل نہ کرو اور ظاہری معنی صحیح بتا دو۔ اسی طرح ایک غیر مقلد مولوی کتب فروشی کے لیے ہر سال بیربل شریف آتا اور حضرت رح کے پاس بیٹھ کر اپنے خیالات کی تائید کے لیے بات چیت شروع کر دیتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت رح نے فرمایا کہ ہم تم سے ایک بات پوچھتے ہیں اس کا جواب دو۔ تم لوگ اپنے آپ کو محدث اور عامل بالحدیث کہلاتے ہو اور نماز تراویح تمہارے نزدیک آٹھ رکعت مسنون ہے اور بیس رکعت بدعت کہتے ہو اور یہ بھی تم مانتے ہو کہ حضرت امیر عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت تراویح پڑھیں اور جملہ صحابہ رض نے اُنکے پیچھے بیس ہی پڑھیں تو بقول تمہارے سب اصحاب مرتکب بدعت ہوئے اور جو شخص مرتکب بدعت ہو دینیات میں اس کی بات قابلِ اعتبار نہیں ہوتی بنا بریں جملہ مرویات انکے قابلِ اعتبار نہ رہے یعنی کوئی حدیث قابلِ اعتبار نہ رہی پس تمہارے عقیدہ کے مطابق جب حدیثیں قابلِ اعتبار ہی نہیں بن سکتیں تو تم کس طرح محدث اور عامل بالحدیث بن سکتے ہو۔ مولوی مذکور سن کر چپ ہو گیا۔ اور دیر کے بعد کہا کہ میں اپنی جماعت پر یہ سوال کروں گا اور اس کا جواب دوسری دفعہ آکر آپ کو دوں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ تم کو سال کی مہلت ہے بیشک تحقیقات کرو اور جواب دو۔ دوسرے سال پھر آیا تو حضرت قبلہ نے ہنس کر فرمایا کہ میاں ہمارے سوال کا جواب ملا یا نہیں عرض

Marfat.com

کی کہ حضرت اس دفعہ تو تحقیقات کرنے کا اتفاق نہیں ہوا پھر عرض کروں گا۔ آپنے فرمایا کہ پھر تم کو سال کی مہلت ہے غرض کہ وہ ہر سال آتا تھا اور حضرت یاد دلاتے تھے یہ کہتا تھا کہ حضرت ابھی تو جواب میسر نہیں ہوا الغرض آپنے جس پر سوال کیا ایسا کیا اُس کو جواب آیا اور جس کسی نے آپ پر سوال کیا ایسا مختصر اور شافی جواب ارشاد فرمایا کہ اس کو بجز سکوت اور کوئی نہ سوجھی۔ صدہا لوگوں نے آپ کے پاس علم ظاہری کی پوری تحصیل کی۔ شرح ملا تک پہنچنے والوں کی تعداد تو ہزاروں تک ہوگئی۔ علم ظاہری میں آپ اپنے زمانہ میں یگانۂ روزگار تھے علماء زمان اس بات کے قائل تھے بجز متعسف و متعصب کے کوئی آپکی برابری کا دعویٰ نہ کرسکتا تھا۔

حضرت قبلہ رُوحی فداہ کے فیضانِ باطنی حاصل کرنے اور مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کا بیان

پیشتر بیان کیا گیا ہے کہ حضرت قبلہ نے ایامِ تعلیم میں حضرت قطب الاقطاب مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری رحمۃ اللہ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی حضرت قصوری رحمہ اللہ نے آپ کو کچھ دن حلقہ میں بٹھایا اور اورادِ طریقہ علیہ و حزب البحر وغیرہ کی اجازت عطا فرما کر اعلحضرت للّٰہی سے تکمیل کرنے کے لیے ارشاد فرمایا۔ آپنے حسبِ ارشاد حضرت ممدوح تکمیلِ سلوک طریقہ قادریہ و نقشبندیہ مجددیہ و دیگر طرق وصول الی اللہ اپنے استاد فیض ملاذ اعلحضرت للّٰہی رح سے حاصل کی۔ اگرچہ ایامِ تعلیم میں ہی آپ نے مقاماتِ باطنی کا عبور بھی کرایا تھا مگر تکمیل علیٰ وجہ الکمال کے واسطے چند بار پیچھے بھی استاد مرشد رح کی خدمت فیض موہبت میں تشریف لے جاتے رہے ہر بار آپ پندرہ دن اقامت فرما کر واپس تشریف لاتے تھے۔ اعلحضرت للّٰہی رح ہمیشہ آپ کی توجہ کے واسطے علیحدہ وقت معین فرماتے اور دیر تک توجہاتِ خاصہ سے شرف بخشتے۔ ایک دن کسی شخص نے عرض کی کہ حضرت آپ مولوی صاحب بیربل والوں کو دیر تک توجہ فرماتے رہتے ہیں کیا سبب ہے۔ اعلحضرت نے فرمایا کہ ان کو توجہ کرنے وقت مجھے بہت لذت پیدا ہوتی ہے اور فیضانِ الٰہی کا نزول کثرت سے ہوتا ہے اُن ایام میں جو سالک اعلحضرت کیخدمت میں عدم ظہور فائدہ اور لطائف کے نہ کھلنے کی شکایت کرتا تھا آپ اسکو حکم دیتے تھے کہ جب ہم مولوی صاحب بیربل والا کو خاص توجہ کریں اس وقت پاس آکر بیٹھ جانا اور لطائف کی طرف خیال کرنا فائدہ ظہور میں آجائے گا۔ حضرت مولوی محمد اللہ جوایا صاحب مرحوم خلیفہ اکمل و مقرب درگاہ اعلحضرت للّٰہی رح کی زبان مبارک سے سنا گیا کہ ہم کو اعلحضرت کا ارشاد تھا کہ مولوی صاحب بیربل والا کے مثل ہماری ادب کیا کرو اور ان کی تعظیم پورے طور پر بجا لایا کرو۔ القصہ اعلحضرت للّٰہی رح نے آپ کو اجازت کاملہ و خلافتِ عظمیٰ عطا فرما کر مسندِ ارشاد پر جلوہ افروز ہونے کا حکم دیا۔ حضرت ممدوح رح آپ کو بعض مکاتیب میں برخوردار مقبول بیمہ درگاہ موصول بیبران کبار صاحب کمالات صوری و معنوی اور بعض میں برخوردار مقبول پیر درگاہ

ذوالکمالات الثلثۃ وصاحب المقامات السبعہ اور بعض میں برخوردار صلاحیت اطوار صاحب الصدق والصفاء حضرت مولوی غلام مرتضےٰ سلمہ اللہ تعالےٰ التحریر فرماتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے خلیفہ مجاز مولوی اللہ دین صاحب کی طرف آپ کی نسبت ایک مکتوب تحریر فرمایا کچھ حصہ اس کا یہاں نقل کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو معلوم ہوجائے کہ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا رتبہ اپنے مرشد ارشاد کے نزدیک کیا تھا وھو ھذا۔ الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ برخوردار مقبول پروردگار صاحب الکمالات الثلثۃ مولوی اللہ دین سلمہ اللہ تعالےٰ از فقیر غلام نبی احمدی بعد السلام علیکم و اشتیاقی الیکم آنکہ۔ حضرت مولوی صاحب بیربل والا بسبب تشریف تقاضائے مخلصان و برائے تعزیت مولوی غلام حسن مرحوم رونق افزائی آن روئی آب خواہند شد اگر بشرط فراغت و فرصت ظاہری لبشرف زیارت آنحضرت مشرف شوند البتہ نتیجہ نیک رو خواہد داد و اگر کسے از دوستان صدق طلب داشتہ باشد ازاں صاحب داخل طریق کنانیدہ باشند کہ اجازت مطلقہ بلکہ خلافت کاملہ میدارند جائیکہ اوشاں تشریف برند حاجت فقیر ہیچ نیست اللھم احفظہ واجعلہ للمتقین اماما الخ جناب مولوی محمد حسن صاحب خلیفہ اعلیحضرت للّہی نے اپنی کتاب مقامات مجددیہ میں ہمارے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے مناقب تحریر فرماتے ہوئے زیب ارقام کیا ہے کہ مولانا ممدوح کا یہ دستور رہا کہ چند ماہ للہ شریف میں حاضر ہوتے اور پندرہ روز تک اس جگہ قیام رکھ کر کسب نسبت کرتے۔ حضرت ان پر بوجہ شفقت و مناسبت استادی و شاگردی نہایت عنایت فرماتے اور ان کے واسطے ایک خاص وقت مقرر فرما کر تا دیر توجہات قویہ کو کام فرماتے حتیٰ کہ چند مدت کے بعد جمیع مقامات پر بکوشش و تقید تمام توجہ فرما کر دستار خلافت عطا فرمائی تہذیب اخلاق و تبتل و انزوا میں مولانا بے نظیر ہیں فراست باطنی خوب رکھتے ہیں۔ حضرت ان کو مثل اپنے فرزندوں کی جانتے تھے اور بکمال شفقت کہ دوسرے اس میں ہمسری کم رکھتے ہیں پیش آتے مگر بایں ہمہ شفقت پرورش جلالی بھی انکی ایسی ہوئی کہ دوسرے کو تاب تحمل اس کی نہ تھی و لہٰذا جامع النورین و مجمع البحرین ہیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ سلامت رکھے کہ اُن کا وجود نہایت غنیمت ہے انتہی کلامہ۔ ایک دفعہ میاں قل احمد صاحب ساکن چاک لمداس نے اعلیحضرت للّہی کے حضور میں عرض کی کہ مولوی صاحب بیربل والا کی بڑی مشہوری ہوگئی ہے دُور دُور کے لوگ کثرت سے آپ کے آستانہ عالیہ پر آتے ہیں۔ اعلیحضرت نے فرمایا کہ ان کی اس سے زیادہ مشہوری ہوگی جسقدر اُن کا رتبہ ہے ابھی تک اس کا عشر عشیر بھی ظہور میں نہیں آیا۔ اعلیحضرتؒ بطور امتحان بعض اوقات آپؒ سے دقائق تصوف کا استفسار فرماتے تو آپؒ ایسا جواب عرض کرتے تھے کہ حضرت ممدوح آپکی علو استعداد اور جودت ذہن کی نہایت تعریف فرماتے اور آپ کی تدقیق و معارف کو تعجب کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ایک دفعہ کی استفسارات کا

Marfat.com

جواب عرض کرنے پر اعلیحضرت نے آپکو یہ کلمات تحریر فرمائے۔ آنکہ فرق درمیان نسبت حافظ رکن دین و میاں امام بیان کردہ بسیار دلپذیر فقیر گردید ذہن ایں لاشئے اصلاً بایں دقت نمے رسد زادکم اللہ فطانۃً و ذکاوۃً بمنہ و کرمہ لیکن عقدۂ دیگر پیش آمدہ کہ نزد ایں ناقص مشکل و لاحل است میاں امام رنگے از کشفے دارد کہ بتجربہ رسیدہ است چنانچہ بایماء فقیر برائے وزن نسبت میاں فتح محمد آہنگہ و میاں سلطان بر مزار فائض الانوار مراقب شدہ بود بنحو یکہ مرکوز خاطر بود ہماں طور بے کم و کاست بیان کرد و غیر ذلک و حضرت مجدد صاحبؓ نوشتہ اند کہ محبت شرط راہ است و میاں امام چنداں محبتی ندارد و ذلک ظاہر پس تطبیق قول امام مجددؒ بایں امر نزد فقیر از مسائل مشکلہ است امید قوی کہ از ادنیٰ التفات آں عزیز حل پذیر خواہد شد ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

حکمت محض است کہ جانِ آفرین ‏ ‏ خاص کند بندۂ مصلحت عام را

الغرض حضرت قبلہ قدس سرہٗ بعد تکمیل سلوک و نسبتہائے خاصہ اجازت کاملہ و خلافت تامہ حاصل کر کے مسند ارشاد پر جلوہ افروز ہوئے۔ ابتدا میں آپ لوگوں کو بیعت کم کرتے تھے جو شخص خواہانِ بیعت ہوتا اس کو اعلیحضرت الٰہیؒ کی خدمت اقدس میں جانے کا ارشاد فرماتے تھے ہاں خدّام کی الحاح سے کسی نہ کسی وقت توجہ فرماتے تھے۔ ختم خواجگان و اوراد ضروریہ ادا فرما کر شب و روز تعلیم علوم دینیہ میں مشغول رہتے تھے جب صاحبزادہ مولانا احمد سعید صاحب سلمہ اللہ و طال بقائہٗ تحصیل علوم سے فارغ ہو کر متکفل امر تدریس ہوئے حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے شغلِ تعلیم ظاہری کم کیا اور شواغل باطنی میں زیادہ مصروفیت اختیار فرمائی۔ اعلیحضرت الٰہیؒ کی وفات کے بعد اہلِ ارادت و محبت کو بیعت کرنا شروع کیا۔ یہ نہیں کہ آپ ذرا سی ارادت ظاہر کرنے پر بیعت کر لیتے تھے۔ بلکہ مدت تک آدمی کے صدق عقیدت کا امتحان لے کر محبت غالب ملاحظہ فرماتے تو اس وقت بیعت کرتے تھے۔ بیعت اور دخلِ طریق کرنے کا قاعدہ یہ تھا کہ طالب کو اپنے رُوبرو بٹھا کر اس کا ہاتھ مثل مصافحہ کے اپنے ہاتھ میں لے کر اوّل استغفار پڑھاتے بعد ازاں کلمہ توحید و شہادت تلقین فرماتے۔ یعنی آگے آگے آپ پڑھتے جاتے اور پیچھے پیچھے طالب کہتا جاتا تھا۔ بعد ازاں اکثر یہ معمول تھا کہ طالب کو طریقہ قادریہ میں داخل کرتے اور سلوک طریقہ مجددیہ طے کراتے تھے۔ کیونکہ حضرت مولانا شاہ غلام علی دہلوی رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ عنوان طریقہ مجددیہ یہ قرار پایا ہے کہ چاہیے طالب کو کسی طریقہ میں داخل کیا جاوے۔ مگر سلوک مجددی طے کرانے چاہئیں پس آخر طالب سے یہ کلمہ کہلاتے کہ اختیار کیا میں نے طریقہ قادریہ ساتھ سلوک نقشبندیہ مجددیہ کے۔ داخل طریق کرنے کے بعد سالک کو مقامِ قلب دکھا کر خیال قلب سے اسم ذات یعنی اَللّٰہُ پڑھنے کا ارشاد فرما کر توجہ میں بٹھایا جاتا تھا اور پیچھے بعد تاکید ادائے ارکان

Marfat.com

اسلام مثل نماز و روزہ حج زکوٰۃ کثرت اسم ذات و درود شریف و استغفار کی تلقین فرمائی جاتی تھی۔ درود شریف بعد از نماز عشاء تین سو بار یا زیادہ اور اسمِ ذات تین سو بار یا زیادہ حسبِ فرصت بعد نماز صبح ارواح طیبہ حضرت غوث الاعظم و حضرت خواجہ شاہ نقشبند و جملہ پیران سلسلہ علیہ کو ثواب فاتحہ دو بار و سورۂ اخلاص ۳ بار بخش کر ہمیشہ پڑھنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ باقی نمازوں کے بعد استغفار وغیرہ اسم ذات پڑھنے وقت ہر پچیس ۲۵ بار کے بعد یہ دُعا پڑھنے کا ارشاد تھا۔ الٰہی مقصود میرا تُو ہے اور ذات تیری، محبت اور معرفت اپنی نصیب فرما۔ طالب جب معراج ترقی پر عروج کرتا تو اس کو شجرہ پیرانِ کبار و بعد ادائے زکوٰۃ حزب البحر دعائے مذکور کے پڑھنے کی اجازت اور نوافل تہجد و اشراق و ضحیٰ و اوّابین پر مواظبت رکھنے کے لیے ارشاد ہوتا تھا۔

حضرت قبلہ رُوحی فِداہ کے حلیہ مُبارک اور بعض اوصافِ صوری اور چند اوصافِ معنوی کا بیان

اولیاء اللہ کو ذاتِ الٰہی سے وہ قرب ہوتا ہے کہ جس سے کنت لہ سمعًا فبی یسمع وکنت لہ بصرًا فبی یبصر کے آثار ان کی ذات بابرکات سے نمایاں ہوتے ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہ کے اوصاف کمال کا بیان جن کو ولایت کا اعلیٰ ترین رتبہ حاصل تھا کما حقہٗ کسی طرح ممکن نہیں۔ صرف بطور تبرک حلیہ مبارک اور چند اوصاف بیان کرتا ہوں تاکہ مرید اور سالک خزینہ خیال میں محفوظ رکھ کر جمعیت باطنی اور ترقی معنوی سے فائز ہوں۔ حضرت قبلہ روحی و قلبی فداہ میانہ قد مائل بہ درازی تھے۔ رنگ گندم گوں مائل بہ پختگی سر مبارک کلاں، پیشانی نہایت کشادہ جس میں سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود کی جھلک بدیہہ معلوم ہوتی تھی۔ آنکھ مبارک سرمگیں نہ چھوٹی اور نہ بہت بڑی۔ ابرو غیر پیوستہ بینی بلند رخسارہ نرم و پُر گوشت۔ ریش مبارک دراز نہ کم مو نہ زیادہ انبوہ سینہ بے کینہ تک پہنچی ہوئی۔ چہرہ مبارک مائل بہ درازی جس سے انوارِ حق چمکتے نظر آتے تھے اور خدا یاد آتا تھا۔ جس اہلِ بصیرت کی نظر پڑتی بے ساختہ اس کی زبان پر ھٰذَا وَلِیُّ اللّٰہِ حَقًّا آجاتا۔ سینہ مطہر فراخ اور عریض نہایت صاف ہاتھ پاؤں نہایت نرم اور لطیف بدن مبارک سے خوشبو آتی تھی۔ آپ معتدل الجسم تھے کوئی عضو بے مناسب نہ تھا۔ لباس آپ کا اکثر سپید موافق شریعت ہوتا تھا، پہننے میں نہایت بے تکلفی تصنع وغیرہ سے بالکل بری تیت کلاہ اور عمامہ سپید سر پر اور قمیص مشقوق المنکبین، گلے میں

Marfat.com

اگرچہ قمیص مشقوق المنکبین پہننے کا رواج اس ملک میں نہیں مگر آپ ہر امر میں اتباع سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدِّ نظر رکھتے تھے۔ حضرت قصوری حضوری رحمہ اللہ نے تحفۂ رسولیہ میں فرمایا ہے کہ ؎

داشت نبیؐ پاک گریبان بدوش　　　دین طلبی در رہِ سنت نکو است

ازار یعنی تہ بند سفید ناف مبارک سے نیچے فوق الکعبین بلکہ وسط ساقین تک معمول تھا۔ جس شخص کے کعبین یعنی ٹخنے ازار سے پوشیدہ ہونے اس کو آپ نفرت کی نگاہ سے دیکھتے اور فرماتے تھے کہ اس طرح ازار باندھنا گناہ ہے۔ اکثر تسبیح ہاتھ مبارک میں ہوتی تھی۔ چلنے کے وقت عصا ہاتھ میں اور پاپوش سبز اپنی استاد مرشد اعلحضرت للّٰہی رح کے معمول کے مطابق پاؤں میں رکھتے تھے۔ آپ نرم سخن شیریں گفتار لطیف الکلام تھے بہ سبب ہیبتِ الٰہی ہمیشہ دھیمی آواز سے گفتگو فرماتے تھے۔ قرأت بھی نہایت دھیمی آواز سے پڑھتے تھے مگر کرامت یہ تھی کہ آواز مبارک قریب اور بعید کو یکساں سُنائی دیتا تھا۔ وعظ بھی حسبِ عادت شریف بالکل نرم آواز سے بیان فرماتے تھے۔ جمعہ اور عیدین کے روز خلقت کا بے انتہا ہجوم ہونے سے قریب والوں کو آپ کی نرم آواز سے یہ خیال ہوتا تھا کہ شاید جو لوگ دُور کھڑے ہیں وہ فیضان سے محروم ہوں گے مگر وہ لوگ بیان کرتے تھے کہ ہمیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہم بالکل آپ کے قریب ہیں۔ اور لفظ بلفظ سُن رہے ہیں۔ نرم گفتاری اور کم گوئی کا بڑا سبب یہ تھا کہ آپ کی طبیعت مبارک پر حیرانی غالب رہتی تھی۔ اکثر آپ یہ شعر پڑھتے تھے ؎ زیرکی بفروش و حیرانی بخر ٭ گوش خر بگذار و دیگر گوش خر۔ مولوی محبوب عالم صاحب نے پنجابی میں اس صفت کو عجب پیرایہ میں نظم کیا ؎

اوہ اک لحظہ جدا نا ہووے ربّ تھیں　　　دسے خاموشی حیرانی اس سبب تھیں
مدینے تک نہیں پہنچن جیدا　　　دیکھے وچہ بیربل نائب نبیؐ دا

آپ کی ذات بابرکات نہایت عفیف تھی شہوات اور صفاتِ رذیلہ کا نفسِ نفیس پر غالب ہونا ناممکن تھا اکثر پنجاب کی عورتیں جن کا ستر ٹھیک نہیں ہوتا تعویذات اور استدعائے دعا کے واسطے حاضر ہوتی تھیں۔ آپ ہرگز کھلی نظر سے اُن کی طرف نہ دیکھتے تھے۔ تعویذ دے کر جلدی رخصت فرماتے تھے۔ آپ اکثر ابتدا بسلام فرماتے تھے نہایت کریم النفس اور رقیق القلب تھے کثیر الہیبت ایسے تھے کہ کسی کو دم مارنے کی مجال نہ ہوتی تھی۔ جس مکان میں آپ تشریف رکھتے اس کے متصلہ مکانات میں بھی کوئی اُونچا نہ بول سکتا تھا۔ ایک شخص میاں باھو نام جو حضرت خواجہ سلیمان تونسوی چشتی رحمہ اللہ کے اجازت یافتہ مریدوں میں سے تھا، ایک دفعہ بیربل شریف

Marfat.com

آیا اور فیض صحبت حاصل کرنے کے واسطے چند ایام خدمتِ اقدس حضرت قبلہ میں مقیم رہا۔ کہتا تھا کہ بہت سے اولیاء اللہ کی خدمت میں بیٹھنے کا اتفاق ہوا جس قدر ہیبت اور رعب حضرت قبلہ کی ذات پاک میں دیکھا گیا ہے اس قدر کہیں دیکھنے میں نہیں آیا ہے

ہیبت ایں مرد صاحب دلق نیست ہیبت حق است ایں از خلق نیست

حضورِ نماز
آپ دائم الذکر والفکر اور قوی الحضور تھے خصوصاً نماز میں خاکسار نے کسی سے ایسی باحضور نماز ادا ہوتی نہیں دیکھی۔ بوقت نماز اس عالم سے بالکل باہر آجاتے تھے۔ قرأت پڑھتے وقت پردے بالکل اٹھ جاتے تھے۔ اور وقوف بین یدی اللہ کی حالت پورے طور پر طاری ہو جاتی تھی۔ آپ کی قرأت سے لوگ نہایت متاثر ہوتے تھے۔ آپ کو خداوند کریم نے عقل ایسا بخشا تھا کہ عقلاء زمانہ امورات مشکلہ کی صلاح اور مشورہ کے لیے خدمتِ اقدس کی طرف رجوع کرتے تھے جس قضیہ اور مقدمہ کے فیصلہ سے حکامِ وقت عاجز آجاتے وہ آپ کے پاس بھیج دیتے تھے۔ آپ چند ساعت میں ان کا ایسا فیصلہ فرما دیتے کہ جس میں متخاصمین بہمہ وجوہ راضی اور خوش ہو جاتے تھے۔ جب حکام نے کثرت سے ایسے مقدمے بھیجنے شروع کیے تو آپ نے عذر بیان فرمایا کہ فقیر کو ایسے کاموں کی فرصت نہیں فقیر کو معذور رکھا جاوے۔ آپ حلم میں یکتا تھے کبھی کسی سے تغیرِ چہرہ ظاہر نہ فرمایا۔ متواضع ایسے تھے کہ اکثر لوگوں کے لیے خصوصاً علماء و فقرا کے لیے سروقد بطور تعظیم اٹھ کھڑے ہوتے اور نہایت تواضع ظاہر فرماتے تھے۔ جب کوئی عالم متشرع آتا تو تعظیماً اسی کو امامت کے لیے ارشاد کرتے اور اسی کے پیچھے نماز ادا فرماتے۔ شفقت اور رحمت ذات مبارک میں اس درجہ کی تھی کہ اپنی ذات گرامی کو مصالح خلق اللہ کے واسطے وقف کر دیا تھا۔ جو کچھ موجود ہوا اسی پر قناعت کرنا آپ کی جبلی صفت تھی لباس پہننے میں کوئی تقید نہ فرمایا۔ جو کچھ میسر ہوتا پہن لیتے تھے۔ نشستگاہ آپ کی نہایت چھوٹی اور زینت مصنوعی سے بالکل خالی تھی۔ شاگردوں اور خادموں پر مہربانی اور اقارب کے ساتھ صلہ رحمی جو آپ میں دیکھی گئی شاید کسی میں ہو۔ شاگرد اور خادم ہر ایک بجائے خود یہ جانتا تھا کہ میرے ہی ساتھ سب سے زیادہ مہربان ہیں۔ اہلِ دنیا کے ساتھ طبیعت مبارک بہت کم مانوس ہوتی تھی بلکہ اُن کے ساتھ ایسا معاملہ فرماتے کہ ان کی طبیعت آپ سے سرد ہو جاتی۔ غرباء کے ساتھ زیادہ الفت تھی۔ چہرہ مبارک نہایت بشاش تھا۔ ذاتِ اقدس المؤمن یکون بشاشاً کا اعلیٰ نمونہ تھی۔ جود و کرم مروت و سخاوت میں مستثنائے روزگار تھے جو کچھ آتا درویشوں اور مسکینوں کو کھلا دیتے تھے۔ ایک دفعہ ایک غلام کو یہ رباعی لکھ کر عطا فرمائی ہے

عقل
حلم
تواضع
شفقت و رحمت
قناعت
نشستگاہ بے زینت
جود و کرم

کریم و کامل آں را مے شناسیم اندریں دُنیا | ز استغنائے ہمت باوجود فقر و بے برگی
کہ گرنانے رسد از آسیائے چرخ گردانش | زخود واگیرد و سازد نثار بے نوایانش

میں نے جہاں تک غور کیا ہے اس شعر کا مصداق سوائے آپکے اور کوئی میری دید میں نہیں آیا میاں رمضان نے جو باغیچہ میں خانقاہ کی خدمت کرتا تھا بیان کیا کہ ایک دفعہ میرے بھائی نے مجھے آکر کہا کہ مجھے چالیس روپیہ کی ضرورت ہے میں نے کہا کہ میں مسکین آدمی ہوں، کہاں سے لاؤں۔ وہ اس روز میرے پاس ہی رہا۔ مگر یہ بات میں نے کسی کے آگے ظاہر نہ کی۔ دوسرے روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ تشریف لائے چالیس روپیہ اپنی مٹھی سے پوشیدہ میرے ہاتھ میں دے دئیے اور فرمایا کہ آج ایک شخص دے گیا ہے، تمہارے بھائی کو ضرورت ہے اس کو دے دو اور باغیچہ میں نخل یعنی کھجور کا درخت ضرور لگاؤ باعث اس کا یہ تھا کہ آپکو کھجور سے زیادہ محبت تھی، کیونکہ یہ عرب شریف اور مدینہ طیبہ کا درخت ہے۔ صدہا سوالی آتے تھے آپ نے کبھی کسی کو جواب دے کر واپس نہ فرمایا ضرور کچھ نہ کچھ دے دیتے تھے۔ اگر کوئی چیز پاس نہ ہوتی تو دوسرے وقت کا وعدہ فرماتے تھے۔ آپ نے باوجود حصولِ مرتبہ شیخی و بزرگی کے کسی کے ساتھ ایسا معاملہ قطعاً نہ فرمایا جس سے فخر یا خود ستائی کی بُو آئے۔ آپنے اپنے واسطے کبھی جمع کا لفظ استعمال نہ فرمایا۔ اس کتاب کے ملفوظات میں اگر ایسا لفظ آجائے تو راقم کی طرف سے محض عبارت آرائی سمجھنی چاہیئے۔ قدیم ہمنشینوں کے ساتھ ایسی الفت ظاہر فرماتے کہ اُنکی طبیعت میں نہایت انبساط آجاتا تھا سابقہ باتیں یاد کرا کر خوش کرتے تھے جس منصب اور مرتبہ کا آدمی ہو اس کے ساتھ پہلے اس کی مزاج کے موافق ہمکلامی فرماتے تھے تاکہ اس کے دل میں انس پیدا ہو جاوے مثلاً ملازمین حکام کے ساتھ حکام کی باتیں طبیب کے ساتھ طب کی باتیں زمیندار کے ساتھ زراعت وغیرہ کی باتیں علی ہذا القیاس۔ آپ کثیر الصفح والعفو تھے۔ خادموں اور مریدوں کی لغزشوں سے اکثر درگذر کرتے تھے۔ کسر نفسی اس قدر تھی کہ کبھی کسی نے آپ سے نہیں سُنا کہ میں اس طرح ہوں یا ایسا ہوں کبھی کسی کو برائی سے یاد نہ فرمایا۔ ہاں فرقہ ضالہ نجدیہ وہابیہ کے قبیح افعال و اقوال، لوگوں کو ان سے بچانے کے لیے بیان فرما دیتے تھے۔ ذات مبارک نہایت متحمل تھی خویش و بیگانہ کی جفا پر تحمل فرماتے تھے کسی کی تکلیف دہی کا شکوہ کسی کے آگے بیان نہ فرمایا۔ افعال اور حرکات میں آہستگی اور وقار آپکے پسندیدہ سیرت تھے۔ گویا جلد بازی کی آپ کو خبر نہیں۔ صدق گفتار میں آپ بے نظیر تھے کبھی وعدہ خلافی آپسے وقوع میں آئی آپ کمال صبر اور فقر سے متصف تھے تنگدستی اور مرض بدنی کا حال ہرگز کسی کے آگے بیان کرنے کی عادت نہ تھی۔ اگر ایسی حالت سے کوئی واقفی پاتا تو قرائن سے معلوم کرتا تھا۔ ورع و تقویٰ آپکا ضرب المثل تھا۔ ظاہر و باطن میں منہیات سے سخت اجتناب تھا مشتبہات سے بھی کمال نفرت تھی ہرگز۔ اوصاف ذمیہ مثل حسد۔ بخل۔ تکبر۔ حقد۔ بغض۔

Marfat.com

حرص۔ حبِ مال۔ حبِ جاہ۔ رفعت از اقران۔ خود بینی۔ عیب بینی لکلف للطائل کسی شخص نے آپ میں نہیں دیکھے۔ نیستی اور فنا طبیعت مبارک پر غالب تھی۔ دنیا اور اہلِ دنیا سے کمال بے رغبتی تھی۔ اگرچہ ظاہر میں اہلِ غنا اور اصحابِ دول کی مثل تجمل اور اسبابِ ظاہری بنا رکھے تھے مگر باطن میں رائی کے برابر ماسوی اللہ کے ساتھ تعلق نہ تھا ے

از دروں شو آشنا و از بروں بیگانہ وش
ایں چنیں زیبا روش کم می بود اندر جہاں

حضرتِ قبلہؒ کی اس طرز کو مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نے جو آپکے عاشق زار تھے ایک پنجابی رسالہ میں خوب بیان کیا ہے ے

عجائب بے ریا رستہ بنایا
فقیری نوں امیری وچہ چھپایا
توڑے ظاہر امیری طور سارا
اندر وچہ عشق مولیٰ دا پسارا

آپ کبھی کسی دنیادار کے پاس کسی حاجت کے واسطے تشریف نہ لے گئے ہرگز کسی کے پاس اشارۃً اور کنایۃً بھی اپنی حاجات کو ظاہر نہ فرمایا اگر کوئی اہلِ ارادت دعوت کے لیے عرض کرتا تو چونکہ قبولِ دعوت سنت ہے اسلیے آپ شرفِ قبولیت بخشتے تھے جس جگہ آپ تشریف لے جاتے ہدایت خلق اللہ مدِ نظر ہوتی۔ اہلِ دنیا کی دعوت اگر قبول کی جاتی تو اسکو بعد از فراغت رجوع الی اللہ اور ترک ہوا کی نصیحت اور اتباع شریعت اور اجتناب از منہیات کی تاکید فرماتے تھے۔ آپکا توکل بکمال درجہ کا تھا کبھی طمع کی بات آپ سے ظہور میں نہ آئی۔ آپ کے اس قدر مصارف تھے کہ تقریباً ساٹھ ستر آدمی علاوہ ایام عرسوں کے لنگر خانہ سے روٹی کھانے والا تھا مگر باوجود مصارفِ کثیرہ کے کبھی کسی کے آگے آپنے کوئی حاجت بیان نہ کی۔ حفظِ امانت میں شاید ہی کوئی آپ کی مثل ہو۔ ایک شخص نے کچھ روپے آپ کے پاس امانت رکھے اور وہ فوت ہوگیا اس کے پس ماندوں کو حال معلوم نہ تھا آپنے ان کو بلوا کر پوچھا کہ تمہارے مورث کا کچھ روپیہ فقیر کے پاس ہے وہ تمہیں معلوم ہے کہ کس قدر ہے انہوں نے کچھ تھوڑا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا نہیں زیادہ ہے اور نکال کر ان کے حوالے کیا وہ آپ کی دیانت دیکھ کر تعجب کرنے لگے۔ وفائے عہد کی یہ حالت تھی کہ کبھی آپ سے وعدہ خلافی ظہور میں نہیں آئی۔ تسلیم اور رضا آپ کی خواص لازمہ تھی۔ کبھی نہ فرمایا کہ کیوں ایسا ہُوا۔ افعال خلق کو ظل فعل حق جل و علا شانہ دیکھ کر اُن سے محظوظ ہوتے تھے۔ اکثر قل کل من عند اللہ زبان مبارک پر لاتے تھے۔ مکاتیب سفر میں گزشتہ حالات لکھ کر یہی تحریر فرماتے تھے۔ آیندہ دیدہ آید کہ در تقدیر الٰہی چیست یفعل اللہ مایشاء ویحکم ما یرید ے

رشتۂ در گردنم افگندہ دوست
می بُرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب خدمتِ اقدس میں آئے اور بیان کیا کہ فلاں امیر ہم کو کچھ غلہ سالانہ دیتا تھا۔ اب اُس نے بند کر دیا ہے۔ نہایت تکلیف شاملِ حال ہے آپنے فرمایا کہ

Marfat.com

ہمارا امیر یعنی حق سبحانہ وتعالیٰ ہمیشہ ہم کو دیتا ہے اور کبھی بند نہیں کرتا۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

شاہ مارا دہ دہد منت نہد
خالق ما رزق بے منت دہد

آپ خلق سے یاس مطلق اور امید قوی خداوند کریم جل شانہ سے رکھتے تھے ایک دفعہ اس غلام تراب الاقدام کو مولوی جلال الدین رومی علیہ الرحمۃ کے یہ شعر تحریر فرما کر عطا فرمائے۔

عہد فاسد بیخ پوسیدہ بود
واز ثمار لطف ببریدہ بود

گوش نہ او فوا العہدی گو شد ار
تا کہ اوف عہد کم آید ز یار

از وفائی حق تو بستہ دیدہ
فاذکروا اذکرکم مگر نشنیدہ

آن جماعت را کہ وافی بودہ اند
بر ہمہ اصناف شان افزودہ اند

گشت دریاہا مسخر شان وکوہ
چار عنصر نیز بندہ آن گروہ

چون ندارد مرد کج در دین وفا
ہر زمانے بشکند سوگند را

راستان را حاجت سوگند نیست
ز آنکہ ایشاں را دو چشم روشنیست

جز توکل جز کہ تسلیم تمام
در غم و راحت ہمہ مکرست ودام

آں توکل کو خلیلانہ ترا
آن توکل کو کلیمانہ ترا

تا نبرد زحمت اسمٰعیل را
تا کند شاہ ہر راہ قعر نیل را

ما عیال حضرتیم و شیر خواہ
گفت الخلق عیال للالٰہ

آنکسے را کش خدا حافظ بود
مرغ و ماہی مرد را حارس شود

عہد رحمٰن — اخلاص عمل جو آپ میں دیکھا گیا کسی میں اس کا عشر عشیر بھی نظر نہیں آتا۔ خلوت اور جلوت میں یکساں تھے۔ بقدر ذرہ تفاوت نہ تھا۔ مواعید الٰہی پر ایسی قوت یقینی رکھتے تھے کہ ایسے مالکِ خزانہ کو اپنے مال پر نہ ہوگی۔ مخلوق کی مدح و ذم سے نفس قدسی آپ کا بالکل پاک تھا۔ حلم و حیا — حلم وحیا کی کوئی حد تک نہ تھی۔ قضا حاجت کے واسطے بہت دور جنگل میں تشریف لے جاتے تھے جہاں کوئی آدمی نظر نہ آتا اور جگہ بھی نہایت پوشیدہ ہوتی اس جگہ قضائے حاجت فرماتے۔ سفر میں یہ احتیاط تھا۔ اور وطن مبارک میں یہ احتیاط کہ جنگل میں ہی بیت الخلا تیار کرا دیا تھا۔ الغرض آپ نور صرف روح مجسم شمس طریقت بدر حقیقت وارث انبیاء محبوب خدا مصداق من اراد ان ینظر الی رجل یمشی علی وجہ الارض میتا فلینظر الی ابن ابی قحافہ تھے۔ اس عاجز کا کیا مقدور ہے کہ آپ کے تمام اوصاف بیان کر سکے۔ شیخ

سعدی علیہ الرحمہ نے کہا ہے ؎

نہ حسنش غایتی دارد نہ سعدی را سخن پایاں ۔۔۔ بمیرد تشنہ مستسقی و دریا ہمچناں باقی

ذرہ بے مقدار کو کیا طاقت ہے جو آفتاب عالمتاب کی وصف میں دم مارئے ؎

وانی لا احصی ثنا خصالہ ۔۔۔ ولو ان اعضائی جمیعا تکلم

یہ جو کچھ بھی لکھا گیا ہے محض نفع رسانی برادران کے لیے لکھا گیا تاکہ حضور کے اخلاق کی تبع سے سعادتِ دارین حاصل کریں ورنہ خجالت نادمِ تحریر شامل حال ہے۔ اللھم قدسنا باسرارہ ونورنا بانوارہ بحرمۃ سید المرسلین والہ واصحابہ الطیبین آمین۔

حضرت قبلہ قدس سرّہ کے اشغال شب و روز کا بیان مع ذکر بعض عادات و عبادات

آپ کی ذات بابرکات اس زمرہ سے تھی جن کے حق میں حق تعالیٰ فرماتا ہے کانوا قلیلاً من الیل مایھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون آپ رات کو بہت تھوڑا سوتے تھے اور وہ سونا بھی دلش بیدار و چشمش در شکر خواب کا سچا نمونہ تھا۔ جب کوئی آدمی پاس آجاتا خواہ کیسی ہی آہستگی سے آتا آپ کی آنکھ مبارک کھل جاتی تھی۔ گویا آپ بیدار ہیں۔ سونے کے واسطے کوئی تکلفانہ کارروائی نہ ہوتی تھی اگرچہ فرش فروش ہر طرح کے مہیا تھے مگر آپ اکثر چارپائی پر بستر کرا کر بھی نیچے بوریا پر سو جاتے تھے۔ رات معتد بہ حصہ ثلث یا اس سے بھی زیادہ باقی ہوتا کہ بیدار ہو کر نماز تہجد کے لیے بکمال احتیاط و آداب طہارت میں مشغول ہو جاتے۔ اگر کوئی خادم اس حالت میں بیدار ہو گیا اور پانی وغیرہ مہیا کر دیا تو فبہا ورنہ بذاتِ خود چاہِ مسجد سے پانی نکال کر وضو فرماتے تھے نماز تہجد کبھی آٹھ رکعت سے کم ادا نہ فرمائی اکثر بارہ رکعت معمول تھا۔ ہر رکعت بعد فاتحہ تین بار سورہ اخلاص کبھی کوئی اور لمبی سورت پڑھتے تھے۔ بعد ادائے نوافل دیر تک بحضور تمام مراقب رہ کر استغفار و کلمات تسبیح و تحمید و تمجید پڑھتے۔ اگر کوئی خاص خادم حاضر ہوتا تو بعد ازاں اس کے ساتھ کچھ باتیں فرماتے جو از قبیل ذکر صالحین و مسائل تصوف ہوتی تھیں۔ کبھی کبھی بیٹھے بیٹھے سو بھی جاتے تھے تاکہ تہجد میں النومین واقع ہو۔ بوقت صبح صادق جب اذان ہوتی پھر طہارت کے لیے بکمال احتیاط آمادگی فرما کر بعد فراغت دو رکعت سنت اپنی نشستگاہ مبارک متصل مسجد میں ادا فرما کر دریچہ سے داخل مسجد مقدس ہو کر فرائض بامامت ادا فرماتے لوگ پہلے ہی صفیں باندھ کر مستعد ہوتے تھے بعد سلام دعوات ماثورہ پڑھ کر متوجہ قوم ہو کر ۳۳ دفعہ سبحان

اللہ ۳۳ دفعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ۳۴ دفعہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پورا بکمال تضرع دعا مانگتے تھے۔ پھر خادم ارد گرد آپ کے بیٹھ کر ختمہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ و دیگر ختمات حسب المعمول شروع کرتے آپ بھی ان کے ساتھ ساتھ پڑھتے رہتے تھے۔ بعد از فراغ مراقبہ فرماتے اور حاضرین پر القاء فیض کرتے جس کو اصطلاح حضرات نقشبندیہ مجددیہ میں حلقہ اور توجہ کہا جاتا ہے۔ آپکی توجہ میں عجب تاثیر تھی مولوی محبوب عالم صاحب نے کتاب نورالابصار میں فرمایا ہے ۔ وقت توجہ بنشیند اگر ۔ ہمچو صدف گوہر عرفان ببر۔

بر دل اصحاب چو یکدم زند
روح بدل افتد و حرکت کند
وجد و فغاں بس کہ نیاید بروں
ہیبت او گم کند آتش درون
گرچہ کند آتش عشق اشتعال
لیک بپوشد بدرون جملہ حال
طالب حق حلقہ چو گردش کنند
گردن خود جملہ بہ پیش افگنند
ہشتہ فرو سرہمہ مقتول وار
کوہ ادب برسرِ آن جملہ بار
ظاہر شاں مُردہ و باطن حیات
دل سجدا رُوح گم اندر صفات
گر ز کسے شمہ شود راز فاش
حکم شود زود کہ خاموش باش
دیگ ہمان بہ کہ نیاید بجوش
ترک ادب ہست بر حق غروش
شاہدِ این رمز ذبیح اللہ ہست
جذع کن خنجر عشق ابلہ ہست
بسمل این مقتل عشق خدا
بہ کہ نہ جنبد سر او دست و پا

گرچہ یہ شعر پہلے بھی لکھے گئے ہیں مگر اس جگہ پھر اعادہ کرنا خالی از لطائف نہیں۔ الغرض بعد اختتام حلقہ آپ دعائے خیر فرما کر دیر تک ارواح طالبین کو حکایات اولیاء کرام اور مسائل تصوف سنا سنا کر تازگی بخشتے تھے۔ جب آفتاب نیزہ دو نیزہ بھر بلند ہو جاتا تو اٹھ کر بالا خانہ پر رونق افروز ہوتے اور کتب تصوف مثل مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی و فتوحات مکیہ مصنفہ حضرت محی الدین عربیؒ و تفسیر عرائس البیان وغیرہ کا مطالعہ فرماتے۔ بعدہٗ قضاء حاجت کے واسطے صحرا تشریف لے جاتے اور عند العود خانقاہ والد ماجدؒ پر فاتحہ پڑھتے ہوئے واپس تشریف لا کر وضو فرماتے اور نماز اشراق و ضحی کل بارہ رکعت پڑھتے اور فارغ ہو کر ایک ہزار بار یاحیی یاقیوم اور ایک بار دعائے حزب البحر اور دیگر اسمائے حسنی پڑھ کر ایک دو سبق حدیث اور تفاسیر کے پڑھاتے تھے سفر میں نفل اشراق و ضحی باہر ہی پڑھتے تھے۔ اسباق میں فراغت پاکر جو آدمی تعویذ لینے یا دعا کرانے کے واسطے حاضر ہوتا اس کو فائز المرام فرما کر تناول طعام کے واسطے دولت خانہ عالیہ میں جو متصل مسجد مقدس مغرب کی طرف ہے اور حجرہ مطہرہ کے

Marfat.com

اندر سے ہی جانے کا خاص راستہ ہے اسی راستہ سے تشریف لے جا کر کھانا تناول فرماتے۔ وہاں جو عورتیں بیعت یا توجہ کے لیے حاضر ہوتیں ان کو بیعت فرماتے اور توجہ کرتے۔ عورتوں کو بیعت کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ حضرت قبلہ کے آگے ایک چارپائی کھڑی کر کے اس پر کپڑا ڈال کر پردہ کیا جاتا تھا اور عورتیں پس پردہ نہایت ادب اور ستر کے ساتھ حاضر ہو کر بیٹھ جاتی تھیں۔ ایک کپڑا ایک طرف سے عورت کے ہاتھ میں دیا جاتا اور دوسری طرف سے حضرت قبلہ ہاتھ میں لے کر بعد تلقین استغفار تجدید ایمان کرا کر داخل طریق فرماتے تھے۔ عورت کو ایسا آہستہ بولنے کا حکم تھا کہ اس کی آواز ہرگز سنائی نہ دیوے۔ پھر آپ مسند مقدس پر تشریف لاتے اور وہیں بیٹھے بیٹھے قیلولہ فرماتے تھے۔ جب مؤذن اذان ظہر دیتا فوراً اُٹھ کر باحتیاط کمال وضو میں مشغول ہو جاتے بعد از فراغ تحیۃ الوضو و سنت ظہر ادا کرتے اتنے میں نمازی مسجد میں جمع ہو کر صفیں باندھ کر بیٹھ جاتے تھے۔ جب آپ مسجد مبارک میں قدم رکھتے سب کھڑے ہو جاتے اور تکبیر کہتا اور خود بنفس نفیس امامت کراتے ایام مرض میں صاحبزادہ اعظم مولانا احمد سعید صاحب کو امامت کا ارشاد ہوتا تھا اس نماز میں طوال مفصل کبھی غیر طوال مفصل پڑھنے کا معمول تھا بعد سلام اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام پڑھ کر بلا توقف اُٹھ کر دو رکعت سنت ادا کرتے تھے۔ فرمایا کہ بعد از فرائض ادائے دو رکعت سنت میں توقف نہ کرنا چاہیئے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار مایقول اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام پھر دو رکعت نفل ادا کر کے آیۃ الکرسی پڑھتے پھر تسبیح و تحمید تینتیس ۳۳ تینتیس بار و تکبیر چونتیس ۳۴ بار پڑھ کر بکمال خضوع و خشوع دعا میں مصروف ہوتے تھے۔ پھر خادم آپ کا قرآن کریم لا کر آگے رکھ دیتا تھا۔ آپ سوا پارہ منزل قرآن کریم پڑھ کر دُود کبریت احمر و قصیدہ مضریہ و اسماء حسنیٰ وغیرہ پڑھتے تھے بعد از فراغت کچھ دیر تفسیر روح البیان و عرائس البیان کا جو قرآن مجید کیساتھ ہی لائی جاتی تھیں، مطالعہ کرتے تھے پھر مسجد مبارک سے اٹھ کر مسند شریف پر آ کر بیٹھ جاتے۔ وہاں عصر تک حدیث شریف یا تفسیر یا فقہ کے سبق بقدر وسعت وقت تدریس فرماتے تھے پھر مؤذن کی اذان عصر کہنے پر نماز عصر کی تیاری کے واسطے طہارت میں مشغول ہوتے بعد از فراغ تحیۃ الوضو اور سنت عصر وہیں پڑھ کر داخل مسجد مقدس ہو کر فرض عصر کی امامت کراتے۔ بعدہ درس مثنوی و تفسیر بیضاوی شریف کا شام تک شغل رہتا تھا۔ درس مثنوی شریف کے وقت آپ کی طبیعت مبارک میں ایک خاص حظ پیدا ہوتا تھا پڑھنے اور پاس بیٹھنے والے بھی عجب لطف

Marfat.com

اور حظ اٹھاتے تھے۔ آپ پھر وضو فرماتے اور نماز شام کی تیاری میں مشغول ہوتے تھے بعد اذان فرض مغرب ادا کرتے پھر سنت اور نفل وغیرہ کے بعد دعا خیر ہوتی بعد ازاں آپ نوافل اوابین میں مشغول ہو جاتے اور خادم ختم خواجگان شروع کرتے۔ کبھی کبھی آپ یہ نوافل چھ رکعت کبھی آٹھ کبھی بارہ رکعت پڑھتے تھے۔ جب ختم پڑھا جاتا اور دعا خیر ہوتی طالبین فکر میں مشغول ہو جاتے اور توجہ کرتے رہتے یہاں تک کہ وقت مغرب قضا ہو جاتا آپ دعا خیر فرما کر کچھ اذکار صالحین اور نصائح سے طالبین کے دلوں کو راحت بخشتے رہتے تھے۔ سبحان اللہ آپ کی مجلس بعینہٖ سرور کائنات اور صحابہ کرام کی مجلس منور کے ڈھنگ پر تھی۔ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والتحیات کے حضور میں بیٹھنے والوں کی نسبت جو حضرت قصوری علیہ الرحمۃ نے تحفۂ رسولیہ میں لکھا ہے ؎

طاقت کس نے کہ لبند روبرو ۔۔۔ یا کہ نگاہی بکند سو بسو

حضرت قبلہ روحی فداہ کی مجلس اقدس میں یہی صورت ہوتی تھی۔ پھر آپ دولتخانہ عالیہ میں تناول طعام کے واسطے تشریف لے جاتے۔ پہلے درویشوں اور مسکینوں اور مہمانوں کے واسطے کھانا بھجواتے اور پھر آپ کھا کر مسند شریف پر آتے اتنے میں اذان عشا کی تیاری ہو جاتی اور حضرت تجدید وضو کرکے اکثر چار رکعت وہ گاہے دو رکعت پڑھ کر مسجد میں داخل ہوتے اور نماز فرض پڑھاتے۔ اور اس میں مثل عصر اوساط مفصل پڑھتے بعد سلام اللھم انت السلام الخ پڑھ کر دو رکعت سنت مؤکدہ پھر دو رکعت سنت زوائد پھر تین رکعت وتر پھر دو رکعت نفل پڑھ کر متوجہ قوم ہو کر بیٹھتے اور تسبیح و تحمید تہلیل سے فارغ ہو کر بکمال تضرع دعا مانگتے پھر عام لوگ رخصت ہو جاتے اور خواص حضرت کے ارد گرد بیٹھ جاتے۔ آپ تسبیح ہاتھ میں لیکر نہایت نرم آواز سے درود شریف اللھم صل علیٰ سیدنا محمد و عترتہ بعدد کل معلوم لک پڑھتے رہتے تھے۔ اسی وقت ایک خادم سرمہ لے کر حاضر ہوتا اور آپ موافق سنت آنکھوں میں سرمہ ڈالتے۔ رات کو بہت ساحصہ اسی شغل میں خرچ ہو جاتا تھا۔ پھر اٹھ کر بچھونے کی طرف تشریف لاتے اور ادعیہ ماثورہ پڑھتے ہوئے خواب استراحت فرماتے تھے۔

کیفیت طہارت حضرت قبلہ روحی فداہ

آپ کی طبیعت مبارک میں طہارت کا خاص اہتمام تھا طہارت میں احتیاط بلیغ فرماتے تھے غسل اور وضو میں مستحبات کو مثل فرائض کبھی ترک نہ فرمایا ایسے غسلخانہ میں غسل فرماتے تھے جس میں آدمی بالکل دکھائی نہ دیوے۔ جہاں چھوٹا غسلخانہ دیکھا جس میں سر کے ننگا ہونے کا احتمال ہو اس کے اونچا کرنے کے لیے حکم دیا۔ اسباغ وضو میں ایسی کوشش مدنظر تھی کہ اس سے زیادہ قوت متخیلہ کام نہیں کر سکتی۔ مسواک کرنے میں آپ معتمد بہ وقت خرچ کرتے تھے۔

Marfat.com

منہ دھونے میں بہت دیر لگاتے تھے۔ ریش مبارک کے تر کرنے میں مبالغہ فرماتے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ بعض کام جو ہمارے مذہب حنفی میں سنت یا مستحب ہیں وہی دوسرے مذاہب میں فرض ہیں اس واسطے کسی مستحب کو ترک نہ کرنا چاہیے۔ آپ ہر نماز کے لیے علیحدہ وضو فرماتے تھے مثلاً اگر آپ نے نماز وقتی ادا فرمائی ہے پھر ساتھ ہی نماز جنازہ پڑھنے کا اتفاق ہو گیا تو اُس کے لیے علیحدہ وضو فرمایا۔ ارشاد فرمایا کہ وضو پر وضو کرنا نور علے نور ہے۔ وضو کے بعد آپ کے چہرہ مبارک پر خاص نورانیت ہوتی تھی۔ ماہ جبین ایسا چمکتا تھا کہ آدمی دیکھ کر حیران ہو جاتے تھے۔ آپ مرض کی حالت میں بھی وضو ہی کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک مولوی صاحب نے عرض کی کہ آپ حالتِ مرض میں بھی وضو کرتے ہیں، تیمم نہیں فرماتے کیا باعث ہے۔ فرمایا کہ ہمیں حدیث شریف میں کہیں نظر نہیں آیا کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ نے کسی مرض کے واسطے تیمم کیا ہو۔ اگر کہیں آپ نے دیکھا ہے تو فقیر کو دکھا دو۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت صلعم نے فلاں سفر میں تیمم کیا فلاں جنگ میں تیمم کیا حضرت قبلہ نے فرمایا کہ یہ تو ہم مانتے ہیں مگر مرض کی حالت میں آنحضرت صلعم کا دکھاؤ۔ یہاں سفر اور جنگ کا ذکر ہی کیا ہے۔ مولوی صاحب سُن کر چُپ ہو گئے۔ ایک دفعہ آپ کو ایک خادم وضو کرا رہا تھا ایک اجنبی اہلِ علم آیا ہوا تھا اس نے مجھے کہا کہ حضرت صاحب وضو میں غیر سے اعانت لیتے ہیں حالانکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ لَا نَسْتَعِیْنُ عَلٰی عِبَادَۃِ اللّٰہِ تعالے میں نے اُسی وقت حضور میں جا کر اس کا اعتراض عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ بابِ استفعال طلب کے معنے میں آتا ہے۔ اس حدیث کا معنے یہ ہے کہ ہم کسی سے طلب اعانت نہیں کرتے اور یہ بات بیشک ناروا ہے کہ کسی سے بحالت صحت و سلامتی اعضا وضو میں طلبِ اعانت کی جائے۔ اگر خود بخود کوئی آدمی حصولِ ثواب کے واسطے کسی کو وضو کرا دے تو بیشک درست ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام آنحضرت صلعم کو وضو کراتے تھے۔

کیفیت نماز حضرت قبلہ قدس سرہٗ

آپ صلوات خمسہ یعنی نماز ہائے پنجگانہ اوقات مستحبہ میں ادا فرماتے تھے۔ حفظِ اوقات کے لیے قسما قسم کی گھڑیاں منگوا کر میاں شاہ عالم صاحب خادم خاص کے حوالہ فرمائیں وہ اسی کام پر مامور تھے۔ انہوں نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد موافق احادیثِ مقدسہ کے ایک اوقات نامہ تیار کیا۔ جس میں ہر ایک نماز کے وقتِ مباح اور وقتِ مستحب اور وقتِ مکروہ کے حدود مقرر کیے ہیں۔ حضرت قبلہ قدس سرہ نے کبھی نماز مباح اور مکروہ وقت میں ادا نہ فرمائی ہمیشہ مستحب وقت میں پڑھتے تھے۔ عمر بھر جماعت کی پابندی کی۔ آپ نماز میں سستی کرنے والے اور جماعت کے ترک کرنے والے کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ آپ ارکانِ نماز کو نہایت اطمینان سے ادا فرماتے تھے ہر رکن میں رعایت اعتدال مد نظر تھی فرائض امامت بذات خود کراتے تھے قرأت حسبِ عادت شریف نہایت نرم آواز سے پڑھتے تھے

Marfat.com

حضور کے پیچھے نماز پڑھتے وقت سالک کا دل لذت اور ذوق سے پُر ہو جاتا تھا۔ سنت چہارگانہ میں ہر چہار نفل اور سنت دوگانہ میں اکثر قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد اور سنت فجر میں سورۂ الم نشرح اور سورۂ الم ترکیف پڑھنا معمول تھا۔ فرائض مغرب میں اکثر برکعت اول سورۂ الھٰکم التکاثر اور برکعت دوم والعصر اور عشاء میں برکعت اول والتین اور برکعت دوم القارعۃ ما القارعۃ اور فجر میں برکعت اول سورۂ والفجر اور برکعت دوم لا اقسم بھذا البلد پڑھتے تھے۔ جمعہ کے روز فرائض فجر میں برکعت اول سورۂ جمعہ اور برکعت دوم سورۂ منافقون اور نماز جمعہ میں برکعت اول سبح اسم ربک اور برکعت دوم ھل اتاک حدیث الغاشیہ آپ کو اکثر پڑھتے دیکھا گیا۔ آپ کی نماز نہایت باحضور و مشاہدہ ہوتی تھی۔ آپ ہر روز ساٹھ رکعت سے کم ادا نہ فرماتے تھے۔ اکثر ساٹھ سے زیادہ بلکہ اسی تک تعداد پہنچ جاتی تھی۔ نماز تحیۃ الوضو اور چہار رکعت سنت قبل العصر اور گاہے دو رکعت اور اسی طرح قبل العشاء کبھی ترک نہ فرمائیں۔ نماز تہجد اکثر بارہ رکعت کبھی آٹھ۔ نماز اشراق و ضحیٰ اکثر بارہ اور کبھی چھ علیٰ ہذا القیاس نفل اوابین اکثر بارہ اور کبھی چھ رکعت معمول تھا۔ بعد ازادائے فرائض و سنن مؤکدہ و نیز بعد ادائے وتر دو دو رکعت نوافل پر تمام عمر مواظبت فرمائی۔ ایام متبرکہ میں جو جو نوافل وارد احادیث مقدسہ ہیں ان کے ادا کرنے میں کبھی کوتاہی نہ کی۔

یوم الجمعہ کا بیان

حضرت قبلہ قدس سرہٗ ہمیشہ جمعرات کو بعد العصر والدین اقربا کے مزارات پر فاتحہ خوانی کے واسطے تشریف لے جاتے تھے۔ بعد نماز عشاء آپ کے ارشاد سے سورۂ دہر شریف اور قصیدہ محمدیہ نہایت خوش الحانی سے پڑھے جاتے۔ اور ثواب ان کا حضرت کے مِلک کیا جاتا تھا۔ آپ ثواب اُن کا حضرت پیران کبار کے ارواح طیبہ کو بخش دیتے تھے۔ آپ کو سورۂ دہر اور قصیدہ محمدیہ کے سننے کا نہایت شوق تھا۔ طبیعت مبارک بوقت استماع کمال محظوظ ہوتی تھی۔ حضرت صاحبزادہ مولانا محمد سعید صاحب سلمہ اللہ چونکہ نہایت خوش الحان ہیں اس لیے اکثر سورۂ مبارک اور قصیدہ شریف کے سننے کا ارشاد انہی کو ہوتا تھا۔ حضرت قبلہ کے حضور میں جب کبھی سماع کا ذکر آیا تو یہی ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید سننا چاہیئے اور اسی سے لذت حاصل کرنی چاہیئے۔ جمعہ کے روز نماز ضحیٰ پڑھ کر آپ حجامت بنواتے تھے۔ مخلوقات آٹھ آٹھ دس دس کوس سے آپ کے پیچھے جمعہ پڑھنے کے واسطے حاضر ہوتی تھی۔ بعد حجامت آپ غسل فرماتے۔ اور لباس سپید شستہ پہنتے تھے۔ اتنے میں نماز کی تیاری ہو جاتی۔ خطبہ پڑھنے کا ارشاد حضرت مولانا محمد سعید صاحب موصوف کو ہوتا تھا۔ مولانا اکثر خطبہ ہائے منظومہ مصنفہ حضرت صاحب

Marfat.com

قصور شریف والا یا خطبہ ہائے مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نہایت خوش الحانی سے پڑھتے ہیں۔ حضرت ان کو پسند فرماتے تھے۔ گاہ گاہ صاحبزادہ صاحب کی عدم موجودگی میں حضرت اقدس خود خطبہ پڑھتے تھے۔ اکثر خطبہ منثورہ مسنونہ یا منظومہ اَلْحَمْدُ لِمَنْ قَدْ رَخَیْرًا وَّ خَیَالًا الخ باواز نرم پڑھنا معمول ذات بابرکات تھا۔ امامت نماز جمعہ بھی حضرت خود ہی کراتے تھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ مبارک سبح اسم ربک اور دوسری میں ھل اتاک حدیث الغاشیہ موافق سنت پڑھتے تھے۔ بعد نماز جمعہ چونکہ اس ملک میں شرائط بتمامہا موجود نہیں چار رکعت فرض ظہر بہ نیت فرض ظہر یا بہ نیت فرض آخر ظہر احتیاطاً پڑھ لیتے تھے۔ ایک دن کسی شخص نے عرض کیا کہ اس ملک میں فرض ظہر احتیاطاً پڑھنے کا کیا حکم ہے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ صاحبِ احتیاط ہیں پڑھتے ہیں جو بے احتیاط ہیں وہ نہیں پڑھتے۔ اُس نے عرض کی کہ آپ پڑھتے ہیں یا نہیں فرمایا کہ ہم تو صاحبِ احتیاط ہیں اور ضرور پڑھتے ہیں۔ بعد نماز جمعہ آپ بڑی لمبی دعا مانگتے تھے۔ بعد از فراغ حضرات صاحبزادگان میں سے کسی کو وعظ کہنے کا ارشاد ہوتا تھا۔ اگر کوئی اور مولوی واعظ حاضر ہوتا تو اسی کو اس کارِ خیر کے لیے مامور کیا جاتا۔ کبھی کبھی آپ خود بھی وعظ کہتے تھے۔ آپ کا وعظ بالکل سادہ باواز نرم خالی از تصنع و طول الحان و مبرا از شعر خوانی تھا۔ مگر مؤثر ایسا کہ سننے والے کسی اور خوش الحان وغیرہ کو آپ کے مقابلہ میں پسند نہ کرتے تھے۔ پاس بیٹھنے والے بسبب نرمی آواز یہ خیال کرتے تھے کہ دور والے نہ سنتے ہوں گے مگر دور والے اس طرح جانتے تھے کہ حضرت ہمارے پاس وعظ کہہ رہے ہیں۔ صدہا قاسی القلب آپ کی وعظ سے صاف دل ہوئے۔ صدہا گمراہ راہ راست پر آئے بعد از وعظ دعائے خیر فرما کر آپ اندر تشریف لے جاتے اور بیرون جات کے مریدوں کو توجہ فرماتے تھے یہاں تک کہ نماز عصر کی تیاری ہو جاتی۔ بعد از ادائے صلوٰۃ العصر آپ قبرستان تشریف لے جاتے اور آباء و اجداد اور اقرباء و احباء کی قبروں پر فاتحہ پڑھتے تھے۔ مغرب کی نماز وہیں مسجد قبرستان میں ادا فرما کر عائد بدولت خانۂ عالیہ ہوتے تھے۔

عرسوں کا بیان

حضرت قبلہ قدس سرہ حضرات پیرانِ کبار کی وفات کے دن کچھ نہ کچھ خیرات کر کے ثواب اُن کا حضرات کے ارواحِ طیبہ کو بخش دیتے تھے۔ پیر مرشد برحق اعلیحضرت الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کے وفات کے دن بتاریخ ۲۱۔ ربیع الاول مکلف حلوہ تیار کرا کر تقسیم فرماتے تھے۔ اور ثواب اس کا مع ثواب ختمات قرآن موجودہ حافظوں سے ملک کرا کر اعلیحضرت کے روح مبارک کو بخشتے تھے۔ سال بھر میں آپ دو بڑے عرس کرتے تھے۔ جن پر خلقت کثرت سے جمع ہوتی تھی اور تمام رات آپ وعظ کراتے اور نعت ہائے سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ پڑھواتے تھے۔ ایک عرس وفات شریف سرورِ کائنات فخرِ موجودات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتاریخ ۱۲ ربیع الاول اور

Marfat.com

دوسرا عرس معراج شریف سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم بتاریخ ۲۷ - رجب المرجب - ارشاد فرمایا کہ یہ دونوں عرس سب عرسوں کے سردار ہیں - جیسے کہ سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ کو جملہ کملائے عالم پر فضیلت ہے ویسے ہی آپؐ کے عرسوں کو سب عرسوں پر فضیلت ہے معراج شریف کے عرس پر خصوصیت کے ساتھ خلقت کا ہجوم کثرت سے ہوتا تھا - روشنی وغیرہ کا انتظام اور وعظ کا شغل تمام رات اعلیٰ پیمانہ پر ہوتا تھا - معراج شریف ابتدا سے لے کر انتہا تک کتاب روح البیان و نزہتہ المجالس و معارج النبوۃ وغیرہ سے تفصیل تمام بیان کیا جاتا تھا - اکثر شب مذکور میں وعظ کا ارشاد والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدینؒ صاحب کو ہوتا تھا - اس رات کی مجلس کی لذت اور ذوق اور فیضان کا کیا بیان کیا جاوے - وہی دل جانتے ہیں جنہوں نے وہ حظ اٹھایا ہے - اب بھی حضرات صاحبزادگان سلمہم السبحان اسی طریق پر عرس معراج شریف کرتے اور مخلوقِ خدا تعالیٰ کو مستفیض فرماتے ہیں - بعض طلبائے خوش الحان حسبِ ارشاد فیض بنیاد کتاب شعلہ عرش یعنی معراج نامہ ہندی مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم جو انہوں نے محض اسی محفلِ اقدس میں پڑھا جانے کے واسطے تصنیف فرمایا تھا نہایت خوش آواز سے پڑھ کر حاضرین کے دلوں کو محظوظ کرتے تھے - اور حضرت قبلہ بذاتِ اقدس خود بھی محب با اخلاص کے عاشقانہ کلام کو محبت سے سنتے اور پسند فرماتے تھے - کتاب مذکور کی ایک نظم جس میں مولوی صاحب مرحوم نے بعد تعریف حضرت قبلہ وجہ تالیف کتاب اور کیفیت عرس شبِ معراج بیان فرمائی ہے اس کتاب میں درج کرتا ہوں - وَھُوَ ھٰذا ؎

سبب اس نظم دا دستاں کیا ہے ۔ میرا پیر اوہ جو قطب اولیاء ہے
شبِ معراج کردا عرس نامی ۔ نبیؐ دے شوق مند آون تمامی
کوئی بدعت دا کام اوتھے نہ ہووے ۔ نبیؐ دے شوق وچہ کوئی ہستے رووے
اوہ حضرت کر تصرف مال بے حد ۔ کران دعوت عظیم شوقِ احمدؐ
پکے گوشت پلا نے حلوے نوری ۔ دو وقتی رج کے کھاون کل حضوری
تمامی رات وچہ کوئی نہ سووے ۔ دھمی تک وعظ معراجے دا ہووے
بہت ڈیوے شمع ہر جاگہ بلدے ۔ مخالف حاسد اکثر ویکھ جلدے
دِنے روزہ رکھے جس دی ہو مرضی ۔ بڑا درجہ ہے پر ناہیں ہے فرضی
کوئی مولودی خوش الحان آوے ۔ پڑھے مولود خلقت فیض پاوے
شبِ دیباچہ اکثر شعر جامی ۔ پڑھن خوش کر کے بعضے یار نامی
پنجابی دان نہ سمجھن اس دے معنے ۔ ہویا ارشاد تا ایہ لکھیا میں نے

Marfat.com

ختمات معمولہ کا بیان

ترتیب ختم خواجگان

پہلے ایک دفعہ فاتحہ پڑھ کر حضرات پیران کبار طریقہ علیہ نقشبندیہ کے ارواح طیبہ کو بخشا جاوے۔ بعد سورۂ فاتحہ سات بار بعدہ درود شریف ایک سو بار بعدہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ اناسی بار بعدہ قُلْ شریف ایک ہزار بار بعدہ سورہ فاتحہ سات بار بعدہ درود شریف ایک سو بار۔ ثواب اس ختم شریف کا اس طرح بخشا جاوے کہ خداوندا ثواب اس ختم شریف کا ان حضرات خواجگان کے ارواح طیبہ کو پہنچا جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے اور بطفیل اُن کی میرے تمام مقاصد دینی اور دنیوی پورے کر الٰہی مقصود میرا تو ہے اور رضا تیری محبت اور معرفت اپنی بخش۔ حضرات خواجگان علیہم الرضوان جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے اُن کے اسماء گرامی حسب ارشاد حضرت قبلہ قدس سرہ ملفوظات میں درج کیے جاویں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ یہ ختم کبھی بعد نماز عصر اور کبھی بعد نماز شام پڑھا جاتا تھا۔

ترتیب ختم حضرت امام ربّانی مجدّد الف ثانی رحمہ اللہ تعالےٰ

پہلے فاتحہ شریف سات دفعہ پھر درود شریف ایک سو بار بعدہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ[1] پانچسو بار پھر فاتحہ شریف سات بار پھر درود شریف ایک سو بار پڑھ کر حضرت امام ربانیؒ کے روح مبارک کو اس طرح بخشا جاوے کہ خداوندا اس ختم شریف کا ثواب بطفیل حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی خواجہ شیخ احمد سرہندی نقشبندیؒ کے روح مبارک کو پہنچا اور بطفیل اُن کی میرے تمام مقاصد دینی اور دنیوی پورے کر۔ یہ ختم بعد نماز فجر معمول تھا۔ دیگر ختمات معمولہ حضرت قبلہؒ جو بوقت صبح بعد از ختم مجددؒ پڑھائے جاتے تھے آیہ کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ایکسو بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ایک سو بار یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ایک سو بار یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ ایک سو بار اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ایک سو بار یَا وَاسِعَ الْعَطَایَا یَا دَافِعَ الْبَلَایَا ایک سو بار حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ایک سو بار سَلَامٌ

---

[1] اکثر معمول شریف اس طرح تھا کہ چھ سو بار صرف لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور ایک سو بار لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تمام پڑھا جاتا تھا۔ ۱۲ مؤلف

قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ ایک سو بار رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَیْرُ الرّٰحِمِیْنَ ۝ ایک سو بار۔ حاضرین حلقہ ختم پڑھ کر ثواب اُن کا حضرت قبلہ روحی فداہ کے ملک کر دیتے تھے اور آپ حضرات پیرانِ کبار کے ارواحِ طیبہ کو بخش دیتے تھے۔

دعائے حزب البحر کے پڑھنے کا بیان اور اُس کے بعض فوائد

(حسبِ معمول و ارشاد حضرت قبلہ رُوحی فداہ)

حضرت قبلہ قدس سرّہ خود بھی شب و روز میں ایک دو دفعہ دعائے حزب البحر پڑھتے تھے اور متوسلین میں سے جس کو صاحبِ لیاقت اور طالب حضور فرماتے تھے اس کو بھی پڑھنے اور اس پر مواظبت کرنے کے لیے بعد از ادائے زکوٰۃ تاکید فرماتے تھے۔ بعض نافہم لوگ جو حقیقت سے آگاہ نہیں یہ خیال کرتے ہیں کہ دعائے مذکور محض مسخرات دنیا کے واسطے پڑھی جاتی ہے یہ خیال اُن کا سراسر غلط خطا در خطا ہے۔ اس دعا کے بطور وظیفہ پڑھنے کے لیے ہمارے حضرات کو پیران کبار سے ارشاد ہوتا چلا آتا ہے وجہ اُس کی یہ ہے کہ اس کا پڑھنا ممد و معاون و مورث حضور ہے۔ چنانچہ حضرت مولانا قصوری حضوری علیہ الرحمۃ نے ایک مکتوب میں حضرت مولوی غلام محمد صاحب مرالی والا کی طرف لکھا ہے کہ "خواندن دعائے حزب البحر ممد و معاون و مورث حضور ست در خواندن آن ہم سعی دارند و اہمال نسازند انتہی علیٰ ہذا القیاس"۔ اور پیرانِ کبار کے کلمات طیبہ میں بھی اُسی طرح اشارہ ہے۔ ہمارے حضرت قبلہ اس دُعاء کو پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کا طریقہ اس طرح ہے کہ عامل ابتداء مہینہ کے چہار شنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ کو ہر روز بشرائط ذیل اکیسو ۱۲۱ بیس دفعہ پڑھے تاکہ ہر سہ ۳ ایام مذکورہ میں تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار پڑھی جاوے۔ ان تین سو ساٹھ ۳۶۰ بار میں اختتام اور افتتام کا پڑھنا ضروری نہیں اس کو صرف ایک بار پڑھے۔ ایام مذکورہ میں جلالی اور جمالی یعنی گوشت۔ دودھ۔ روغن۔ شیرینی۔ پیاز۔ لہسن سے پرہیز کرے۔ اَلْحَیْوَانُ جَلَالِیٌّ وَ مَا یَخْرُجُ مِنْهُ جَمَالِیٌّ عِنْدَ الْمُتَقَدِّمِیْنَ یعنی متقدمین کے نزدیک حیوان جلالی ہے اور جو چیز کہ حیوان سے نکلے وہ جمالی ہے جب چاہے کہ حزبِ مذکور شروع کرے پہلے غسل کر کے خوشبو جسم اور کپڑوں پر مل کر لباس عمدہ پاکیزہ پہنے اور مسجد میں بطور اعتکاف روزہ رکھ کر رو بقبلہ ہو کر بیٹھے اور پڑھے اگر بے وضو ہو جاوے تو جلدی تازہ وضو کر کے دوگانہ ادا کرے اور حزب البحر کو تمام کرے ہر روز شروع کرنے کے وقت غسل کرنا چاہیئے اور خوشبو پاس رکھنی چاہیئے۔ یہ شرائط نہایت ضروری ہیں۔ اگر ان میں کوتاہی ہو تو رجعت کا خوف ہوتا ہے۔ حضور قلب اور توجہ تام کے ساتھ پڑھنا بھی شرط ہے اور بہت بہتر

Marfat.com

یہ ہے کہ کھانے اور پینے اور وضو اور غسل میں دریا کا پانی استعمال کرے اور کھانے کے واسطے صرف جَو کی روٹی ان شرطوں کے ساتھ پکائی جائے کہ جو دریا کے پانی سے دھو کر باوضو پیسے جائیں اور باوضو لکڑی کی آگ سے روٹی پکائی جائے اور یہ بھی خیال رہے کہ اس لکڑی میں کیڑے وغیرہ نہ ہوں بعد ادائے زکوٰۃ نماز ظہر اور فجر کے پیچھے ہر روز ایک ایک بار پڑھا کرے اگر تقدیراً قضا ہو جائے تو کسی اور وقت میں اس کا تدارک کرے اگر ممکن ہو تو ہر نماز کے بعد ایک دفعہ پڑھ لیا کرے اور پڑھنے کے وقت حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رح کے روح مبارک کی طرف متوجہ ہو تا کہ مؤثر زیادہ ہووے بلکہ حروف تہجی کے وقت حضرت شیخ موصوف کی صورت دل میں تصور کرے حلیہ اُن کا یہ ہے کہ قد پست ریش سفید چند بال سیاہ ریش مبارک میانہ دستار مُدوّر رنگ مبارک گندمی یعنی سرخی اور سپیدی ملی ہوئی اور حروف ہجا یعنی ا ب تا ثا کو اوّل سے آخر تک ایکدم پڑھے اور حضرت شیخ موصوف کا تصور کر کے امداد کا طلب گار ہووے تو فائدہ زیادہ متصور ہوگا۔ حضرت شیخ ابوالحسن شاذلی رحمہ اللہ اس دعا کے مصنف ہیں۔

دُعائے حزب البحر

منقول از نسخہ حضرت قبلہ روحی فداہ۔ اعتصام

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاِذَا جَآءَكَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِاٰيٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ ۙ اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ وَكَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ وَلِتَسْتَبِيْنَ سَبِيْلُ الْمُجْرِمِيْنَ ۝ قُلْ اِنِّيْ نُهِيْتُ اَنْ اَعْبُدَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قُلْ لَّآ اَتَّبِعُ اَهْوَآءَكُمْ ۙ قَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ ۝ ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَاۗىِٕفَةً مِّنْكُمْ ۙ وَطَاۗىِٕفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۭ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۭ

Marfat.com

قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ ؕ يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا
يُبْدُوْنَ لَكَ ؕ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ
مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ
كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ
صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ
بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ
اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا
سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ز سِيْمَاهُمْ فِيْ
وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۚۛ
وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚۛ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ
فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ
بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

"ا ب ت ث ج ح خ د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ع غ ف ق ك ل م ن و ه
ء ي يَا رَبِّ سَهِّلْ وَيَسِّرْ وَلَا تُعَسِّرْ عَلَيْنَا يَا رَبِّ"

(این حروف از اول تا آخر بیک دم بخواند ۱۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيْمُ اَنْتَ رَبِّيْ وَعِلْمُكَ
حَسْبِيْ فَنِعْمَ الرَّبُّ رَبِّيْ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِيْ
تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ وَاَنْتَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ؕ نَسْئَلُكَ
الْعِصْمَةَ فِي الْحَرَكَاتِ وَالسَّكَنَاتِ وَالْكَلِمَاتِ وَ
الْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّكُوْكِ وَ
الْاَوْهَامِ السَّاتِرَةِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَةِ الْغُيُوْبِ
فَقَدِ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِيْدًا ۝ وَ
اِذْ يَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ مَّا

Marfat.com

وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗۤ اِلَّا غُرُوْرًا ۝ فَثَبِّتْنَا وَانْصُرْنَا
وَسَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ كَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِمُوْسٰى
عَلَيْهِ السَّلَامُ ط وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (مراد خود را نگہ دارد ۱۶)
وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِيْدَ لِدَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط وَسَخَّرْتَ
الرِّيَاحَ وَالشَّيَاطِيْنَ وَالْجِنَّ لِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ ط وَسَخَّرْتَ
الْمُلْكَ وَالْمَلَكُوْتَ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَسَخِّرْ لَنَا كُلَّ بَحْرٍ هُوَ لَكَ فِي الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْكِ
وَالْمَلَكُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْيَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَةِ وَسَخِّرْ لَنَا
كُلَّ شَيْءٍ يَا مَنْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝
كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ كٓهٰيٰعٓصٓ ۝ اُنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ ۝
وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۝ وَاغْفِرْ لَنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۝
وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ۝ وَاحْفَظْنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ۝ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا
مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ۝ وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رِيْحًا
طَيِّبَةً كَمَا هِيَ فِيْ عِلْمِكَ وَانْشُرْهَا عَلَيْنَا مِنْ خَزَائِنِ
رَحْمَتِكَ وَاحْمِلْنَا بِهَا حَمْلَ الْكَرَامَةِ مَعَ السَّلَامَةِ وَ
الْعَافِيَةِ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ
شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ
تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ۝ ہفت بار بگوید یَا وَهَّابُ
چہاردہ بار بگوید اَللّٰهُمَّ يَسِّرْ لَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَةِ لِقُلُوْبِنَا
وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَةِ وَالْعَافِيَةِ فِيْ دِيْنِنَا وَدُنْيَانَا
وَكُنْ لَنَا صَاحِبًا فِيْ سَفَرِنَا وَخَلِيْفَةً فِيْ اَهْلِنَا ۳ بار بگوید
وَاطْمِسْ عَلٰى وُجُوْهِ اَعْدَآئِنَا وَامْسَخْهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ

Marfat.com

فَلَا يَسْتَطِيعُونَ الْمُضِيَّ وَلَا الْمُجِيَّ اِلَيْنَا وَلَوْ نَشَاءُ
لَطَمَسْنَا عَلٰى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُونَ ۝
وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا
مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُونَ ۝ يٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝
اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝
تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ
اٰبَاؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ اِنَّا جَعَلْنَا فِيْ
اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِيَ اِلَى الْاَذْقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ۝
وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا
فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ ۝ شَاهَتِ الْوُجُوْهُ [۱]
[۳ بار بگوید] وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ ۝ وَقَدْ خَابَ
مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ۝ طٰسٓ ۝ طٰسٓمٓ ۝ حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝
مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ۝
حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ حٰمٓ رُفِعَتْ
[پیش روی / راست / چپ / پیش / پس / بالا / پست]
بِاَمْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى كُلُّ بَلَاءٍ وَّقَضَاءٍ يَّجِيْءُ
مِنْ هٰذِهِ الْجِهَاتِ السِّتِّ تَاْمَنُ بِاِذْنِ اللّٰهِ
تَعَالٰى مِنْ جَمِيْعِ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ اَللّٰهُمَّ لَا
تَقْتُلْنِيْ بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنِيْ بِعَذَابِكَ وَعَافِنِيْ
قَبْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَاخِذْنَا بِسُوْءِ اَعْمَالِنَا وَلَا
تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا وَكُفَّ اَيْدِي الظَّالِمِيْنَ
عَنَّا يَا حَفِيْظُ احْفَظْنَا بِكُلِّ اٰيَاتِكَ وَرِعَايَتِكَ
وَيَسِّرْ اُمُوْرَنَا وَحَصِّلْ مُرَادَنَا وَاشْفِنَا وَاشْفِ مَرْضَانَا
وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا وَاَهْلِكْ اَعْدَاءَنَا يَا اَقْدَرَ
الْقَادِرِيْنَ ۝ حٰمٓ حُمَّ الْاَمْرُ وَجَاءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا

[۱] بعض نسخوں میں اللّٰهم لا تقتلنی سے پہلے یا اقدر القادرین بھی ہے ۱۲

Marfat.com

لَا يُنْصَرُوْنَ ۝ حٰمٓ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ
الْعَلِيْمِ ۝ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ
الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ط لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ط
بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ ۝ سَقْفُنَا
كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ عٓسٓقٓ ۝ حِمَايَتُنَا
فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ سِتْرُ
الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا
بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يُقْدَرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۝
بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ۝ سہ بار بگوید فَاللّٰهُ
خَيْرٌ حٰفِظًا ط وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ سہ بار بگوید اِنَّ
وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ۝
حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ
رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ۝ ہفت بار بگوید بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ
لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ سہ بار بگوید وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۝ سہ بار بگوید ۔

ختم شد حزب البحر

اختتام

يَا اَللّٰهُ يَا نُوْرُ يَا حَقُّ يَا مُبِيْنُ اَكْسِنِيْ مِنْ نُّوْرِكَ
وَعَلِّمْنِيْ مِنْ عِلْمِكَ وَفَهِّمْنِيْ عَنْكَ وَاَسْمِعْنِيْ
مِنْكَ وَاَبْصِرْنِيْ بِكَ وَاَقِمْنِيْ بِشُهُوْدِكَ وَعَرِّفْنِي
الطَّرِيْقَ اِلَيْكَ وَهَوِّنْهَا عَلَيَّ بِفَضْلِكَ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يَا سَمِيْعُ يَا عَلِيْمُ
يَا حَلِيْمُ يَا عَلِيُّ يَا عَظِيْمُ اِسْمَعْ دُعَائِيْ بِخَصَائِصِ

[1] انگشتان کشادہ کند ۱۲ [2] انگشتان دست چپ بند کند ۱۲ [3] انگشتان کشادہ کند ۱۲

Marfat.com

لُطفِكَ اَمِينُ اَمِينُ اَمِينُ ۳ بار بگوید و دست بر زمین زند ۳ بار لیکن از
دستِ راست انگشت سبابہ استادہ دارد۔ اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ
التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۳ مرتبہ بگوید يَا عَظِيمَ
السُّلْطَانِ يَا قَدِيمَ الْاِحْسَانِ يَا دَائِمَ النِّعَمِ
يَا بَاسِطَ الرِّزْقِ يَا وَاسِعَ الْعَطَايَا يَا دَافِعَ الْبَلَايَا
يَا حَاضِرًا لَيْسَ بِغَائِبٍ يَا مَوْجُودًا عِنْدَ الشَّدَائِدِ
يَا خَفِيَّ اللُّطْفِ يَا لَطِيفَ الصُّنْعِ يَا حَلِيمًا لَا يَعْجِلُ
اِقْضِ حَاجَتِي بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝
اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوذُ بِاسْمِكَ الْمَخْزُونِ الْمَكْنُونِ
السَّلَامِ الْمُنَزَّلِ الْمُقَدَّسِ الْقُدُّوسِ الْمُطَهَّرِ الطَّاهِرِ
يَا دَهْرُ يَا دَيْهُورُ يَا دَيْهَارُ يَا اَزَلُ يَا اَبَدُ يَا مَنْ
لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ
يَا مَنْ لَمْ يَزَلْ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا هُوَ يَا مَنْ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يَا مَنْ لَمْ يَعْلَمْ مَا هُوَ اِلَّا هُوَ يَا
كَانُ يَا كَيْنَانُ يَا رُوحُ يَا كَائِنُ قَبْلَ كُلِّ
كَوْنٍ يَا كَائِنُ بَعْدَ كُلِّ كَوْنٍ اَهْيَا اَشْرَ اَهْيَا
اَذُونِي اَصْبَاؤُتُ يَا مُجَلِّيَ عَظَائِمِ الْاُمُورِ سُبْحَانَكَ
عَلٰى حِلْمِكَ بَعْدَ عِلْمِكَ سُبْحَانَكَ عَلٰى عَفْوِكَ بَعْدَ
قُدْرَتِكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝ لَيْسَ
كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا
اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيمَ فِي الْعٰلَمِينَ ۝ اِنَّكَ
حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

ختم شد

Marfat.com

توضیح اشارات حزب البحر

جبکہ سَخِّرْ لَنَا هٰذَا الْبَحْرَ پر پہنچے اپنے مطلب کی طرف اشارہ کرے اور کٓهٰیٰعٓصٓ کو تین بار تکرار کرے اور ہر بار مقابل ہر حرف کے داہنے ہاتھ کی انگلیوں کو باندھے اور کھولے اور کشائش مطالب کا خیال دل میں رکھے۔ طریقہ بند کرنے کا یہ ہے کہ خنصر دست راست یعنی چھوٹی انگلی دائیں ہاتھ کی ك پر اور ھ پر بنصر اور ی پر وسطے اور ع پر شہادت یعنی سبابہ اور ص پر ابہام یعنی انگوٹھا بند کرے اسی صورت سے دوسرے کٓهٰیٰعٓصٓ پر ہر ایک کھولے اور تیسرے کٓهٰیٰعٓصٓ پر بموجب طریقہ اوّل پھر بند کرے یہاں تک کہ اُنْصُرْنَا پر پہنچے اس پر پہلی اُنگلی وَافْتَحْ لَنَا پر دوسری وَاغْفِرْ لَنَا پر تیسری وَارْحَمْنَا پر چوتھی وَارْزُقْنَا پر پانچویں جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا کھولتا جاوے رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا تا خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ کو سات بار پڑھے پھر اسم مبارک يَا وَهَّابُ چودہ بار تکرار کرے وَاطْمِسْ سے لَا يَرْجِعُوْنَ تک دشمنوں اور شیطانوں وغیرہ کو خیال میں لا کر داہنے ہاتھ سے ان کی طرف اشارہ کرے شَاهَتِ الْوُجُوْهُ کو تین مرتبہ پڑھے اور ہر بار دست راست کو زمین پر مارے اور دشمنوں کی ہلاکی کا تصور کرے اور پہلے حٰمٓ کو پڑھ کر دائیں طرف دوسرے کو بائیں طرف تیسرے کو آگے چوتھے کو پیچھے پانچویں کو اوپر آسمان کی طرف چھٹے کو نیچے زمین کی طرف دم کرے ساتویں حٰمٓ کو جب پڑھے اپنے ہاتھوں پر دم کرے اور تمام بدن پر جہاں تک ہاتھ پہنچیں پھیرے بعد اس کے جب کٓهٰیٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا پر پہنچے ہر حرف کے مقابل سیدھے ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے كِفَايَتُنَا کو پڑھے اور اسی طرح مقابل ہر حرف حٰمٓ عٓسٓقٓ کے بائیں ہاتھ کی انگلیاں بند کر کے حِمَايَتُنَا کو کہے یہاں تک کہ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ پڑھ کر کھول دے۔

بعد ازاں ان کلمات کو تین تین بار تکرار کرے وہ یہ ہیں فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ اور اِنَّ وَلِيِّيَ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ٥ اور حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ٥ سات بار پڑھنا چاہیے۔

Marfat.com

پھر بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَ لَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝ اور وَلَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ کو تین تین بار تکرار کرے۔ پھر اٰمِیْن کو تین مرتبہ تکرار کرے اور ہر مرتبہ ہاتھ زمین پر مارے لیکن بائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی کو کھڑا رکھے اور قبولیت دعا کا اُمیدوار رہے۔ اس بزرگوار دعا کے اور بہت سے خواص اور برکات ہیں۔ مگر بخوف طوالت درج کتاب ہذا نہیں کیے گئے۔

حضرت قبلہ قدس سرّہٗ کی بعض تحریراتِ دستخطی کی نقل

آپ کی صدہا تحریریں دربارۂ مسائل شریعت وحقائق طریقت جو اہلِ اخلاص وقتاً فوقتاً بطور یادداشت یا بطور تبرک عرض کر کے لکھا لیتے تھے یا حضور انور خود اپنی مہربانی سے لکھ کر عنایت فرماتے تھے اہلِ محبت کے پاس موجود ہیں۔ چند اُن میں سے جو طریقت کے متعلق ہیں اور خاکسار کو دستیاب ہوئیں افادۂ سالکین کے واسطے اس کتاب میں نقل کی جاتی ہیں۔

۱۔ طریق مشغولی بذکر

طریق مشغولی بذکر حق سبحانہ باتوجہ بلطائف سبعہ دراں حرکت ذکر پیدا شود ایں ست کہ اول بیست پنج (۲۵) بار استغفار بخواند باز بارواح طیبہ بزرگان علیہم الرحمۃ فاتحہ بخواند و بواسطہ آنہا جناب الٰہی التجا وطلب فیض محبت ومعرفت کند وصورت شخصے کہ از وتلقین یافتہ باشد بار و برو حاضر نماید۔ اول از لطیفہ قلب کہ زیر پستانِ چپ بطرف سینہ فاصلہ دو انگشت مائل بہ پہلو راست ذکر کند۔ مفہوم اسم مبارک اَللّٰہُ تعالےٰ کہ ذاتی ست بیچون سبحانہ در لحاظ داشتہ نگہداشت خواطر گذاشتہ و آیندہ توجہ بقلب کردہ و توجہ دل بہمان مفہوم مقدس داشتہ خیال اسم مبارک اَللّٰہُ اَللّٰہُ بگوید ہرگاہ حرکت در دل پیدا شود باز از لطیفہ روح کہ محل آن زیر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت ست متوجہ شدہ بزبان خیال ذکر کند باز از لطیفہ سر کہ محل آن برابر پستانِ چپ سینہ بفاصلہ دو انگشت ست باز از لطیفہ خفی کہ محل آن برابر پستانِ راست بفاصلہ دو انگشت ست بطرف سینہ باز از لطیفہ اخفی کہ محل آن در عین وسط سینہ است باز از لطیفہ نفس کہ محل آن در پیشانی ست ذکر نماید باز از لطیفہ قلب توجہ بطرف تمام نمودہ بزبان خیال اَللّٰہُ اَللّٰہُ بگوید تاکہ حرکت در لطیفہ قالب ظاہر گردد دوئم ذکر نفی و اثبات ست

زبان بکام چسپانیدہ بزبان خیال کلمہ لَآ از ناف تا دماغ و کلمہ اِلٰہَ تا بدوش راست و کلمہ اِلَّا اللّٰہُ بر دل ضرب نماید بطوریکے کہ گذر ایں کلمہ بر لطائف خمسہ افتد و معنے کلمہ طیبہ نیست ہیچ مقصود بجز ذات پاک در لحاظ دارد و در ذکر نفی و اثبات اگر حصر نفس نماید مفید باشد در گفتن ذکر نفی و اثبات رعایت عدد طاق کند و بعد چند مرتبہ بگوید مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ ونفس بسیار بند نکند تا خفقان نشود بعد گفتن چند بار ذکر اسم ذات باشد یا نفی و اثبات در خیال خود بگوید خداوندا مقصود توئی و رضائے تو محبت و معرفت خود بدہ این ہر دو ذکر خفیہ معمول ست ہر گاہ کیفیتے پیدا شود آن کیفیت نگاہ دارد و اگر مستور شود باز ذکر کند تا کیفیت ملکہ شود ۔ گفتہ اند کہ طریق وصول اِلَی اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ سہ است یکے ذکر بشرائط آن دوم مراقبہ و آن توجہ فیاض ہست و انتظارِ فیض و نگہداشت خواطر سوم التزام صحبت شخصے کہ از صحبت او جمعیت و توجہ دست دہد و کیفیتے کہ از و رسیدہ است نگہداشت بتصور در نگاہ باید داشت ۔ گفتہ کہ ذکر توجہ بمبدۂ فیاض و توجہ بقلب و نگہداشت صورت آن بزرگ ہر سہ امر در ہر وقت و لحظہ باید نمود و بے خطرگی یا کم خطرگی تا بچہار گھڑی مراقبہ مفید کند وَ هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ او تعالےٰ در لحاظ داشتہ ذکر کردہ باشد اسمِ ذات بجاذبۂ اقرب و نفی و اثبات برائے نفی خواطر و آرزوہائے مفید و محض توجہ بدل بحضرت حق سبحانہ و استغراق و بے خودی و سکر می آرد و در مراقبہ معیت نسبت توحید وجودی و گرمی و ذوق و شوق و استغراق و بے خودی و دیگر حالات پیدا شود انشاء اللہ تعالےٰ و تلاوت قرآن مجید و درود و استغفار و کلمہ تمجید و کلمہ توحید و سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ و نماز تہجد و اشراق و چاشت و بعد از نماز مغرب نوافل این اوراد ممد جمعیت و نسبتِ باطن می شود و آن توجہ الی اللہ است بانکسار تمام و صبر و قناعت و رضا و تسلیم و تفویض و توکل و عفو و صفح و سکوت و دوام ذکر و توجہ از اسباب قرب است ۔ ع

تا یار کرا خواہد و میلش بکہ باشد

بعد حصول کیفیات نسبت مراقبہ اقربیت و معیت و مراقبہ مسمے الباطن و مراقبہ ذات بحت معرّی عن جمیع الشیون و دیگر مراقبات اگر ارادہ الٰہی باشد سبحانہ پیش خواہد آمد و طریقہ بزرگان احمدی ہمیں مراقبات است فقط ۔

Marfat.com

۲- خلاصہ بیان سلوک مجددیہ و مقاماتِ باطنی

باید کہ راہِ ملاقات اہلِ دنیا مہما امکن بر بندند و بزاویہ نامرادی خو کنند و حلاوت چند روزہ در تحصیل زادِ آخرت مصروف دارند و سائر امور بحضرت حق جل و علا بسپارند رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ○ و اگر طبیعت شوقِ صحرا کند بسیر صحرا بر آیند بالجملہ ہر کجا خود نباشی آنجا باش وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى والتزم متابعۃ المصطفٰی صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم

معلوم باد کہ لطائف سبعہ اند قلب و روح و سرّ و خفی و اخفٰی و نفس و قالب این جملہ را ولایت صغریٰ گویند و ہر سہ دوائر نفس و قوس را ولایت کبریٰ گویند و ازیں مقام تا انتہا مراقبہ معبودیت صرفہ کہ ختم سلوک طریقہ اینقہ مجددیہ است ولایت علیا خوانند (۱) مراقبہ حضور اعنی اَللّٰہُ حَاضِرِی آن ذات پاک کہ وصف او احدیت صرفہ است فیض آن بر لطیفہ قلب فَاِنَّ اللّٰہَ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ

(۲) مراقبہ معیت اعنی اَللّٰہُ مَعِیْ - وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ آن ذات پاک کہ وصف او معیت بیچون و چگون ست فیض آن بر لطیفہ قلب می آید -

(۳) مراقبہ اقربیت نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ط آن ذات پاک کہ از من بمن نزدیک تر ست فیض او بر دائرہ سافلہ نفس می آید -

(۴) مراقبہ محبتِ عامہ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗ آن ذات پاک کہ وصف او محبت ست فیض آن بر دائرہ عالیہ نفس می آید - (۵) مراقبہ مسمے الباطن آن ذاتِ پاک مسمے الباطن ست فیض آن بر عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک می آید -

(۶) مراقبہ کمالات نبوت آن ذات پاک معری عن جمیع الاعتبارات السابقۃ کہ کمالاتِ نبوت ناشی از وست فیض آن بر عناصر خاک می آید - (۷) مراقبہ کمالاتِ رسالت - آن ذات پاک کہ کمالاتِ رسالت ناشی از وست فیض آن بر ہیئت وحدانی می آید و علیٰ ہذا القیاس - (۸) مراقبہ کمالات اولوالعزم یعنی آن ذات پاک کہ کمالات اولوالعزم ناشی از وست تا آخر - (۹) مراقبہ حقیقت ابراہیمی آن ذات پاک کہ حقیقت ابراہیمی ناشی از وست فیض آن بر ہیئت وحدانی می آید و قس علیٰ ہذا - (۱۰) مراقبہ حقیقت موسوی کہ عبارت از محبت ذاتی ست فیض آن الخ

Marfat.com

(۱۱) مراقبہ حقیقت محمدی کہ عبارت از محبوبیت ذاتی است الخ و (۱۲) مراقبہ حقیقت احمدی کہ عبارت از محبت و محبوبیت ممتزجہ است الخ (۱۳) مراقبہ حب صرفہ آن ذات پاک کہ منشأ حقائق سابقہ است فیض آن بر ہیئت وحدانی می آید۔ (۱۴) مراقبہ حقیقت کعبۃ اللہ صفت او ست و عبارت از حقیقت ذکر ناشی او سبحانہ است فیض آن بر ہیئت وحدانی می آید و برہمیں قیاس است (۱۵) مراقبہ حقیقت القرآن کہ عبارت از مبدء وسعت بیچونی تعالیٰ و تقدس است (۱۶) و مراقبہ حقیقت صلوٰۃ کہ عبارت از کمال وسعت بیچونی حضرت ذات پاک است (۱۷) مراقبہ معبودیت صرفہ کہ عبارت از معبودیت صرفہ مطلقہ است و ختم سلوک طریقہ انیقہ مجددیہ بر آن است تمام شد خلاصہ علم باطن و سلوک مجددیہ رزق اللہ لی ولکم حلاوتہ وذوقہ۔

۳-طریق توجہ دادن پیر بمریدان و تعریف آن

التوجہ انعکاس الباطن وانصبابہا فیہ فی بواطن المریدین وقلوبہم ومعمول اینست کہ شب روز توجہ القائی ذکر بہر یک لطیفہ می نمایند بعون اللہ تعالیٰ ہمہ لطائف ذاکر می گردند و بہمیں طریق القاء انوار ہر مقام الی ماشاء اللہ تعالیٰ می نمایند و بوقت توجہ نمودن متوجہ بہ پیران کبار باشند و بواسطہ آنہا از جناب الٰہی فتح ابواب طلب خواہند گاہے صورت خود صورت مرشد تصور کردہ توجہ می نمایند و گاہے خود را معدوم ساختہ بجائے حضرت پیر پیران و خواجہ خواجگان خواجہ شاہ نقشبند صاحب یا حضرت مجدد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہما دانستہ القائی نسبت مے فرمایند و توجہ برائے کشف آنست کہ انوار قلب بچشم سالکان القا نمایند و طریق توجہ برائے ازالہ مرض آنست کہ فاتحہ بارواح طیبہ حضرات پیران کبار نقشبندیہ قدس سرہم خواندہ یکصد و ہفت بار اسم یا شافی خواندہ متوجہ با نوار فیوض این اسم مبارک گردد و فتنیکہ انوار فیوض اسم مبارک مذکور فائز شود توجہ بازالہ مرض نماید فقط۔

۴ مسئلہ استعانت از اولیاء اللہ

سوال: استعانت از اہل قبور جائز است یا نہ؟
جواب: استمداد از اہل قبور باتفاق اکثر علماء عظام و صوفیہ کرام جائز است و نزد اہل کشف از اجلی بدیہیات بلکہ موجب فیوضات است کیف لا وقد وقع فی الحدیث الصحیح اذا انفلتت دابۃ احدکم فلیقل یا عباد اللہ اعینونی قال العلی القاری فی شرحہ المراد من عباد اللہ الابدال و ارواح الکمال و قال

حسان شاعر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ؎

رسول اللہ ضاق بی الفضاء وجل الخطب وانقطع الرجاء

وقال الغوث الاعظم رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا

یا حبیب الالہ خذ بیدی مالعجزی سواک مستندی

کن رحیماً لذلتی واشفع یا شفیع الوری الی الصمد

شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی در تفسیر عزیزی در ذیل آیت ایاک نستعین می نویسند استعانت از غیر بوجہیکہ اعتماد بران غیر باشد حرام است و اگر او را محض مظہر عون الٰہی داند حرام نیست و اولیا بدین نوع استعانت نمودہ اند انتہی و جائے دیگر مے فرمایند۔ و بعضے از خواص اولیاء اللہ کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ اند درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ باین سمت نمے گردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از آنہا مے نمایند و ارباب حاجات در مطالب حل مشکلات خود از آنہا مے طلبند و مے یابند و زبان حال آنہا در آن وقت ہم مترنم باین مقالات است ؎

من بے آیم بجان گرتو آئی بتن ؛ ومولانا ثناء اللہ پانی پتی در تفسیر مظہری وغیرہ مے نویسند ارواح الکمل یمدون اولیاءہم ویدمرون علی اعداءہم۔ حضرت غوث اعظم در بعض کتب خود ارشاد فرمودہ اند من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ و قال العلی القاری فی شرحہ للمشکوٰۃ فی موضع آخر۔ الارواح الطیبۃ اذا تجردت عن العلائق الجسمانیۃ والتحقت بالملاء الاعلی تری الکل کالمشاہدۃ وھذا القدر یکفی للمنصف النبیل۔

نصیحت نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نصیحت میکنم بشنو اگر مرد مسلمانے

قال اللہ تعالیٰ ومن اصدق من اللہ قیلاً یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ولتنظر نفس ما قدمت لغد۔ یا ایھا الذین اٰمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحاً۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً یصلح لکم اعمالکم۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا ربکم واخشوا یوماً لا یجزی والد عن ولدہ ولا مولود ھو جاز عن والدہ شیئاً۔ وقال

Marfat.com

رسول صلی اللہ علیہ وسلم إن الدنیا خضرة وان اللہ مستخلفکم فیھا فناظر کیف تعملون **اما بعد** در حدیث صحیح واقع شدہ کہ الدین النصیحة لہٰذا احبا واخلاء را نصیحت کردہ مے شود کہ صلوٰة خمسہ یعنی نماز پنجگانہ را در اوقات مستحبہ ادا نمایند إنَّ الصَّلٰوة کانت علی المؤمنین کتابًا موقوتًا وجد وجہد نمایند کہ نماز بجماعت ادا کردہ شود قال اللہ تعالیٰ وارکعوا مع الراکعین وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰة الجماعة تفضل علی صلوٰة الفذ بسبع وعشرین درجة۔ اوقات را در ذکر وفکر مصروف دارند۔ نظر بر قدم وہوش در دم در طریقہ علیہ نقشبندیہ از واجبات است۔ دل ونظر را از ماسوی اللہ محفوظ باید داشت القلب عرش الرحمٰن والنظر الی الاجنبیة سھم مسموم من سھام ابلیس ؎

خوئی سگانست بہر سو نگاہ ۔۔۔ شیر برافگندہ رود در رہ براہ

قال اللہ تعالیٰ ولا تقربوا الزنا انہ کان فاحشةً ط وساء سبیلا ہ وقولہ تعالیٰ قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم ان اللہ خبیر بما یصنعون۔ وقال لقمان لابنہ یا بنیّ إمش خلف الاسد ولا تمش خلف امرءةٍ اجنبیةٍ وقال یوسفؑ علیہ السلام عند منازعة زلیخا ؎

ہمین ترسم کہ در روز قیامت ۔۔۔ کہ افتد بر گنہگاران غرامت
سزائے آن جفا کیشان نویسند ۔۔۔ مرا سر دفتر ایشان نویسند

پدر چون دور عمرش منقضی گشت ۔۔۔ مرا این یک نصیحت کرد بگذشت
کہ شہوت آتش است از وے بپرہیز ۔۔۔ بخود بر آتش دوزخ مکن تیز سعدیؒ

بہر گل شد رخ کردم سرخ دیدہ ۔۔۔ کنون از ہر مژہ خونم چکیدہ
نظر گر سعی در بے آبیم کرد ۔۔۔ سر اشک آبلے بروئے کارم آورد جامیؒ

نماز تہجد واشراق موجب ترقی درجات است۔ وفی الحدیث الایمان بضع وسبعون شعبةً افضلھا قول لا الٰہ الا اللہ وادناھا اماطة الاذی عن الطریق والحیاء شعبة من الایمان والحیاء ان لا یراک مولاک حیث نھاک۔ غرض کہ خود را پابند شریعت باید ساخت و از ہر دو ظاہر وباطن احتراز باید نمود رزاق مطلق حق تعالیٰ است ؎ مے ندہد کس تا ندہاند ترا ؂ اندکے گفتم پیش تو واز غم دل ترسیدم ؂ کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است ؂ والسلام وبہ تم الکلام۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فقرنامہ

الحمد للّٰہ سلام علی عبادہ الذین اصطفی و بعد فقد سألنی سائل بلسان الحال عن معنی الفقر فقلت مجیباً لہ ترک[1] الاثام والذکر[2] علی الدوام وقلۃ الطعام وقلۃ الکلام وقلۃ الاختلاط مع الانام و الصلوۃ باللیل والناس نیام۔ والصلوۃ بحضور القلب علی سید الانام فمن عمل بما حررنا فسیؤتیہ اللّٰہ اجرا عظیماً ومن نکث فقد خسر خسرانا مبینًا والسلام وبہ تم الکلام ۵ یہ نصیحت نامہ و فقرنامہ حضرت قبلہ نے پیر سلطان سکندر صاحب ساکن خوشاب کو بوقت اجازت لکھ کر عطا فرمایا تھا۔ پھر مولوی غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائی خاں نے ہردو کا سلیس ترجمہ ہندوستانی زبان میں کرکے طبع کرایا اور پیر بھائیوں میں تقسیم کیا۔

[1] یہ تخلیہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲

[2] یہ تحلیہ کی طرف اشارہ ہے ۱۲

حضرت قبلہ روحی فداہ کے بعض ملفوظات

ملفوظ ۱ ملخص و منقول از کتاب من سلوا مصنفہ مولوی محمد محبوب عالم صاحب سیہاوی مرحوم

حضرت ما مقتدائے ناس و عام
قبلۂ دین کعبۂ عالم تمام

بادشاہ ملک عرفان خدا
قطب عالم معدن فیض ھدے

ابلغ البلغاء وافصح ھر فصیح
راز دان حق چہ مخفی و صریح

اعلم العلماء اشرف ہر شریف
در زمان خویش ثانی بو حنیف

اوستاد ما و مخدوم جہان
فیض یاب از وے زمین و آسمان

حامی شرع رسول مجتبے
خواجۂ عالم غلام مرتضے

روزے اندر دست خود یک سیب داشت
کز زنخدان بتان صد زیب داشت

بندۂ چون ہجرت اوطان داشت
بیشتر سوئے وطن میلان داشت

از وداع موطن اصلیئے خویش
زردی رخ سیب آسا داشت بیش

دائما فرمودی آن آگاہ دل
پندھا بہر قرار آہ دل

گفتی ار خواهی کمال اے هوشمند　　باکشش صابر برد بار ایام چند

اندران روزے چو رفتم در جناب　　بهر استرشاد بنهادم کتاب

گفت مولانا همه علم و هنر　　اندرین یک سیب بینم سربسر

شش شروط آمد بشان مستفید　　بهر تحصیل کمال صد مرید

گر نباشد آن شش اندر خاطرش　　حاصلش نبود کمال از رهبرش

آن همه در ضمن سیب اینک تمام　　چشم معنی بین کشا اندر کلام

شرط اوّل آنکه دارد از سداد　　با مربی ربط حب و اعتقاد

شرط دوئم آنکه حرکات و سکون　　از اجازت پیر خود نارد برون

در ید غسّال چون مرده بود　　تا ز فیض پیر خود فائض شود

شرط سوئم اینکه باشد آن مرید　　از توجه جالب فیض مفید

دو دلی بگذاشته یک دل شود　　جانب آن قبلہ مستقبل شود

پخته گیرد دامن او را و بس　　چشم دل مائل نسازد سوئے کس

شرط چارم آنکه جام حرص دل　　بشکند بر سنگ دهلیز مدل

روز و شب در رشد خود شاغل بود　　ز اشتغال غیر دل غافل بود

شرط پنجم آنکه وقت ارشاد　　هرچه بروے میرسد از ابر و باد

حامل آن جمله شد تنها شود　　از غم و آسیب بے پروا شود

شرط ششم اینکه تا رشد کمال　　دامنش ندهد ز دست اتصال

چونکه کامل گشت از این اشتراط　　داشت با مرشد مکمل ارتباط

پس اگر خواهد که چون مرشد شود　　در خود تکمیل مسترشد شود

از خصائل و خلق و عادت پیر خود　　یک سر مو سر نه بیرون آورد

جان و جسم خود فنا فی الله کند　　شیشهٔ هستیٔ خود را بشکند

از سر نو صد ریاضت آورد　　تا ز شاخ مرشدیت برخورد

هم بشان پیر واجب دان سه چیز　　کان شروط رشد آمد اے عزیز

اوّل آن مرشد مهیا دارد آن　　که باو هست احتیاج طالبان

بلکه بخورد آنچه خود از نان و آب　　طالبان را زو کنند هم بهره یاب

Marfat.com

دومی شرط آنکه آن صاحب کرم در شریعت حق بود ثابت قدم
شرط سوئم آنکه از تکمیل شان یک نفس غفلت نیارد درمیان
فرق نارد در ضعیف و در قوی جمله یکسان چه فقیر و چه غنی
بعد ازین تمهید آن مولائے ما گلبن باغ شریعت مصطفےٰ
گفت بکشا چشم سوئے ما مضی پس ببین این سبب اندر دست ما
چونکه این سر رشد اصل خود است آفرینت اندر وجودش مرشد است
بین عجب کاری که پہلوئے خدا جملۂ شرط ارشاد آرد ادا
گر وزد باد و اگر باران شود رشتۂ وصلت ز مرشد نگسلد
روز و شب ماند بمرشد متصل منقطع گردد شود گر منفصل
صد کلوخ رنج بر سر مے خورد از تعلق رشتۂ خود نگسلد
[illegible] پیشش چو قلبی اعتقاد واسطه گردد برائے ارشاد
کودک آسا زان رگ نافش خدا میرساند هر زمان صد صد غذا
آن علاقه گر شود زو منقطع مے شود آن استفاضه مرتفع
صاف بوده از علائق غیر هم جان با و پیوسته دارد دمبدم
حرکتش با حرکت شجره شود نیز آرامش بآرامش بود
با چنین رنج و چنین ضرر و الم سرخ گردد چهرهٔ زردش بهم
بعد مدت خامگئ طبع وے پختگی حاصل کند اے خضر پے
آن مکمل باکمالش چون کند اولین بر روئے خاکش افگند
گو که آن پیرش وصیت میدهد چونکه دستار اجازت میدهد
کای تو گر خواہی مکمل مے شوی همچو من بر اوج عزت مے روی
دیگران هم نفع تو حاصل کنند خویش را از رشد تو کامل کنند
همچو من اول باین شرط کمال روئے خود بر خاک گرداں پائمال
از لذائذ جام حرص خود شکن حلۂ آرائش خود دور کن
پوستین سرخ در گور فنا خوردۂ مور و مگس کن در عبا
بر سر خود خاک افگن اے حزین روز و شب میخور حرارات زمین

Marfat.com

تا سحاب لطف و فضل کردگار ‌ ‌ بر سرت بارد بهنگام بهار
از هوائے سبزه آرائے خدا ‌ ‌ چون سلیمان مے خرامی بر هوا
صد هزاران مرغ داؤدی صدا ‌ ‌ بر تو جمع آیند صد رونق فزا
اندر آندم مرشد دگران شوی ‌ ‌ شجرۂ تکمیل را زان پس رسی
شاخ مقصودت کنون سر بر زند ‌ ‌ حق هزاران ثمره در دست افگند
لیک باشرطیکه هر چه از گرم و سرد ‌ ‌ ز ابر و باد و ژاله و آزار و درد
آنچه از کار قضا بر تو رسد ‌ ‌ پیش و پس هرگز نسازی پائے خود
این زمان متعارف عالم شوی ‌ ‌ در غور تکمیل غیر آندم شوی
بین دگر کارے که آن شجر علا ‌ ‌ جمله را یکسان رساند اغتذا
آن تری کز بیخ یزدانش دهد ‌ ‌ در دل طلباء خود یکسان نهد
روز و شب مسترشدانِ او هزار ‌ ‌ زو نمایند اخذ فیض بے شمار
چونکه از اخلاق و خوبیهائے خویش ‌ ‌ پختگی جسم و جان آرند پیش
در زمان اندک و ایام چند ‌ ‌ بر زنخدانِ بتان لب مے زنند
غل و غشش از نقد خود بیرون کنند ‌ ‌ کرخئ رخ همچون زر افزون کنند
بعض با تصدیع بسیار و گزند ‌ ‌ بعد مدتها باین رتبه رسند
بعضے از بدبختی خود زان همام ‌ ‌ منقطع گردیده مے مانند خام
آن وسیله فیض و تار اعتقاد ‌ ‌ بگسلد محروم ماند از رشاد
تا هنوز از فیض برخوردند و زود ‌ ‌ خویش را دانند کامل در وجود
زین سبب مردود از مرشد شوند ‌ ‌ رشته هائے استفاده بگسلند
بعضے از شومئے و استعداد بد ‌ ‌ دائما مانند نزد پیر خود
همچنان محروم مے مانند و خام ‌ ‌ همچو شاخ خشک غیر از زنگ فام
آن درخت سیب پرور را اگر ‌ ‌ صد صد آسیب زمان بخورد لبه
تیشۂ صرصر حلق خود خورد ‌ ‌ صد ضروب ژاله بر تن آورد
ور شود بادے و باران بهم ‌ ‌ ز استقامت بر ندارد یک قدم
دیگران را زیر سایه جا دهد ‌ ‌ خویش را در گرمئ خور مے نهد

Marfat.com

روز و شب با صحبتِ طلبائے خود — استقامت دارد اندر جائے خود
ہمچنین فرض ست بہر ہر مفیض — کو نہ ہم دارد دریغ از مستفیض
آنچہ از فیضان خود حاصل کند — مستفیضان را باو واصل کند
چونکہ از فیضان خود کامل کند — از جناب خویش پس فاصل کند
تاکہ رو بر موطن اصلی رود — گمرہان را ہمچو وے مرشد شود

ملفوظ (۲) ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت مرشد کی خدمت میں وظیفہ پڑھنا چاہیئے یا نہیں - فرمایا کہ مرشد کامل کے حضور میں کوئی وظیفہ اور ورد پڑھنا بے ادبی میں داخل ہے پیر کی خدمت میں صرف بیٹھنا ہی اعلےٰ درجہ کا وظیفہ ہے - پھر یہ شعر پڑھا ؎

یک زمانہ صحبتِ با اولیاء — بہتر از صد سال بدون در تقیٰ

پھر فرمایا کہ ہم جب للہ شریف جاتے ہیں تو سبحہ تسبیح گھر میں رکھ جاتے ہیں -

عادت شریف آپ اپنے پیر و مرشد اعلحضرت للٰہی کے حضور میں ایک عاجز درویش کی طرح نہایت ادب کے ساتھ حاضر ہوتے تھے اور بعد از مصافحہ بہ نیاز ادب پیچھے ہو کر بیٹھتے تھے - حاضر ہونے سے پہلے ہی عمامہ مبارک سر سے اتار کر صرف باریک ٹوپی سر پر رکھ لیتے تھے - للہ شریف جاتے وقت سواری کے گھوڑے کو بمقام ڈھوڈھی جہاں سے للہ شریف میل ڈیڑھ کے فاصلہ پر ہے چھوڑ کر باوجود فرطِ ضعف و لطافتِ جسم کے پیادہ پا للہ شریف لے جاتے تھے -

ملفوظ (۳) ارشاد فرمایا کہ جس قدر پرہیزگاری اور صلاحیت اور یادِ الٰہی زیادہ ہو اسی قدر چہرہ پر صفائی اور رونق آتی جاتی ہے - کوئی مصنوعی صفائی جو ظاہری کوششوں سے کی جاوے اس اصلی صفائی کا مقابلہ نہیں کر سکتی -

ملفوظ (۴) فرمایا کہ سلوک میں محبت شیخ کامل بڑی بھاری شرط ہے پھر مثنوی شریف کا یہ مصرع ؎ "از محبت مسہا زر مے شود" پڑھ کر خواجہ فریدالدین شکر گنج رح کی محبت کا قصہ کہ خواجہ صاحب کے پیر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی علیہ الرحمۃ ان کو حضرت خواجہ معین الدین علیہ الرحمۃ کی قدمبوسی کے واسطے ارشاد کرتے تھے اور وہ انہی کے پاؤں پر گرتے تھے - بیان فرمایا بعد ازاں ایاز کی محبت کے چند قصے سلطان محمود غزنوی کے ساتھ بطور مثال بیان فرمائے -

Marfat.com

ملفوظ (۵) ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ بد مذہب آدمی مثل وہابی نیچری رافضی کی صحبت میں بیٹھنا چاہیئے یا نہیں فرمایا کہ ہرگز نہیں بیٹھنا چاہیئے۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

صحبت بد راہ تبہ میکند دیگ سیہ جامہ سیہ میکند

سائل نے عرض کی کہ حضرت کیا صرف پاس بیٹھنے سے بھی تاثیر ہو جاتی ہے۔ فرمایا کہ کیا آگ کے پاس بیٹھنے سے اُس کی تاثیر نہیں ہوتی۔ سائل چپ ہو گیا۔

ملفوظ (٦) ایک دن حضور میں سماع اور جہر کا ذکر ہوا فرمایا کہ اگرچہ بعض طریقوں میں سماع اور جہر بھی وسائل تقرب قرار دئیے گئے ہیں مگر اس قدر افراط جو اب اُن میں ہو گیا ہے پہلے ہرگز نہ تھا۔ سماع بالمزامیر اور جہر مفرط جس سے ایذا پیدا ہو شریعت میں ممنوع ہیں اسی واسطے حضرت خواجہ شاہ نقشبند یہ علیہ الرحمۃ نے وقوفِ قلبی اور ذکرِ خفی کو اختیار فرمایا۔

عادت شریف آپ قرآن شریف زیادہ سنتے تھے اور بعض مواقع مثل عرس معراج شریف و عرس وفات وغیرہ پر نعت سرورِ کائنات بھی سن لیتے تھے مگر ایسے اشخاص سے جو سادہ لہجہ میں پڑھیں۔ اگر کوئی ایسی طرز سے پڑھنا شروع کرتا جس سے راگ کی بُو آتی یا ایسی طرز پیدا ہوتی جو معمولِ فساق ہے تو آپ اُس کو فوراً روک دیتے تھے فرمایا کہ اس معاملہ میں رفتہ رفتہ افراط ہو گیا ہے پہلے بزرگ صرف قرآن شریف کے سننے سے لذت حاصل کرتے تھے اور پیچھے بعض چند اشعار بھی سُن لیا کرتے تھے۔ پھر پیچھے زیادتی شروع ہو گئی جو علاوہ مخالفت شریعت مقتدایان خلق کے لیے بالکل نازیبا ہے۔

ملفوظ (۷) منقول از کتاب نور الابصار مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم (نظم)

گفت مرا مرشد عالی امم	نیمۂ راہ ست نظر بر قدم
سُرخ مکن دین بنا محرمان	بد نظری تیر سم آلودہ دان
سُرخیٔ چشمت بسیاہ و سپید	زردئے اوہست بروز امید
باشد اگر چشم نداری نگاہ	روئے تو چوں مردم دیدہ سیاہ
باعث شہوت بود اول نظر	تخم فساد است بجان و جگر
رفت مریدے بدر میرزا	چشم وے افتادہ برہ بر نساء
منظہر جانان بلب حق پرست	گفت کہ چشم تو زنا کردہ است
دین فرود آر بشہر و دیار	سگ نخز و شد چو نہ بلند شکار

Marfat.com

اشعار منقولہ میں مرشد عالی ہمم سے مراد حضرت قبلہ روحی فداہ ہیں اور میرزا سے مراد حضرت مرزا جانجانان دہلوی رحمۃ اللہ ہیں۔

عادت شریف آپ ہمیشہ نظر بر قدم اور نہایت آہستہ چلتے تھے و عباد الرحمٰن الذین یمشون علی الارض ھونًا کا نمونہ خوب نظر آتا تھا۔ بازاروں اور عام کوچوں سے گزرنا آپ کو نہایت شاق معلوم ہوتا تھا۔ جب کسی بازار سے گزرنے کا اتفاق ہوتا تو چہرہ مبارک ڈھانپ کر نہایت تیزی سے گزرتے اور ہرگز کسی طرف نظر نہ پھیرتے تھے۔

ملفوظ (۸) ایک دن اولیائے کرام کے کلمات کا ذکر آیا فرمایا سخن مردان نامردان را مرد کند و مردان را فرد کند و فردان را گرد کند۔ پھر یہ شعر زیب زبان فیض بیان فرمایا ؎

خاک مردان خدا باش کہ در کشتیٔ نوحؑ ہست خاکے کہ بآبے نخرد طوفان را

ملفوظ (۹) کوٹ بھائیخان ہیں مولوی غلام محمد صاحب نے عرض کی کہ حضرت میں رات کو ڈرتا ہوں جب سوتا ہوں خیالاتِ فاسدہ آنے لگتے ہیں۔ فرمایا کہ سات (۷) بار آیت الکرسی اور سات (۷) بار قل اعوذ برب الفلق اور سات (۷) بار قل اعوذ برب الناس پڑھ کر سونا چاہیئے۔

فائدہ برائے دفع خوف و خیالات فاسدہ

ملفوظ (۱۰) مولوی غلام محمد صاحب کوٹوی کو فرمایا کہ ایک شخص کا خط آیا ہے جس کے اخیر ہیں مرقوم ہے کہ (راقم الحروف بے وقوف) اس کا جواب لکھو اور بعد تحریر اسم [illegible] رعیہ مفروضہ یہ تحریر کرنا کہ آنچہ خود را بے وقوف نوشتہ اند عین وقوف نمودہ اند ؎

ہر کہ خود را [illegible] مرد آں بود۔

ملفوظ (۱۱) ایک دن حسد کا ذکر آیا فرمایا کہ ابو جہل کو ابو الحکم کہا کرتے تھے جب آنحضرت صلعم کے ساتھ حسد شروع کیا ابو جہل مشہور ہوگیا۔ پھر یہ شعر پڑھا ؎

بو الحکم نامش بدو بوجہل شد اے بسا کس از حسد نا اہل شد

پھر فرمایا کہ الحسد یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب پھر فرمایا جو کسی کے ساتھ محبت رکھے گا وہ اسی کے ساتھ ہو گا۔ المرء مع من احبّ۔

ملفوظ (۱۲) ایک دن ایک پیر زادہ داخل طریق ہوا اور عرض کی کہ طریقہ علیہ نقشبندیہ میں داخل

Marfat.com

ہونے سے کیا حاصل ہوتا ہے فرمایا کہ من دخلہ کان امنا۔

ملفوظ (۱۳) ملک شیر محمد خاں ٹوانا نے عرض کی کہ یزید اور اس کے اعوان کے حق میں کیا کہنا چاہیئے کیا اس کو لعنت ڈالنی چاہیئے یا نہیں۔ فرمایا کہ تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت ولکم ما کسبتم ولا تسئلون عما کانوا یعملون۔

ملفوظ (۱۴) منقول از مجموعہ ملفوظات فارسی جمع کردہ میاں اللہ دین صاحب خوشابی مقرب بارگاہ حضرت قبلہ روحی فداہ میفرمودند کہ مثل حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در اتباع سنت سنیہ و علو نظر در اسماء و صفات و ذات الٰہی سبحانہ و معارف دقیقہ صحیحہ کہ اصلاً مخالف شرع نیست و در این امت ہیچکس بنظر نمے آید حقائق ایشان مطابق انبیا است علیہم الصلوٰۃ والسلام۔ اولیا ازاں چہ در یابند بزرگے از حضرت سید عالم صلعم در مراقبہ پرسید کہ در حق مجدد چہ می فرمایند فرمودند کہ مارا چہار خلیفہ اند پنجم ایشان شیخ احمدؒ است و جناب مرزا جانجانان دہلوی رحمہ اللہ در عالم مکاشفہ از ان حضرت صلعم پرسیدند فرمودند کہ مثل ایشان در امت من دیگر کیست۔

ملفوظ (۱۵) ایک شخص کوٹ بھائیخان کا جو آپ کا مرید تھا ایک دن حاضر خدمت ہوا اور عرض کی کہ حضرت فلاں شخص مجھ کو ہمیشہ ایذا دیتا ہے براہ مہربانی کوئی کلام ارشاد فرمائی جاوے جس کے پڑھنے سے خدا تعالیٰ اس کو ہلاک فرماوے۔ فرمایا کہ اس شخص نے خوردسالی میں فقیر کو ایک دفعہ اپنے کاندھوں پر سوار کیا تھا۔ اب یہ لائق نہیں کہ فقیر کی طرف سے اس کو ایذا پہنچے پھر فرمایا کہ جو شخص کسی بزرگ کی کچھ بھی خدمت کرے خواہ کسی قسم کی ہو اس کو ضرور اس کا نفع پہنچ جاتا ہے خواہ اس جہان میں خواہ آخرت میں انشاء اللہ تعالیٰ بالکلیہ خالی ہرگز نہ رہے گا۔ پھر یہ آیت پڑھی فمن یعمل مثقال ذرۃ خیراً یرہ۔

ملفوظ (۱۶) فرمایا کہ سالک کو اکثر یہ دعا مانگنی چاہیئے اللھم اعطنی حبك وحب من یحبك وحب عمل یقربنی الیك پھر فرمایا کہ فقیر اکثر یہ دعا مانگتا ہے اللھم احرق قلبی بنار عشقك اور یہ کہ اللھم اذقنی حلاوتك اور یہ کہ اللھم اغفرلنا ولمن احبنا ولمن صلی خلفنا ولمن زارنا۔

ملفوظ (۱۷) ایک دن حضور اقدس میں بعض اولیاء اللہ کے اون کلمات کا ذکر آیا جو بظاہر منافی شریعت ہوتے ہیں فرمایا کہ اہل حال سے غلبہ حال کے وقت جو الفاظ و کلمات صادر ہو جاتے ہیں وہ اس میں سخت معذور ہوتے ہیں حضرت بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ نے ایکدفعہ جب

Marfat.com

حالت مستی غالب ہوئی فرمایا کہ سبحانی ما اعظم شانی جب ہوش میں آئے تو مریدوں نے عرض کی کہ آپ نے یہ کلمہ زبان سے نکالا تھا فرمایا کہ اگر پھر میں ایسا کلمہ زبان سے نکالوں تو مجھے تلوار سے مارنا۔ جب پھر حالت آئی تو پھر بھی کلمہ زبان سے نکلا۔ ہمنشین لوگ حسب فرمان آپ کے، آپ کو تلواروں سے مارنے لگے۔ لیکن جسم مبارک پر بقدر یک سر موئے زخم نہ ہوا جب ہوش میں آئے فرمایا کہ تم نے مجھے کیوں نہ مارا۔ انہوں نے عرض کی کہ حضرت مارا تو تھا لیکن تلواروں نے کوئی اثر آپ کے جسم مبارک پر نہیں کیا فرمایا کہ یہ سرِّ الٰہی ہے مولوی رومؒ نے فرمایا ہے کہ ؎

گفتۂ اُو گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ملفوظ (۱۸)

منقول از مجموعہ ملفوظات مؤلفۂ میاں اللہ دین صاحب خوشابی۔ روزے ذکر حضرت محبوب سبحانی سید شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہٗ درمیان آمد ارشاد فرمودند کہ حضرت غوث الثقلین سید عبد القادر جیلانیؓ بکمالاتِ عالیہ و کرامات جلیلہ دراین امت مرحومہ یکتا اند در وعظ ایشان قریب صد ہزار مردم حاضر میشدند کہ در آنہا علمائے و اتقیائے و صلحائے بکثرت می بودند و بہ سبب ازدحام خلق در صحرا رفتہ وعظ مے فرمودند آواز مبارک درگوش قریب و بعید یکساں مے رسید یکبار وعظ مے فرمودند کہ ابر تند غریدن گرفت و باران شروع گردید نظر بآسمان کردہ فرمودند کہ انا الجامع وانت المشتت یعنی من جمع میکنم و تو متفرق مے سازی ہمان وقت باران موقوف شد و ابر متفرق گردید۔ وقتے خضر علیہ السلام بر ہوا میگذشتند آواز بلند فرمودند کہ اے اسرائیلی بیا و کلام محمّدی بشنو۔ بعد فراغ از وعظ مے فرمودند کہ وجعلنا من القال الی الحال۔

ملفوظ (۱۹)

فرمایا کہ واصلان حق دو قسم ہیں ولی اللہ اور خلیفۃ اللہ شیوۂ ولی اللہ رضا بقضا ہے اور شیوۂ خلیفۃ اللہ کبھی رضا بقضا اور کبھی بر عایت خلق تصرف فی الامور ہوتا ہے پھر یہ عبارت پڑھی الولی ینصرو لا ینتصر والخلیفۃ ینصر و ینتصر اس کے بعد چند قصّے اس امر کے واضح کرنے کے واسطے اذکار انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام سے بیان فرما کر طالبین کو مستفیض فرمایا۔

ملفوظ (۲۰)

فرمایا کہ اولیاء اللہ پر دو قسم کے وقت آتے ہیں۔ ایک وقت بست اور دوسرا وسعت۔ بست کے وقت سکوت اور تحیر طبیعت پر غالب ہوتا ہے۔ اور وسعت کے وقت زبان کھل جاتی ہے ایسی ہی حالت ہیں بعض اولیاء اللہ سے کلمات تعلّی صادر ہوئے ہیں۔ جیسا کہ قصیدہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ وغیر ذالک حضرت یعقوب علیہ السلام کا مقولہ ؎

گہے بر طارم اعلیٰ نشینم گہے بر پشت پائے خود نہ بینم

Marfat.com

انہی ہر دو واقعات کی طرف اشارہ ہے بعد ازیں اولیاء کرام کے چند قصے ہر دو حالات کے بیان فرمائے -

ملفوظ (۲۱) منظوم

منقول از کتاب نور الابصار
مصنفہ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم

مرشد من تاج سر راستان — گفت شبے نزد من این داستان
بود یکے دزد شہ رہزنان — عمر ہمہ باختہ غارت کنان
پیر شد و طاقتِ دزدی نماند — قوم سوارق ز حریفان بخواند
گفت نہ خیزم ز زمین جز عصا — در من طاقتِ دزدی کجا
کردہ ام اندیشہ سر انجام کار — بو کہ بعیشم گذرد روزگار
بہ کہ بہم یار و موافق شویم — از وطن خود بمسافت رویم
پیش روم بفقیری لباس — وجد کنم رقص بمکر و قیاس
جائے کنم بر در شہر کلان — صومعہ سازم بمقام فلان
ہیچ نیارم سخنے بر لسان — تا نشناسند فریبم کسان
پس ز شما بہ کہ یک اعمے شود — چوب بہر سو زند و کج رود
پیش من آید بہزار انکسار — عرض دعائے کندم بار بار
سر بنہد در قدمم چند روز — دم کنمش با ز صد درد و سوز
چشم منور کند و خوش رود — شکر بسے گوید و خادم شود
در عقبش بازیکے از شما — عاجز و مفلوج شود دست و پا
چار کسانش بفریب و ہنر — پیش من آرند بدوش و بسر
چوں کنمش لمس بدست دعا — زود شود ثابت و قائم بپاء
پس چو شوم من بفقیری علم — یک ز شما آید و محبوس دم
مردہ بصورت بسر نعش خوار — گشتہ بدوش دو سہ دیگر سوار
نفخۂ قم چوں بدمش خود زنم — زود بخیزد کہ علامت ہمم
تا ہمہ گردیم بخلقت عزیز — شیخ شوم با ہمہ خدام نیز
عمر ہمہ قوم بعشرت بریم — دولتِ دنیا بہ تملق خوریم
گشتہ پسند ہمہ دزداں سخن — رفت سوئے بلدۂ دور از وطن

Marfat.com

ساخت مقامے بسرِ شاه راه — نعره زدے آه بشام و پگاه
آنهمه دزداں بوفا تاختند — آنچه بفرمود همان ساختند
گشت کرامات بخلق آشکار — شد سخنش در همه شهر و دیار
کرد رجوعش همه شاه و امیر — اہلِ جہاں گشت بدامن اسیر
بیعت کاذب بمریداں گرفت — شیوۀ ظاهر چو سعیداں گرفت
هیچ ندانست ز علم سداد — نام خداداد همه را بیاد
بعض مریداں زره اعتقاد — جهد نمودند بصد انقیاد
نام خدا کرد اثر در دلاں — زاهد و شب خیز شد آں مقبلاں
دو سه ازاں قوم بکشف و شهود — گشته مشرف بفناء وجود
کرد یکے کشف باحوال پیر — هیچ ندانست اثر در ضمیر
گفت دگر نسبت او عالی است — دانشِ ما از شرفش خالی است
رفت حکایت بر دزد فگار — آه زد و نعره بنالید زار
گفت فرو پیش مریداں راه — دزد سیاه کارمنم روسیاه
نام فقیری همه مکر و دغا است — کشف و کرامات فریب و ریا است
گشت نهاں گرگ نه چرم گور — نور بدیگر چه دهد چشم کور
جمله مریداں شده آگاه راز — کرد بدرگاه الهی نیاز
کاے صمد داور آمرزگار — رحمت تو بحرِ عجب بے کنار
ما همه رفتیم بدیر از تو دور — تو بدر کعبه رساندی حضور
حیف چنیں غرق گنه پیر ما — رهبر ما گمره و ما رهنما
دامن ستاریٔ خود کن دراز — بخش گناه همه آں حیله ساز
گشت تمنائے مریداں قبول — رحمتِ حق کرد بجائش نزول
ظلمتِ عصیاں ز دلش دور شد — یافته تو به همگی نور شد
صحبتِ یاران صفا اعتقاد — بر رخ دزداں ره توبه کشاد
صحبتِ نیکاں بود اکسیرِ جان — خاک دهد بوئے گل از بوستان
عالم اگر هست مرادت وصول — توبه کن از مجلس هر بوالفضول

Marfat.com

صحبتِ نیکاں بمحبّت گزین　　　گفت نبیؐ باش مع الذاکرین

ملفوظ (۲۲) ایک سالک کے مصائب ایام سے شکایت کرنے پر فرمایا کہ اس راستہ میں تکالیف کا سامنا بہت ہوتا ہے صبر اور استقامت سے کام لینا چاہیئے
پھر فرمایا کہ عشق جانبازی است نہ طفلبازی۔ پھر یہ آیت پڑھی ام حسبتم ان تدخلوا الجنّة ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضرّآء وزلزلوا حتّی یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متٰی نصر اللہ الا انّ نصر اللہ قریب۔ پھر فرمایا کہ ایک دن حضرت موسیٰ علیہ السلام ذاتِ الٰہی کے ساتھ کلام کرنے کے واسطے کوہِ طور کی طرف تشریف لے جا رہے تھے راستہ میں ایک ولی اللہ کو دیکھا کہ زنجیر گردن میں اور پاؤں محکم باندھے ہوئے کوز پشت پڑا ہوا ہے جب اس نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا کہا کہ اے حضرت موسیٰ علیہ السلام جنابِ الٰہی میں میرا سلام عرض کر کے کہنا کہ اے الٰہی اگر تو زمین کو میرے نیچے اور آسمان کو میرے اُوپر کر کے مجھ کو ان کے درمیان چکی کی طرح پیسے تو پھر بھی میں یکسر مو تیرے حکم سے مونہہ نہ پھیروں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس کا پیغام پہنچایا۔ حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے فرمایا کہ نعم العبد یعنے بہت اچھا بندہ ہے ہماری آزمائش میں پورا آیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کچھ جراُت کی۔ حق سبحانہ وتعالیٰ کی جناب سے ارشاد ہوُا کہ اے موسیٰؑ اس ہماری جلالیت میں ہزارہا راز پوشیدہ ہیں۔

ملفوظ (۲۳) فرمایا کہ جس شخص نے ہزار درود شریف کا پڑھا ہو جب فقیر کے پاس آوے تو اُس کے ماتھے پر نظر کرنے سے فوراً معلوم ہو جاتا ہے گویا اس کے ماتھے پر لکھا گیا ہے علیٰ ہذا القیاس جس شخص نے اسم ذات پڑھا ہو یا نفی اثبات کا ذکر کیا ہو اسکی پیشانی سے ظاہر معلوم ہوتا ہے

ملفوظ (۲۴) ایک مولوی صاحب نے عرض کی کہ کسی شخص نے فلاں کلام مجھے مسخرات کے واسطے بتائی تھی۔ اس کے کہنے کے مطابق پڑھتا ہوں مگر کوئی فائدہ مرتب نہیں ہوتا فرمایا کہ

تو بندگی چو گدایاں بشرطِ مزد مکن　　　کہ خواجہ خود روشِ بندہ پروری داند

ملفوظ (۲۵) ایک دن ایک خادم نے عدمِ ظہور فائدہ باطن کی شکایت کی فرمایا کہ ایک شخص نے اپنے پیر کی طرف خط لکھا کہ بڑی مدت سے آپکی بیعت کی ہے مگر کچھ فائدہ ظاہر نہیں ہوُا۔ پیر صاحب نے اس کے جواب میں یہ شعر پڑھا ے رنگن چڑی سوّل دی مولی لایا لاگ ٭ کپڑے رنگے انہاندے جنہاندے متھے بھاگ۔
پھر فرمایا کہ کثرتِ ذکر اور مجاہدہ سے فائدہ ظہور میں آجاتا ہے۔

Marfat.com

ملفوظ (۲۶) منقول از مجموعہ ملفوظات میاں اللہ دین صاحب عمشابی فرمودند کہ بزرگی کامل در شہرے بیمار مردمان بکثرت برائے زیارت دویدند عالمے متبحر در آں شہر بود روی خلق کثیر بسوئے بزرگ دیدہ در دل خیال کرد کہ من چندین علم خواندہ ام ہیچ کس نزد من نیاید دریں فقیر چہ کمال است کہ خلق کثیر رو بسوئے او آوردہ است آخر خود نیز بزیارت بزرگ رفت و ہمیں تذکرہ شروع کرد کہ من چندین علم دارم چہ سبب است کہ مردماں نزد من نیایند و نزد شما ہجوم دارند بزرگ فرمود کہ روغن سیاہ و آب باہم تذکرہ کردند آب گفت کہ خلق را از من فایدہ کثیر میرسد چہ سبب است کہ چوں در چراغ اندازند یک لمحہ روشن نمے شود بلکہ اگر روشن باشد تا ہم مے میرد و تو چوں دراں روی روشن گردد روغن جواب داد کہ تو ہیچ رنجے ندیدی و من بہ تکلیفہائے شاقہ بایں مرتبہ دیدہ ام اوّلاً مرا در زمین بکاشتند بعدہ باآہن بریدند بعد کوفتہ پراگندہ کردند بعدہ در اسباب کشید روغن انداختہ شدیم در آسیا تصادم بے انداز بر من رفت پس بایں مقبولیّت رسیدم کہ عالم از من روشن مے شود۔ آں عالم را جواب پسند آمد و فہمید کہ بجز مجاہدات و تکلیفات شاقہ رتبہ مقبولیّت حاصل نمے گردد۔

ملفوظ (۲۷) ایک دن حالتِ انکسار میں فرمایا کہ حضرت مجدد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ فقیر چوں خود را از کافر فرنگ بدتر نہ پندارد فقیری بروے حرام است پھر فرمایا کہ ایک مجذوب نے اپنی جدہ صاحبہ کے حق میں گستاخی کی جس سے وہ رنجیدہ خاطر ہوئیں۔ مجذوب نے ایک کُتی کا بچہ پکڑ کر اُن کی خدمت میں آیا انہوں نے پوچھا کہ اسے کیوں لایا ہے کہا کہ آپ کی خدمت میں بطور شفیع لایا ہوں ان کی طبیعت میں زیادہ رنجش ہوئی عرض کی کہ شفیع آدمی اس کو لاتا ہے جس کو اپنے آپ سے بہتر سمجھتا ہے یہ مجھ سے اچھا ہے اس واسطے اس کو لایا ہوں۔ انہوں نے مجذوب کا انکسار دیکھ کر گناہ اُس کا معاف کر دیا۔

ملفوظ (۲۸) والد ماجد نے عرض کی کہ ایک حاکم سخت طبع کے پیش ہونا ہے جس کے شر کا نہایت اندیشہ ہے فرمایا کہ سورہ لِایلٰفِ قُرَیْشٍ ایک سو گیارہ دفعہ اور اسم مبارک یَا سَلَامُ ایک سو دفعہ اور اسم اعظم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ گیارہ دفعہ پڑھ کر اپنے وجود پر دم کر لینا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے شر سے محفوظ رہیں گے۔

ملفوظ (۲۹) ایک شخص نے عرض کی کہ یا حضرت کیا تصوف اور شریعت آپس میں مغائر ہیں فرمایا ہرگز نہیں یہ خیال سخت غلط ہے تصوّف اور سلوک مغزِ شریعت ہے جو لوگ مغائر سمجھتے ہیں وہ حقیقت شریعت اور تصوف سے بالکل بے بہرہ ہیں۔

ملفوظ (۳۰) ایک شخص نے عرض کی کہ ختم خواجگان جو ہمارے طریقہ علیہ میں پڑھا جاتا ہے کونسے

Marfat.com

خواجگان کی طرف منسوب ہے فرمایا کہ سات بزرگوار ہیں۔ اوّل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ دوم خواجہ عارف ریوگریؒ سوم خواجہ محمود انجیر فغنویؒ چہارم خواجہ علی رامیتنیؒ پنجم خواجہ بابائے سماسیؒ ششم خواجہ امیر کلالؒ ہفتم خواجہ خواجگان شیخ الطریقہ خواجہ بہاء الدین نقشبندؒ۔ مگر چونکہ تعداد اور اسماء میں کسی قدر اختلاف ہے اس واسطے اس طرح بخش دینا چاہیئے کہ الٰہی اس ختم کا ثواب ان خواجگان کے ارواحِ طیبہ کو پہنچا جن کی طرف یہ ختم منسوب ہے۔ یہ ختم حل مشکلات اور انجاح حوائج دینی دنیوی کے واسطے مفید ہے۔

ملفوظ (۳۱) سردار شیر خاں نے بمقام کوٹ بھائیخاں عرض کی کہ یا حضرت کیا باعث ہے کہ مجذوب اور مستوار فقیروں سے لوگوں کو ظاہری فیض بہت پہنچتا ہے اور ان سے مطالب براری جلدی اور زیادہ ظہور میں آتی ہے اور سالکین سے ظاہری فوائد اتنے جلدی نہیں پہنچتے ارشاد فرمایا کہ مجذوب اور مستوار لڑکوں کی طرح ہوتے ہیں۔ لڑکوں سے مناسب اور غیر مناسب کام تھوڑا سا دل بہلانے پر آدمی کرا سکتا ہے اور ہوشمند آدمی مناسب کام حسب الموقعہ کرتا ہے اسی واسطے مجذوبوں اور مستواروں سے فائدہ باطنی کم پہنچتا ہے اور ظاہری زیادہ کشف و کرامات ظاہری لہو و لعب کی طرح ہیں جو لڑکوں کا کام ہے۔ حضرت شاہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ "کشف کرامت بازیچۂ کودکان ست"۔

ملفوظ (۳۲) فرمایا کہ کارخانہ ہائے قضا و قدر میں اپنی عقل اور رائے کو دخل نہ دینا چاہیئے۔ مکوناتِ عالم میں ہزارہا راز پوشیدہ ہوتے ہیں جن کو انسان کا ناقص فکر نہیں پہنچ سکتا ؎

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار که پیدا نشد تختۂ بر کنار

ایک ولی اللہ کے دل میں خیال گذرا کہ خدا تعالیٰ کو دریاؤں پر مینہ برسانے کی کیا ضرورت تھی اگر وہ بارش بھی جنگلوں پر ہی برسائی جائے تو کیا اچھا ہوتا اور کس قدر فائدہ ظہور میں آتا۔ صرف اس خیال کے گزرنے سے اس کی اولیائی سلب ہو گئی۔ حضرت حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے ؎

رموز مملکتِ خویش خسروان دانند گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

ملفوظ (۳۳) فرمایا کہ تنگی اور تکلیف دوستانِ خدا کا حصہ ہے ایک پیغمبر علیہ السلام پر چند روز فاقہ آگیا۔ اتفاقاً ایک دن شہر کے باہر گئے تو دیکھا کہ ایک سوداگر بڑا بیش قیمت لباس پہنے ہوئے اور بے انداز اجناس کے اونٹ لدوائے ہوئے اور بہت سے خدمتگار ساتھ لیے ہوئے چلا جاتا ہے دیکھ کر دل میں خیال کیا کہ میں پیغمبر اور میری یہ حالت اور اس کی یہ حالت غیب سے آواز آئی کہ اگر تو چاہے تو غنیٰ تجھ کو دے دیا جاوے اور پیغمبری اسکو دے دی جاوے۔

Marfat.com

یہ آواز سُن کر سخت پشیمان ہوئے اسی واسطے رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ۔

ملفوظ (۳۴) اولیاء کرام سے استمداد کرنے کا ذکر ہوا تو فرمایا کہ استمداد از اولیاء کرام بیشک جائز ہے۔ ہاں جس طرح کہ عوام کالانعام تصرفِ کُلی سمجھتے ہیں بالکل جائز نہیں مگر جس طرح کہ دشمنانِ اولیاء کرام وہابی نجدی وغیرہ تصرفاتِ اولیاء کا مطلق انکار کر کے ان کو مثل دیگر بندوں کے سمجھتے ہیں اور استمداد کرنے کو بالکل منع کرتے ہیں ان کی مثال بنی مادر زاد اندھوں کی ہے۔ بیچارا اندھا جس نے کوئی چیز نہ دیکھی ہو بھلا وہ اس کو سمجھائیں کس طرح سمجھ سکتا ہے۔ ان کے انکار و منع کی طرف ہرگز خیال نہ کرنا چاہیئے اولیاء کرام باذنِ خداوندِ کریم صاحبِ تصرف ہیں ؎ اولیاء را ہست قدرت از الٰہ ؎ تیر جستہ باز گردانند ز راہ

ملفوظ (۳۵) فرمایا کہ فقیر کو چہار اولیاء سے فیض حاصل ہوا۔ دو ان میں سے سالک ہیں اور دو مجذوب۔ اوّل حضرت مولانا قصوری علیہ الرحمۃ۔ دوئم مرشد رشدا اعلحضرت للّٰہی۔ سوئم سائیں گلاب شاہ ساکن رسولنگر۔ چہارم فقیر شادی خان صاحب ساکن ہڑالی۔

ملفوظ (۳۶) فرمایا کہ اس علاقہ کے چار بزرگ فقیر کے دوست ہیں فقیر کے منتسلین سے جو شخص ان کے مزارات پر جاوے گا اس کو ان سے فیض پہنچے گا۔ اوّل میاں اللہ جوایا صاحب مرحوم حویلی والہ۔ دوئم بادشاہانِ خوشاب۔ سوئم حضرت میراں صاحب مرحوم بھیرہ والہ۔ چہارم حضرت حافظ شیخ امین صاحب۔

ملفوظ (۳۷) ایک شخص نے عرض کی کہ وحدتِ وجود حق ہے یا وحدتِ شہود۔ فرمایا کہ دونوں حق ہیں مگر وحدت وجود کی سمجھ اسی کو آتی ہے جس پر یہ حالت آوے اور پورا کمال اس وقت ہوتا ہے جب وحدت شہود ظہور کرے۔ حضرت مجددؒ نے لکھا ہے کہ توحید از معارف قلبیہ است و ارباب آن اہلِ ولایت۔ اما کمال ورائے آنست کہ "العبد عبدٌ والرب ربٌ" ظہور کند۔ اس پر سائل نے عرض کی کہ وحدت وجود کے قائل بہت بزرگ ہیں اور وحدت شہودی کے قائل چند بزرگ ہیں فرمایا کہ حضرت سلطان باہو صاحبؒ نے لکھا ہے کہ اولیائے امت محمدیہ سے پورے کمال کو چند ہی بزرگ پہنچے ہیں۔

ملفوظ (۳۸) فرمایا کہ ولی اللہ کی دعا ضائع نہیں جاتی۔ ضرور بندوق کی طرح نشانہ پر جا لگتی ہے۔ ہاں جب بندوق کا سانس پیچھے سے نکل جاوے تو پھر نہیں چل سکتی اسی طرح دعا کے وقت کوئی وسوسہ یا خیال ایسا آجاوے

Marfat.com

جس سے طبیعت کی وہ تیزی نہ رہی تو پھر اثر کما حقہ نہیں ہوتا۔

ملفوظ (۳۹) ایک شخص نے عرض کی کہ تصور شیخ کی نسبت بعض لوگوں کا خیال ہے کہ شریعت میں ناجائز ہے حالانکہ حضرات صوفیہ کرام کثر ہم اللہ تعالے متوسلین کو ارشاد کرتے ہیں۔ فرمایا کہ صورت شیخ کا بتکلف پکانا ضروری نہیں محبت شیخ ایسی پیدا کرنی چاہیے جس سے اس کا تصور لازم رہے حضرت خواجہ عبید اللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ آیہ کریمہ یَآ اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ ۝ اس بارہ میں نص ہے۔ کینونۃ دو قسم ہے ایک کینونۃ ظاہری اور دوم کینونۃ باطنی اور صادقین سے مراد کامل بندگان خدا ہیں۔ آثار صحابہ رضی کرام سے بھی اس کا ٹھیک ثبوت ملتا ہے۔ صحابہ کرام کا حلیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دوسرے کو سنانا اور اس کا محفوظ رکھنا بڑی بھاری دلیل ہے جو کتب احادیث میں بلا خفا مرقوم ہے۔ پھر فرمایا کہ حضرت شاہ احمد سعید صاحب دہلوی رح کا مستقل رسالہ اس بارہ میں فقیر کے پاس موجود ہے جس میں آپ نے بدلائل قویہ اس مسئلہ کو ثابت کیا ہے۔

ملفوظ (۴۰) ایک شخص نے عرض کی یا حضرت اکثر لوگ وظیفہ مبارک یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ کو ناجائز کہتے ہیں بلکہ بعض بار زبان شرک سے تعبیر کرتے ہیں۔ فرمایا کہ اس وظیفہ کے بارہ میں فقیر کو بھی ابتدائے امر میں جبکہ پوری سمجھ نہ تھی تردد رہتا تھا سو آخر معلوم ہوا کہ تردد کی وجہ محض سمجھ کی غلطی تھی اس مسئلہ کی بنا استمداد از اولیائے کرام پر ہے اور وہ حدیث مبارک سے ثابت ہے اذا انفلتت دابۃ احدکم فلیقل یا عباد اللہ اعینونی۔ حدیث مبارک میں آچکا ہے جس سے استعانت از عباد اللہ کا پورا ثبوت ملتا ہے اور یہ بھی آچکا ہے کہ یا محمد انی اتوسل بک حضرت علی قاری رح نے فرمایا ہے کہ المراد بالعباد الملائکۃ والمسلمون من الجن او رجال الغیب المسمّون بالابدال۔ استعانت کلی بیشک بالاتفاق جائز نہیں اور استعانت جزوی الممل افراد امت سے ثابت ہے۔ اور تصرفات اولیائے کرام بحالت حیات و بعد از حیات ظاہری اکثر محدثین اور فقہا کے نزدیک ثابت ہیں۔ پس کوئی وجہ اس وظیفہ کے ناجواز کی نہیں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رح نے اپنی ایک کتاب میں صریحاً فرمایا ہے کہ من استغاث بی فی کربۃ کشفت عنہ۔ حضرات قادریہ رح کا یہ خاص وظیفہ ہے اور بعض حضرات نقشبندیہ اور چشتیہ سے بھی اس کا

Marfat.com

پڑھنا پڑھانا ثابت ہے اور نظر کشفی سے اگر دیکھا جائے تو اس میں کوئی تردد ہی نہیں رہتا۔

مؤلف کوتہ اندیش لوگوں نے بہت کوشش کی ہے کہ اس وظیفہ کو شرک قرار دیا جاوے اور لغو تقریروں سے اپنے نامے سیاہ کیے ہیں مگر ان کی سب کارروائی بے بنیاد ہے تعصب سے خدا کے مقبولوں اور قالدن اکرین اللہ کثیراً کی جماعت کو مشرک کہہ کر اپنی قیامت گندی کرنے کے سوا انہوں نے کچھ حاصل نہیں کیا۔ مخالفین نے زیادہ زور اس بات پر دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا غائب کو ندا کرنے سے شرک پیدا ہوتا ہے۔ خیال کیجئے کہ صحابہؓ کرام کا رسول کریم صلعم کو بعد از وفات بلفظ ندا پکارنا بالکل بھلا دیا۔ بہت سے صحابہؓ کرام کا رسول کریم صلعم کو بعد از وفات بلفظ ندا پکارنا ثابت ہے اور عباداللہ الصالحین سے بحالت غیبوبۃ بلفظ ندا پکار کر اعانت کا طلبگار ہونا اور آنحضرت صلعم بلفظ یا محمد انی اتوسل بک پکارنا حصن حصین میں بروایت کتب معتبرہ مروی ہے اور نماز میں پانچ وقت السلام علیک ایہا النبی پڑھنا ہر مسلمان کو ضروری ہے۔ اور ابوداؤد اور نسائی میں ان کنت لابد فاسئل الصالحین آچکا ہے۔ اور اعیان امت کے نزدیک اکمل افراد کا بعد از وفات مدبرات میں داخل ہو جانا جیسا کہ صاحب بیضاوی نے لکھا ہے مسلم امر ہے پس کوئی وجہ نہیں کہ ایک اکمل کو جس کے کمال کا ایک عالم مقر ہو بلفظ ندا پکارنے سے شرک پیدا ہو بے اندیشوں کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کم فہموں کے اس وہم کے رفع کرنے کے واسطے وظیفہ مذکورہ میں یا کے ساتھ شیخ کا لفظ رکھا گیا یعنی اے شیخ مطلب یہ ہوا کہ میں تجھ کو شیخ سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نہیں سمجھتا پھر ساتھ ہی عبدالقادر یعنی خدا کا بندہ یعنی تو خدا کا بندہ ہے خدا نہیں پھر شیئاً للہ یعنی اللہ معبود برحق ہے اور تو اس کا مقبول بندہ ہے اس کے اور میرے درمیان وسیلہ ہے اس کی ذات پاک کے واسطے یعنی اس کے راستہ میں مجھے کچھ فیض عطا کر یا جناب الٰہی میں میرے واسطے اعطائے فیض کا سوال کر۔ خدا سمجھ دیوے اور گمراہی دور کرے اُس شخص کی جو ایسے موحدوں کو جو اس وظیفہ کے پڑھنے سے ہر ہر لفظ کے ساتھ شرک کا انکار اور توحید کا اقرار کر رہے ہیں مشرک قرار دینے میں کوشش کرے۔ بعض لوگ شیئاً للہ کو اپنے ناقص خیال میں ناجائز کہتے ہیں سو وہ اس لفظ کے معنی کو نہیں سمجھتے۔ اس کا معنی فی سبیل اللہ کا ہے نہ یہ کہ خدا تعالیٰ کو کوئی احتیاج ہے اس کے لیے کچھ دے اس کی مثال فان للہ خمسہ قرآن مجید میں موجود ہے۔ پس کوئی وجہ اس وظیفہ کے ناجواز کی نہیں۔ بعض حضرات نقشبندیہ جو اس وظیفہ کو منع کرتے ہیں وہ محض احتیاط کرتے ہیں ان کا خیال یہ ہے

Marfat.com

کہ مبادا نادان لوگ حضرت غوث الاعظمؓ کو متصرف کلی سمجھ لیں اور نیز یہ بھی وجہ ہے کہ طریقہ علیہ نقشبندیہ کا یہ اصل وظیفہ نہیں بلکہ اصل وظیفہ حضرات قادریہ کا ہے اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ منہ بغرض اختصار اس کتاب میں صرف چالیس ۴۰ ملفوظات پر اکتفا کیا گیا۔ حضرت کے مخلصین نے مثل میاں اللہ دین صاحب خوشابی و مولوی نورالدین صاحب دہلوی و مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی آپ کے ملفوظات کے مستقل مجموعے جمع کیے ہیں انشاء اللہ تعالےٰ مولوی محبوب عالم صاحب کا مستقل رسالہ نجم الہدےٰ جو اصل میں حضرت کے ملفوظات کا نہایت مفید مجموعہ ہے اس کتاب کے ساتھ ملحق کیا جائے گا۔

حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ کے مکتوبات اور تصنیفات کا بیان اور بعض مکتوبات کی نقلیں

حضرت قبلہ روحی کو چونکہ علم حدیث کے ساتھ زیادہ محبت تھی اور ہدایت خلق اللہ ہر وقت مد نظر تھی اس واسطے اکثر کتابیں علم حدیث اور وعظ میں تصنیف فرمائیں منجملہ ان کے رسالہ مختصر نزہۃ الناظرین مع شرح روض الریاحین دو دفعہ چھپ کر نزہت بخش ناظرین ہو چکا ہے۔ کتاب مبارک مصباح الدجیٰ اور اس کی شرح شمس الضحیٰ جو علم حدیث میں بڑے پایہ کی کتاب ہے اور تفسیر سورہ الھٰکم التکاثر اور تحفۃ العارفین و ہدیۃ السالکین اور تذکرۃ المحصنات اور معراج نامہ عربی۔ رسالہ در فضایل رمضان المبارک و عیدین جو نہایت ہی مفید اور متبرک ہیں تاہنوز طبع نہیں ہوئیں حضرت کے اہل علم شاگردوں اور مریدوں کے پاس ان کے قلمی نسخے موجود ہیں ایام طالب علمی میں آپ نے ایک رسالہ قواعد صرف میں بنام ضوابط الصرف تصنیف فرمایا تھا جو عام طور پر چھپ کر مقبول خاص و عام ہے اس پر حافظ دلبر صاحب اور مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی نے نہایت تحقیق و تدقیق کے ساتھ مبسوط شرحیں لکھی ہیں۔ نحو میں آپ نے شرح الشرح مائۃ عامل کے بعض مقامات پر شرح اور کنز النحو کی مکمل شرح تصنیف فرمائی جن کی ابھی تک عام اشاعت نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اکثر درسی کتابوں پر ایام تدریس میں مفید حاشیے تحریر فرمائے مگر عام طور پر ان کی بھی نقل نہیں کی گئی مسائل متنازعہ فیہ کے بارہ میں آپ کی بہت سی عجیب و غریب تحریریں ہیں مگر اس کتاب میں بخوف طوالت درج نہیں کی گئیں۔ آپ نے جو فتوے تحریر فرمائے اگر ان کو جمع کیا جاوے تو ایک مجموعہ فتاوے ضخیم تیار ہو سکتا ہے۔ لیکن چونکہ مختلف لوگوں کے پاس ہیں اس لیے سب کا فراہم ہونا مشکل ہے۔ مکاتیب آپ کے جو مریدوں اور مخلصوں کی طرف تحریر فرمائے بیشمار ہیں ہر شخص کے عرائض کا جواب آپ ضرور دیتے تھے۔ اکثر مکاتیب اپنی قلم فیض رقم سے تحریر فرماتے تھے۔ جب کبھی طبیعت مبارک اعتدال پر نہ ہوتی تو کسی ورکاتب سے مضمون سمجھا کر بالعینہ عبارت

Marfat.com

ارشاد فرما کر تحریر کراتے تھے۔ اوائل میں اکثر یہ خدمت والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب کے متعلق رہی اور پیچھے کچھ مدت حافظ غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائیخاں اور خاکسار راقم الحروف اس ارشادِ گرامی کی تعمیل سے مشرف ہوتے رہے اکثر اہلِ محبت نے مکتوباتِ طیبہ حضرت قبلہ کو جمع کر کے تبرکاً کتابیں بنائی ہیں۔ چند ان میں سے جو دقائقِ تصوف یا مسائل ضروریہ یا عملیاتِ مفیدہ پر مشتمل ہیں اس کتاب میں بطور تبرک اور بخیال نفع رسانی خلق اللہ نقل کیے جاتے ہیں۔

مکتوب (۱) بخدمت پیر مرشد برحق اعلحضرت قدس سرہٗ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔

بجناب غوثیت مآب قطب العارفین فخر السالکین نور بصر المحققین صفوۃ الاولیاء الکاملین حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارضین حضرت مولانا و مولی الکل ادام اللہ تعالیٰ علی المستفیدین برکۃ انفاسہ و انار بمعارفہ قلوب الطالبین وجلاسہ۔ کمترین خاکروبان آن درگاہِ مقدس غلام کمینہ دیرینہ احقر الخدماء غلام مرتضیٰ بعد از بندگیات و تعظیمات لاتعد ولا تحصی بغرض فیض معرض بندگانِ حالِ متعالی میرساند۔ نوازش نامہ آن غوث زمانہ فی اسعد الزمان و ایمن الاوان نزد این سراپا عصیان رسیدہ باعث انواع انواع فیوضات و الوف و الوف برکات گردید۔ فحمد اللہ ثم حمد اللہ۔ حضرت من امسال عزم بالجزم بود کہ ہمرکاب جناب شدہ خود را در قصور پر نور خواہم رسانید و خاک آن بقعہ را کہ کحل الجواہر اہلِ بصیرت ست بلب ادب خواہم بوسید لیکن چون مقدر نبود میسر نبود۔

مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ ؎

ما کل ما یتمنی المرءُ یدرکہ — تجری الریاح بما لا تشتہی السفن

از شنیدن کمالاتِ حافظ صاحب رکن الدین و غیر ذالک من الائمۃ المہتدین العنبر رشک می آید لیکن بجز تاسف و تحسر چارہ نیست۔

؎ ھنیئًا لارباب النّعیم نعیمھم — وللعاشق المھجور ما یتجرع

احب الصّالحین ولست منھم — لعل اللّٰہ یرزقنی صلاحًا

آنچہ ایما فیض انتما در حل اشکال عضال رفتہ بود فیض رسان من این غلام تراب الاقدام راچہ یارا کہ پیش آنجناب غوثیت مآب این چنین گستاخیہا نماید لیکن گاہے گاہے تسامحاً چیزے بخیزے نوشتہ میشود وکل ذالک لکمال شفقتکم ونھایۃ عنایتکم علی ھذا العبد الضعیف۔ والا اصلاً و قطعاً مجال دم زدن و طاقت سخن گفتن نے۔ بالفعل حسب الامر جلیل القدر در جواب اشکال ترسان و لرزان چیزے بغرض رسانیدہ میشود ع گر قبول افتد زہے عز و شرف

حضرت من بزعم این فقیر کثیر التقصیر چنان می آید کہ مدار سلوک الی اللہ تعالیٰ و انصباغ

بکمالاتِ شیخ برچہار چیز ست اول صفائی قریحہ وجودۃ ذہن وعلو استعداد۔ دوئم استغراق در محبت شیخ۔
حتّٰی یکون احبّ الیہ من والدہ وولدہ والنّاس اجمعین۔
سیوم مدّتے معتدبہ درخدمت شیخ گذرانیدن ودر سایہ اش مرتاض شدن و بانواع خدمات وصنوف تعظیمات جلب قلب او بخود نمودن و اطوار و اوضاع او ملاحظہ کردن۔ چہارم مناسبت قوۃ عاقلہ وعاملہ با نفس قدسیہ پیر پس ہر کہ ازین صفاتِ چہارگانہ بہرہ وافی دارد مرید صادق ست ودر اندک مدت بکمالاتِ شیخ منصبغ میگردد واطوار و اوضاع او بسبب وفور محبت وکمالاتِ محبیت ومحبوبیت مثل اطوار شیخ میشوند وثمرات وبرکات کہ بر ولایت شیخ مرتب بوند ہمہ بران مرید صادق مرتب میشوند۔ ما صَبّ اللّٰہ فی صدری صببتہ فی صدر ابی بکرؓ اشارت ست باین مدعا ولو کان نبیّ من بعدی لکان عمرؓ ایمائیست باین ماجرا۔
این چنین مرید گویا خلاصہ مریدان ست بوجہے از پیر متاثر می شود کہ دیگران را در قرون متطاولہ آن نعمت دست نمی دہد کل ذالک لکمال المناسبۃ وکمال المشابہۃ فبذلکہ ازین خصالِ حمیدہ در وجود مسعود حافظ فضل محمد صاحب مرحوم موجود بود لہٰذ وصل فی المدۃ القلیلۃ الیٰ ما وصل۔ اَللّٰھُمَّ اجعلنی من الواصلین بحرمۃ سیّد الاوّلین والاٰخرین۔ حافظ رکن الدین صاحب نیز مشابہتے باین مقام دارد لیکن در بعضے خصال بزعم این شکستہ بال قدرے زیادہ اند و در بعضے مساوی در بعضے قدرے کم واللّٰہ اعلم۔ وھٰذا القسم من المریدین اعزّ من الکبریت الاحمر۔ مریدان حضرت ملکوت منزلت حضرت صاحب قصور والا ہزاران در ہزار بودند اما جامع این صفات چہارگانہ بجز آن ذات بابرکات کسے نیست فقیر ہمہ خلفاء را الّا ما شاءَ اللّٰہ بنظر تعمق دیدہ اما حامل این کمالات خاصہ بجز آنجناب ہیچ کسے بنظر نرسیدہ۔ حضرت صاحب قصور والا کہ فرمودہ بودند شمس یکیست دیگرے را باو مزاحمت نہ گویا ایما باین معمّا فرمودہ بودند۔ اما کسیکہ صفائی قریحہ چندان ندارد یا قوت عاقلہ وعاملہ او ضعیف باشد اما در محبت شیخ مستغرق گردد او نیز ولو بعد الحین کمالاتِ شیخ را بخود جذب می نماید ولو بفرق مّا اوضاع واطوار او نیز مانند شیخ می شوند ورفتہ رفتہ کار او بسرانجام رسد علی حسب لیاقتہ وفہمہ واین قسم نیز غنیمت ست اگرچہ بہ نسبت قسم اول مفضول ست وامّا فی نفسہٖ فاضل ست
آسمان نسبت بعرش آمد فرود ؎ ورنہ بس عالیست پیش خاک تود۔

درہمین قسم ست اگرچہ درمیان پیر و مرید تغائرالولایتین باشد اما بسبب وفور محبت یحتمل کہ او را پیر مثل خود گرداند و بکمالات خاصہ خود رساند مشہور ست کہ کسے مرید ولایت ابراہیمی داشت حضرت شاہ جیو یا مرزا صاحب او را بولایت محمدی رسانیدند و لنعم ما قال ؎ از محبت مسہا زر میشود۔ حافظ شاہ صاحب بزعم غلام تراب الاقدام میلے بکمالات ولایت بیشتر دارند لہذا تبتل از نساء وغیرہ اخلاق کہ مناسب ارباب ولایت ست از ایشان بسیار ظہور می یابد اما چوں علاقہ محبت شدید درمیان دارند بالفعل کمالات نبوۃ از ایشان سر برزدہ امیدواری باستوار یست کہ اگر عمر ایشان را وفا نمود[1] بجمیع کمالات مجددیہ مشرف خواہند شد والعلم عند اللہ۔ اما کسیکہ صفائی طبیعت و علو استعداد دارد و محبت باشیخ چندان ندارد منصبغ شدن بکمالات خاصہ شیخ در حق او محال ست اگرچہ او را بسبب جودۃ قریحہ و کثرۃ ذکر و تعاکس انوار شیخ صفائی دست دہد و کشف القبور و شرح صدر نیز حاصل میشود اما اتحاد باشیخ و تغیر اوضاع و اطوار از کجا مثل او مثل شیشہ مصفاست کہ بمجرد تقابل آفتاب در وے شعشعان انوار می شود اما چون در عرض و طول باشمس مناسبت ندارد صدور کمالات خاصہ شمس مثل پختن میوہ ہا و عالمے را بانور خود منور نمودن از وے محال ست۔ یا مثل حکماء اشراقیین کہ بسبب کثرت مجاہدہ و ریاضت کشف کاملہ ایشان را دست میداد اما کمالات خاصہ اولیاء اللہ کہ بصول نبوۃ اند اصلا ایشان را حاصل نبود یا مثل طالب العلم ظاہر کہ جید الذہن باشد چون صرف و نحو بخواند و قوتے و مہارتے در صیغہ و ترکیب پیدا نماید میگوید کہ درین زمان کسے استاذ لائق تعلیم نیست پس بسبب این خیالات فاسدہ و کمالات جزئیہ از کمالات کلیہ استاد محروم میماند پس معنے کلام حضرت مجدد علیہ الرحمۃ کہ محبت شرط راہ است بزعم بندہ این ست۔ راہیکہ بآن مرشد مرید مسلوک شدہ جذب کمالات مخصوصہ او بدون محبت کاملہ متصور نیست و عالمے را بنور خود منور گردانیدن و اکتساب انوار نبوت نمودن و اوضاع و اطوار را اصلاح نمودن بدون محبت راسخہ اصلاً ممکن نہ واللہ اعلم و یحتمل کہ این شرط یکون للسالک المجذوب لا للمجذوب السالک آیۃ فیض ہدایت اللہ یجتبی الیہ من یشاء ویہدی الیہ من ینیب باین مدعا ایماء نماید

؎ بافضل خدا سبب نسازد ربست کہ بے سبب نوازد

واللہ ذو الفضل العظیم و یحتمل کہ بسبب نقصان عقل کہ در جبلیت ایشان مخلوق شدہ امثال میان امام را معذور داشتہ باشند لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا باین اشارۃ می نماید ھذا ما عندی وللناس فیما یعشقون مذاہب۔

---

[1] اس عبارت میں بطور پیشگوئی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ عمران کو وفا نہ کریگی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حافظ صاحب مرحوم کا جملہ کمالات کو پہنچنے سے پہلے ہی انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۱۲ عبد الرسول عفی عنہ

مکتوب (۲) بجانب مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - لا تیئسوا من روح اللہ ؎

بہ نا امیدی ازین در مرو بزن فالے | بود کہ قرعہ دولت بنام ما افتد
شبے کہ ماہ مراد از افق طلوع کند | بود کہ پرتو نورے ببام ما افتد

بخدمت معدن الفصاحت منبع البلاغۃ مولوی صاحب مولوی محبوب عالم صاحب زاد قدرہ بعد از سلام مسنون اشواق مشحون آنکہ مکتوب مرغوب ایشان بتاریخ بیست و سیوم ماہ مبارک رمضان بعد انتظار بسیار رسید و نہایت محظوظ گردانید ؎
اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی ۔ باید دانست کہ حصول معرفت الٰہی و رسیدن بدرجات قرب و آگاہی موقوف بر فضل و رحمت نامتناہی ست ۔ انبیاء و اولیاء محض واسطہ فیض او بیند و منتظر فرمان او ؎ چون قلم در پنجہ تقلیب رب ۔ ہرکسے را کہ خواہد از محبوبان و مقبولان خود گرداند محض بجذب مطلق و ارادہ ازلی کشان کشان او را بخود می برد و چراغ ہدایت پیش او می نہد ؎ یکے را لطف او خواند بناگاہ | یکے را قہر او راند ز درگاہ
وقتیکہ حضرت خواجہ محمد معصوم صاحب علیہ الرحمۃ خلف الصدق حضرت مجدد امجد رحمۃ اللہ علیہ در مدینہ باسکینہ تشریف شریف بردند بروضہ مطہرہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مراقب فرمودند ۔ چہ می بینند کہ آنحضرت با اصحاب رض کبار نشستہ اند و ہمہ اصحاب رض مجتمع شدہ یک عریضہ طویلہ پیش حضرت گذرانیدند مضمونش آنکہ چہ باعث ست کہ ما ہمراہ آن حضرت جہاد ہا نمودیم و جان و مال فدا کردیم و ایشان[1] کہ نہ جہاد نمودند و نہ چندان بذل مال و جان کردند بمراتب ما رسیدہ اند حضرت صلعم آن عریضہ مطالعہ فرمودہ بر پشت کاغذ نوشتند اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۔ مع ہذا خدا جل و علا کریم ست سعی کسے ضائع نمی فرماید ۔ ہر کسیکہ در راہ او جد و جہد نماید و محبت صادق پیشہ خود سازد او را نیز ولو بعد المدۃ حظے وافی و بہرہ کافی عطا فرماید ؎

تو مگو ما را بدان شہ بار نیست | باکریمان کارہا دشوار نیست

ہرگز نا امید نباید بود اندک نسبت بزرگان اندک نباید شمرد ۔ یکبار حضرت شاہ نقشبند صاحب رح بزیارت حرمین شریفین تشریف بردند در راہ یکے را مرید خود ساختند چون از ان سفر مراجعت فرمودند باز بہمان گذر جوار اتفاق بیتوت افتاد مرید ان اظہار نمودند کہ آن شخص ہیچ متاثر نشدہ و گاہے چندان وظیفہ ہم نمودہ فرمودند کہ آیا ما را گاہے در خواب دیدہ گفت ، بلی فرمودند ہمین قدر بس ست و از عذاب اخروی منجی خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ عشق خدا جل و علا امرے سہل نیست جد و جہد باید نمود و جان باید کند ید ؎

اوحدی شصت سال سختی دید | تا مگر روئے نیک بختی دید

---

[1] یعنی خواجہ محمد معصوم صاحب رح حضرت مجدد علیہ الرحمۃ وغیرہم ۱۲ -

Marfat.com

حافظ میفرماید ؎ پسے شدیم نہ شد عشق را کرانہ پدید　　تبارک اللہ ازین رہ کہ نیست پایانش

جمال کعبہ مگر عذر رہروان خواہد　　کہ جان خستہ دلان سوخت در بیابانش

و از تنگی معاش و حسد حاسدان و بغض بغضان نیز چندان منغص نباید بود حافظ می فرماید ؎ مکن ز غصہ شکایت کہ در طریق ادب براحتے نرسید آنکہ زحمتے نکشید قال اللہ تعالےٰ حتی اذا استیأس الرسل وظنوا انہم قد کذبوا جاءہم نصرنا و اگر در آنجا استقامت میسر نہ شود تا ہجرت ہم مجوز ست قال اللہ تعالیٰ ان ارضی واسعۃ فایای فاعبدون مقصود باخدا بودن ست بہر جا کہ باشی باخدا باش مجملاً از احوال مولوی غلام حسین صاحب نیز برنگارند۔ و وقتیکہ از امور خانگی فراغت کلی دست دہد ارادہ آمدن نمایند و بحضرت والد ماجد سلام رسانند ۲۸۔ رمضان ۱۳۸۷ھ و بخدمت محمد زمان خان سلمہ اللہ تعالیٰ مع الایمان بعد سلام ارقام نمایند کہ انسان سہ جزو ست دل و زبان و جوارح۔ دل برائے فکر زبان برائے ذکر و جوارح برائے شکر پس انسان آنست کہ ہر سہ را بہر سہ مشغول دارد و الا صورت انسان ست و در حقیقت چیزے نیست پس باید کہ در خلوتے نشستہ و در اختلاط برائے خلق بستہ باستغفار و ندامت از گذشتہ و ارمان و حسرت از آیندہ تا چہ پیش آید اشتغال دارند و تلاوت قرآن مجید و درود و استغفار و قضائے مافات و ذکر اسم ذات و نفی و اثبات لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اوقات را معمور داشتن موجب قرب الٰہی ست ع تا یار کرا باشد و میلش بکہ باشد۔ پس اگر جزوے از قرآن مجید و ہزار درود و سہ صد بار تہلیل و صد بار استغفار بصیغہ رب اغفرلی وارحمنی وتب علی انک انت التواب الرحیم رب اغفر وارحم واہد نی السبیل الاقوم و شصت رکعت مع الفرائض السنن و النوافل در ہر روز میسر شود نعمتے ست عجیب و الا ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ حسب الارقام چیزے نوشتہ شد و الا فقیر لائق این چنین امور نیست فقط والدعاء اگر فرصت دست دہد بعد دو سہ ماہ یا بر عرس معراج شریف ضرور عازم این حدود شوند و المجتۃ المجتۃ والعہد العہد والجواب الجواب جواب ہر کتاب بسبب قلت فراغت میسر نمی شود و معذور داشتہ باشند و بر امر دیگر حمل ننمایند بوالد ماجد و دیگر مخلصان سلام رسانند ؎

ترا از من اگر بر سینہ داغ ست　　نپنداری کز آن داغم فراغ ست

مکتوب (۳) بصوب مولوی محمد محبوب عالم سوہاوی مرحوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضیلت شعار مقبول پروردگار حضرت مولوی محبوب عالم صاحب زاد محبوبیۃ و مجتبیٰ - از فقیر غلام مرتضیٰ رزقہ اللہ الصدق و الصفا بعد السلام علیکم و اشتیاقی الیکم آنکہ مکتوب مرغوب شما رسیدہ باعث ازدیاد محبت

Marfat.com

گردیده بسبب ضعف و انکسار که بر طبیعت فقیر غالب ست تا حال اتفاق جواب نیفتاد و الحال نیز فرصت تحریر جواب بتفصیل نیست مجملاً و انموذجاً چیزے نوشته میشود و القلیل یدل علی الکثیر و القطرة تنبئ عن الغدیر۔ نوشته بودند که در صلوات دولت حضور و سرور که در عبادت نهایت ضرورست میسر نمی شود مهربانا خشوع و خضوع مقصد اقصی و مطلب اسنی از نماز ست قال الله تعالی قد افلح المؤمنون الذین هم فی صلوتهم خشعون ہ قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس لعبد من صلوته الا ما عقل منها۔ وفی الحدیث ان الله عز وجل مقبل علی المصلی مالم یلتفت وقد روی ان الله سبحانه اوحی الی موسی علیه السلام یا موسی اذا ذکرتنی فاذکرنی وانت تنفض اعضاءك وكن عند ذكري خاشعاً مطمئناً و اذا ذكرتني فاجعل لسانك من وراء قلبك و اذا قمت بين يدي فقم قيام العبد الذليل و ناجني بقلب وجل و لسان صادق وكان علي بن ابي طالب رض اذا حضر وقت الصلوة يتزلزل و يتلون وجهه فقيل له مالك يا امير المؤمنين فيقول جاء وقت الامانة التي عرضها الله على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها و اشفقن منها و حملها الانسان۔ و انبیاء و کمل اولیاء را در نماز دست میدهد چه و نماید حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمة الله علیه میفرمودند مرا نماز ست که لذت ده غمگساران ست و مرا نماز ست که راحت ده بیماران ست ارحنی یا بلال رمزیست ازین ماجرا و قرة عینی فی الصلوة اشارتیست باین متمنا انتهی عبارته لیکن حصول انوار و اذواق امر سهل نیست این کار دولت ست تا کرا رسد جد و جهد نمایند و دست و پا زنند در خلا و ملا بذکر خدا جل و علا شاغل باشند و از حق سبحانه تبضرع و زاری و التجا و افتقار ذل و انکسار مسائت نمایند شاید بدولت برسند و طالبان این معدن عصیان از خدمت قلبی و قالبی و مالی ایشان نهایت راضی و خوشحال اند تسلی دارند و هیچ دغدغه در خاطر نیارند و کتاب از میان مانگیا نوالا اگر بلا حرج دستیاب شود تا بهتر و الا چندان ضرور نیست شنیده شد که در مطبع بقالب طبع در آمد انشاء الله تعالی از آنجا طلب داشته آید حضرت ملکوت منزلت دام مجدهم بعد از یکماه کسرے کم زیاده

عازم سفر قصور پر نور اند ظن غالب آنست کہ امسال این لاشئے را نیز ہمراہ خواہند برد والعلم عند اللہ۔ بحضرت والد ماجد و دیگر مخلصان سلام بصد شوق رسانند و در تعلیم و تذکیر خود را مصروف دارند و از تنگی رزق دلتنگ نباشند انشاء اللہ تعالیٰ بوقت معہود وسعت خواہد شد یَا غَنِیُّ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بعد ہر نماز دہ بار خواندن باشند۔

مکتوب (۴) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نحمدہٗ و نصلی ایزد متقدس و تعالیٰ برخوردار سعادت اطوار مقبول عالم مولوی محبوب عالم را از آنچہ نباید محفوظ داشتہ بآنچہ شاید محظوظ دارد از فقیر غلام مرتضیٰ احمدی بعد از دعوات کثیر البرکات مکشوف رائے سعادت انتمائے آنکہ خط فرحت نمط مرسلہ ایشان رسیدہ مسرور و موفور گردانید آنچہ در باب ترسیل میان محسن الدین نوشتہ بودند کیفیتش برین منہاج ست کہ میان مسطور بسبب نہایت جمعیت خاطر و آرام دل از چند مدت عازم آنجانب نمی شود میگوید کہ انشاء اللہ تعالیٰ بعد اختتام صرف میر و زرادی روانہ بخانہ خواہم شد و آنچہ از تعبیر خواب ازین فقیر سوال نمودہ بودند اگرچہ این بندہ را چندان مہارتے نیست لیکن ہر سوالے را جوابے ست آنچہ بفہم ناقص رسیدہ نوشتہ می شود باید دانست کہ خواب بر چند اقسام ست قسمے ست کہ از آن تعبیر باضغاث احلام می نمایند و قسمے ست کہ ہر چہ بخواب دیدہ می شود بعینہا در عالم شہادت ظہور می نماید و قسمے ست کہ لائق تعبیر و تاویل ست و ہذا الرؤیا وان احتمل ان یکون من القسمین الاولین لکن الحمل علی القسم الثالث اولیٰ واحریٰ۔ اصحاب تعبیر تاویل این خواب چنان می نویسند کہ ہر کہ مہتاب در خواب بیند زن خوبروئے و خوشخوئے یابد و تعبیرات دیگر نیز می نمایند واللہ اعلم وعلمہ احکم و آنچہ درین مادہ خاص این بندہ را بر آن اطلاع دادہ اند آنست کہ مراد ازین مہتاب کہ در خواب نمایان گردید نور ایمان ست کہ مستفاد از شمس نبوت ست و دیدن آن بصورت مہتاب بسبب کمال شعشعان اوست چہ نور بعض مردمان بصورت چراغ و بعضے بصورت شمع و بعضے بصورت مہتاب و آفتاب می باشد علی حسب صلابۃ الایمان وضعفہ کما صرح بہ اہل الکشف و وقوع این حادثہ بعد حادثہ احتلام بر آن دلالت دارد کہ صاحب این رؤیا اگرچہ اولاً بخیالات شیطانی و تسویلات نفسانی مبتلا خواہد شد اما آخر بتوفیق ربانی و تائید یزدانی بنور ایمانی مشرف و منور خواہد شد و ببرکت آن نور از طرق معاصی خلاصی یافتہ بخانہ ہدایت جا خواہد گرفت و بسبب کمال نورانیت خلائق را نیز از و نفع خواہد رسید و آنچہ رائے در تعبیر آن گمان بردہ نیز احتمال دارد والکل محتمل والعلم عند اللہ لیکن رائے را شاید کہ بر خواب و خیال غرہ نشود و جد و جہد نماید کہ از شنید بدید آید و ذکر رؤیا در آمدہ اگر چیزے از کلام حضرت مجدد

وظیفہ برای رزق ف

[illegible]

قوۃ ف

الف ثانی نقل نمائیم خالی از لطف نخواهد بود در مکتوب حضرت است **سوال** جمعے واقعات در مثال و خواب می بینند که ما بادشاه شدہ ایم و خدم و حشم خود را معائنه می نمایند و نیز می بینند که ما قطب شده ایم و عالم رو بما دارد و در عالم یقظه وافاقه که عالم شہادت از این کمالات بظہور نمی آید این رؤیا ہیچ صدقے دارد یا باطل محض ست **جواب** این رؤیا مجملے از صدق دارد بیانش آنست که معنے بادشاہت و قطبیت بدان جماعت کائن ست لیکن این معنے در آنہا ضعیف ست شایان آن نیست که در عالم ظہور نماید بعد ازان از دو حال خالی نیست اگر آن معنی بعنایت الله سبحانه قوة پیدا کرد و شایان گشت که در عالم شہادت ظہور پیدا کند بقدرت الله در عالم شہادت ہم بادشاه میگردند و ہم قطب وقت می شوند و اگر آن معنے آنقدر قوت پیدا نکرد که در عالم شہادت ظاہر گردد بہمان ظہور مثالے که ضعیف ظہورات ست کفایت می افتد و بقدر قوت ظہور می یابد ازین قبیل ست واقعاتے که طالبان این راه می بینند و خود را در مقامات عالیه می یابند اگر در شہادت این ظہور کند دولتے ست و اگر بظہور مثال کفایت شد بے ماحصل ست و جائے مصیبت ست ہر حائک و حجام خود را بادشاه می بیند و ہیچ حاصل ندارد و جز خسارت نقد وقت او نیست انتہی عبارته۔ عبارت مکتوب شریف برائے افاده شما نوشته شد در جواب سائل چندان دخلے ندارد کلام اینجا باوجود عدم فرصت بغایت طوالت رسیده **والسلام**۔

مکتوب (۵)

مولوی صاحب۔ السلام علیکم۔ مکتوب مرغوب شما رسید ما فیہا مفہوم گردید بر شدائد سفر صبر نمودند و الّا امیدواری از حضرت باری باستواری بود که از سر۳ مرض با نارک مدّت شفا حاصل می شد لیکن ؎

تجری الریاح بما لا تشتہی السفن

ماشاء الله کان وما لم یشا لم یکن

چون زاد بوم و نشوونمائی ایشان در حکمائے یونانیہ است پس باید که کم ہمت بر ادویه طبیه چندان بنا نہند البته تربت انار در مثل و ممنوع نیست و با غذیه معتدله میل باید نمود و در مشتہیات نفس مرکب طبیعت را مطلق العنان نباید ساخت ؎

من لی برد جماح من غوایتہا
کما یرد جماح الخیل باللجم

از شفاخانه غیب شفا باید جست و از حکماء ظاہریه دست باید شست فالقرآن تریاق للسموم و السُّنّة یافوتی للہموم وقد جربنا نحن وغیرنا من الادویة التی تشفی من الامراض ما لم یہتد الیہا عقول الاطباء ولم یصل الیہا علومہم و تحیار بہم واقیتہم من الادویة القلبیة والروحانیة و قوة القلب

واعتمادہ علی اللہ والتوکل علیہ والالتجاءُ الیہ والانکسار بین یدیہ وتذلل لہ والصدقۃ وَالصّلوٰۃ وَالدعاء وَ التوبۃ والاستغفار والاحسان الی الخلق وَاغاثۃ الملھوف والتضرع عن الکرُوب فانّ ھٰذہ الادویۃ قد جربتھا الامم علی اختلاف ادیانھا ومللھا فوجد والھا من التاثیر فی الشفاء مالم یصل الیہ علم اعلم الاطباء ولا تجربتہ ولا قیاسۃ ؎

پائے استدلالیان چوبین بود پائے چوبین سخت بے تمکین بود

ورئیناھا تفعل مالم تفعل الادویۃ الحسیۃ وقد علم انّ الارواح متی قویت وقویت النفس والطبیعۃ تعاونا علٰی دفع الداء وقھرہ فکیف ینکر لمن قویت طبیعتہ ونفسہ و فرحت بقربھا من بارئھا وانسھا بہ وجھالہ وتنعمھا بذکرہ وانصراف قواھا کلھا الیہ وجمعھا الیہ واستعانتھا بہ و توکلھا علیہ فیکون ذٰلک ولھا من اکبر الادویۃ ویوجب لھا ھٰذہ القوۃ دفع الالم بالکلیۃ ولا ینکر ھٰذا الا اجھل الناس واعظمھم حجابًا وَاکثفھم نفسًا وابعدھم عن اللہِ وعن حقیقۃ الانسانیۃ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدِہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ و نشھد ان لَّا الٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ نشھدُ انّ محمّدًا عبدُہٗ وَرسولہ۔

میاں بڈھا از مخلصان فقیر ست از شنیدن شدت او نحوی قلق و اضطراب حاصل شد انشاء اللہ تعالٰی در حق او دعا خواہم کرد تعویذ بستنی و نوشیدنی فرستادہ شد بعمل آرند و بعد الوقت اطلاع دہند تعویذ نوشیدنی در سبو مطہر باید انداخت و آب طاہر مملو باید ساخت و قدرے عسل نیز بآں باید نمود و جرعہ جرعہ بوقت طلب چند روز استعمال باید کرد۔

مکتوب (۶) فضیلت شعار محبت آثار مولوی صاحب مولوی محبوب عالم

سلمہ ربہ وزاد قدرہ از فقیر غلام مرتضٰے کان اللہ لہ بعد السلام علیکم و دعائے مزید اہتدائے انجلائے لائے آنکہ مکتوب مرغوب ایشان رسیدہ مسرور گردانید شکایت خلق از خلق نوشتہ اند مہربانا

ہدایت تنبیہ عیب اخلاق اور منع عزیمت از بیت رفق سلوک الملتبسۃ کے بیان میں۔

فا

Marfat.com

اگرچہ بمقتضائے فحوائے من تشبہ بقوم فھو منھم حلق راس خالی از لطافتے نیست لیکن از ضروریات این رہ ہم نیست مقصود تہذیب اخلاق وتخلیہ از اخلاق رزیلہ وتحلیہ بافعال حمیدہ است بقول اللہ تعالیٰ یوم القیامۃ عبدی طہرت منظر الخلائق سنین ھل طہرت منظری ساعۃ فیما افنیت عمرک او سبحانہ جل شانہ مارا و شمارا باین نعمت عظمیٰ مشرف گرداناد بالنبی وآلہ الامجاد رأیت ربی فی سکک المدینہ درکتابے دیدہ ام اما نام آن کتاب از حافظہ بدر رفتہ والمعنی رأیت ربی فی المنام او فی الیقظۃ وفی سکک المدینۃ الکان حالاً من الفاعل فلا اشکال وان کان حالاً من المفعول فھو محمول علی تجلی صورتہ فان للہ تجلیات صوریۃ مع تنزہ ذاتہ الاحدیۃ من المثلیۃ فافہم وہذا کما وقع فی المشکوٰۃ فی باب المساجد رأیت ربی عزوجل فی احسن صورۃ فالحال ہہنا ایضاً یحتمل ان یکون حالاً من الرائی وہو النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ویکون معناہ انی فی تلک الحالۃ فی احسن صورۃ وصفۃ من غایۃ انعامہ ولطفہ تعالیٰ ویحتمل ان یکون حالاً من المرئی وہو الرب تعالیٰ وکانہ احترز عن الرؤیۃ الاخرویۃ الموعودۃ للمؤمنین فانہا تتعلق بعین الذات عزوجل من غیر کیف ولا جہۃ عند اہل الحق واما دار الدنیا فلا تتحمل الکشف العریان عن الذات البحت جل جلالہ وانما رأی فی لیلۃ المعراج علی قول من قال بہ لانہ خرج عن ہذا العالم بالکلیۃ ودخل عالم الغیب حتی سمع صوت نعال بلال قدامہ فی الجنۃ فالدار الآخرۃ ہی التی من شانہا ان تتحمل ذلک واما فی الدنیا فانما یکون تجلی صوری کما تجلی لجبل موسیٰ والشجر وفی ہذا المقام تحقیقات ترکتہا حذراً للاطناب حال تعمیر مسجد برنگارند وبجمیع اہل ارادت سلام رسانند۔ اگر والد ماجد الیشان گاہے گاہے در موضع بہک روند و والدہ ماجدہ مولوی غلام حسن مرحوم را بر مقامات عالیہ توجہ نمایند البتہ الیق و انسب می نماید۔

مکتوب (٧)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ الذی خلع اولیائہ خلع الغامہ فہم بذلک حامدون۔ واختصہم بمحبتہ واقامہم فی خدمتہ فہم علی خلوتہ یحافظون۔ وفتح لہم ابواب حضرتہ ورفع عن قلوبہم حجاب بعدہ فہم بین یدیہ متازلون وصانہم عن الاغیار وسترہم عن اعین الفجار لانہم عرائس ولا یری العرائس المحرمون فاذا امر علیہم ولی من اولیاء اللہ ینسبونہ الی الزندقۃ والجنون۔ تراہم ینظرون وہم لا یبصرون۔ فمنہم المنکر لکراماتہم ومنہم المنقص لمقاماتہم۔ ومنہم السالب لاعراضہم ومنہم المعترضون یعترضون علی احوالہم ویخوضون بجہلہم فی مقالہم وہم یستہزؤن اللہ یستہزئ بہم ویمدہم فی طغیانہم یعمہون۔ فسبحان من قرب اقواماً واصطفاہم لخدمتہ فہم علی بابہ لا یبرحون وسبحان من جعلہم نجوماً فی سماء الولایۃ وجعل اہل الارض بہم یہتدون وسبحان من اباحہم حضرتہ قربہ والمنکرون علیہم عنہا مبعدون

ف استقامت اختیار کرے اور عوام و خلق ملامت سے بے پرواہ ہو کر حق تعالیٰ کی مرضی پر رہے۔

فالاولیاء فی القرب متنعمون و المنکرون فی نار الطرد و البعد معذبون لا یسئل عما یفعل وہم یسئلون و اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ شہادۃ شہد بہا الموقنون و اشہد ان سیدنا و نبینا محمداً عبدہ و رسولہ النور المخزون والسر المصون اللّٰہم فصل وسلم علیہ و علی سائر الانبیاء والمرسلین و علی آلہم و صحبہم اجمعین کلما ذکرہ الذاکرون و غفل عن ذکرہ الغافلون وبعدہ چگویم با تو از مرغے نشانہ

کہ با عنقا بود ہم آشیانہ

لیکن ے گرنیاید بدوست رہ بردن شرط عقلست در طلب مردن

کن عاقلاً ولا تقرب اکثر اہل الزمان ذئاب علیہم ثیاب خذ مرأۃ الفکر و انظر فیہا۔ واسال اللہ عزوجل ان یبصرک بہم انی قد جربت الخلق و الخالق فوجدت الشر عند الخلق و الخیر عند الخالق اللّٰہم سلمنا من شرورہم و ارزقنی خیر الدنیا و الآخرۃ اخرسوا بین یدیہ و لا تعارضوہ القوم فی سکوت کلی و خمود کلی و دہشۃ کلیۃ فاذا تم لہم ذلک و داموا علیہ انطقہم کما ینطق جمادات یوم القیامۃ لا ینطقون الا اذا انطقوا ولا یاخذون الا اذا اعطوا ولا ینبسطون الا اذا بسطوا التحقت قلوبہم بقلوب الملائکۃ لا یعصون اللہ ما امرہم و یفعلون ما یؤمرون۔ ان اردت الوصول الی منازلہم فعلیک بتحقیق الاسلام ثم ترک الذنوب ما ظہر منہا و ما بطن ثم الورع الشافی ثم الزہد فی مباح الدنیا ثم الاستغناء بفضل اللہ ے

اذا کنت فی طاعۃ راغبا فلا تنکسہا حلۃ الآجل

ولکن کالبہالیل فی حالہم مع الوقت یجرون کالعاقل

ع فارسی گو گرچہ تازی خوشتر ست۔ منبع البرکات مولوی صاحب مولوی ابراہیم سلمہ الکریم۔ فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ بعد از سلام مسنون میرساند۔ صحیفہ شریفہ کہ مملو از جواہر زواہر بود رسیدہ دل را نورے و سینہ را سرورے بخشیدہ۔ فقیر ایشان را از مقبولان میداند و در خلاو ملا مح ایشان می نماید ظہر الغیب در حق ایشان دعا می سازد و بہر ادرجہ ایشان را از خود فضل میداند اما بمقتضائے فحوائے الدین نصیحۃ گاہے گاہے چند الفاظ بطور نصیحت می نویسد اگرچہ ایشان را باین کلمات و باین عبارات احتیاجے نیست لیکن شاید دیگرے باں مہتدے شود ے

خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در لباس دیگران

خدا جل و علا در چند جا می فرماید فلا تکن من الممترین o فی الظاہر المخاطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم و المراد غیرہ فعلیک بالاستقامۃ و الاحتراز عن موضع الملامۃ والسلام و یتم الکلام فقط۔

مکتوب (۸) اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ من العبد الاثیم الی مولانا و بالفضل اولانا محمد ابراہیم سلمہ الرب الکریم۔ اما بعد مکتوب مبارک ایشان مشتمل بر عجائب و غرائب رسید محظوظ الوسعت ساخت اے فقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔ بندہ را نہ چندان کشف ست و نہ کاشفہ اما در بعضے اوقات بہ سبب بیدن بعضے آیات البتہ

ف۔ سالکانِ طریقت کیلئے ضروری اطوار و نصائح۔

Marfat.com

پے بمقصود می برم فاصیب تارة واخطی اخری مع ان الظاهر عنوان الباطن
کما تری قال اللہ تعالیٰ سیماهم فی وجوههم من اثر السجود و
یوم تشهد علیهم السنتهم و ایدیهم و ارجلهم بما کانوا یعملون
اعمالنا تنادی علینا فی وجوهنا خیرا کان او شرا استعداد شما در علم ظاهر و باطن بزعم فقیر نهایت بلند است
و حلاوتے و طراوتے بر کلام شما پیدا۔ کمالات اولیاء بالقوه در وجود مسعود شما موجود۔ لیکن آن استعداد کامل را
از قوة بفعل آوردن مشکل و موقوف است بر چند شرائط۔ امسال چون ایشان را ملاحظه نمودم نسبت شما به نسبت
سابق نحیف و ضعیف معلوم میشد واللہ اعلم خدا را این استعداد کامل ضائع نسازند و این
جوهر بے بها در امور لاطائله خرچ ننمایند مزاج شما عاشقانه است ازین پل زود درگذرانند من
احب اتخاذ النساء لم یفلح ابداً ؎

چشم بند و گوش بند و لب به بند گر نه بینی سر حق بر من بخند

در خلوت نشسته و چشم از اغیار بسته باذکر و فکر و مراقبه کار خود تمام نمایند این جهان گذرانست و عاقبت کار با ایمان
است اللہ تعالیٰ با ایمان دارد و با ایمان بردارد بمنه و کماله کرمه قال الغوث الاعظم قدس اللہ سره العزیز
کل همك فی الاکل والشرب والنکاح والنوم وبلوغ اغراضك همك هم
الکفار والمنافقین یا مسکین ابك علی نفسك الملائکة الموکلون بك
یبکون علیك لما یرون من خسرانك فی دینك مالك عقل لو کان لك عقل
لبکیت علی ذهاب دینك معك راس مال وانت لا تتجر به هذا العقل
والحیاة هما راس المال وانت راس ما تحسن ان تتجر بهما علم لا تعمل به
وعقل لا تنتفع به وحیاة لا تفید کبیت لا یسکن وکنز لا یعرف وطعام
لا یوکل قال بعض الاعاظم ومما من اللہ تعالیٰ به علیّ عدم صبری علی البعد
من حضرته تعالیٰ وطیرانی علیها کلما اغفل و اخرج منها ولا اعرف لسرعة الطیران
شیئا اعون علیه من هذین الجناحین احدهما ترك اللذات و الشهوات المحرمة والمباحات
وترك الرلحات کلها والثانی احتمال الاذی والمکاره ورکوب العزائم والشدائد
والخروج من الخلق والهوی والارادة والمنی وقال سیدی احمد بن رفاعی کن طیارا
الی الحضرة حتی تغیب عنها ولا ترض بالقعود منها۔ سخن بطول انجامید ؎۔

قصة العشق لا انفصام لها صامت ههنا لسان القال

Marfat.com

ے بس کنم خود زیرکان را این بس است - من ایشان را از مقبولان می شناسم و خود را بدترین غلام
می انگارم دیث آید کہ خدا جل و علا در روز جزا با ما چہ معاملہ می نماید اللھم خلقتنی مجانًا
و رزقتنی مجانا فاغفرلی مجانًا - والسلام -

مکتوب (۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - السلام علیک یا ابراہیم انا کذلک نجزی
المحسنین مکتوب شریف ایشان کہ پُر از مضامین عالیہ بود بمطالعہ این لاشے در آمد - عمر از چہل گذشتہ و
اعضا ضعیف و سست گشتہ زاد راہ کہ متابعت سید الاولین والآخرین است بردست ہیچ نیامدہ و خوف حسرت
آن فرو گرفتہ ندانم در آن وقت دشواری و زمان بیقراری چہ پیش آید سعادت یا شقاوت رو می نماید کسیکہ در
ماتم و مصیبت خود چنین گرفتار و زار بود آن بیچارہ آوارہ دیگری را چہ تربیت و نصیحت خواہد کرد ے

طبیب یداوی والطبیب مریض

صد کس باید کہ این مدبر را دستگیر شوند و از گمراہی براہ آرند ای برادر کار بغایت دشوار است ے

یقین دانم کہ آن شاہے نکو نام　　　بدست سر بریدہ مے دہد جام

پس دائم بیاد حق سبحانہ تعالیٰ باشید تا غایت از خود غائب شوید ے

کسی از شوق جانان گشت مدہوش　　　ہمہ عالم شد اورا فراموش

ما جعل اللہ لرجل من قلبین فی جوفہ در درون آدمی یک دل است اگر بدنیا مشغول سازد
از آفتاب فیض الٰہی نافت نگیرد - آفتاب کہ طلوع میکند از مشرق تا مغرب ہر ذرہ کہ ہست از نور او بہرہ می یابد -
نور او بر ہمہ می تابد اگر خانہ بود کہ آنرا روزنہ است از ان راہ گذر فیض وجود بوی خواہد رسید و اگر غافل است
آن نور از وے خواہد گشت ے　دوست بہر لحظہ نظر مے کند
غافلی چون از تو گذر میکند

حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ می فرماید کہ حجاب میان بندہ و حق سبحانہ ہمین انتقاش صور کونیہ است از
مشاہدہ صور جمیلہ و باستماع نغمات و سازہائے طرب انگیز آن نقوش در حرکت و تموج مے آید طالب را نفی
آن کردن واجب است و نیز باید دانست کہ حق سبحانہ از ہمہ لطیف تر است ہر کرا لطافت بیشتر مشغولی بحق سبحانہ
بیشتر بافندہ و موزہ دوز از انکس کہ خس تمام میکشد لطیف تر اند زیرا نکہ از ایشان خس کشی نمے آید - بزاز از ایشان
لطیف تر است تحمل آن ندارد کہ بافندگی و موزہ دوزی کند ملایان از بزازان لطیف تر اند بزازی نمے توانند کرد -
و جماعتے کہ بحق سبحانہ مشغول اند از ایشان لطیف تر اند تحمل آن ندارند کہ یک چشم زدن بغیر حق سبحانہ مشغول باشند
انبیاء بر حال ایشان غبطہ مے برند نہ از ان جہت کہ درجات و کمالات ایشان از درجات و کمالات انبیاء زیادہ اند

Marfat.com

بلکہ ازین جہت کہ ایشان را شرف حالی است کہ دائم در قرب حضرت حق اند و حضرت حق سبحانہ ایشان را از نظر خلق پوشیدہ داشتہ است و بر سبیل دوام ایشان را بخود مشغول گردانیدہ۔ بادشاہ جمیع امور ممالک را بیکی از مقربان خود تفویض مے نماید و او بامر بادشاہ در ممالک تصرف میکند و دیگرے آفتابہ دار است و آب وضو بادشاہ ترتیب میکند و دائم پیش بادشاہ است اگرچہ آنکس کہ متصرف در ممالک است نزد بادشاہ مقرب است و برگزیدہ تر و در درجہ عالی تر لیکن آفتابہ دار این شرف دارد کہ دائم در قرب بادشاہ است و خدمت خاصہ او میکند و بغیر او مشغول نیست سبحان اللہ بزرگے میفرماید ؎

با یار بگلزار شدم رہگذری | بر گل نظرے فگندم از بے خبری
دلدار بطعنہ گفت شرمت بادا | رخسار من اینجا و تو در گل نگری

ازینجا است کہ فرمودہ اند اگر بکشت زار روی و از کشت خطہ داری از حق سبحانہ غافلی و اگر خطہ زاری چرا مے روی در رسالہائے نویسی اگر عمل خواہی کرد این یک سخن بس است کہ بخدا مشغول باش و اگر عمل نخواہی کرد چرا مے نویسی و فرمودہ اند کہ یک نے و ہزار آسانی ہرچہ غیر حق است نے گفتی و خلاص شدی۔ سخن بطول انجامید اگر سہوے سر زد شدہ باشد معاف فرمایند اللہ یجمع بیننا و بینکم فی الدنیا و الآخرۃ۔

مکتوب (۱۰) مقبول رب العلمین قاضی صاحب قاضی سعید الدین سلمہ رب العلمین و عافا باللطف

والدین۔ فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد از سلام و دعاہا میرساند۔ مکتوب ایشان رسید چون مملو از حسرت و اندوہ بود محزون گردانید رضینا بقضاء اللہ ہرچہ ساقئے ما ریخت عین الطاف است ؎

تو روا از پرستیدن حق مپیچ | بہہل تا نگیرند خلقت بہیچ
رہائی نیابد کس از دست کس | گرفتار را چارہ صبر است و بس

؎ اصبر لکل مصیبۃ و تجلد | و اعلم بان المرء غیر مخلد
و اصبر کما صبر الکرام فانہا | نوب تنوب الیوم تکشف فی غد
و اذا اتتک مصیبۃ تشجی بہا | فاذکر مصابک بالنبی محمد

اما سمعتم ان الدنیا سجن المومنین و جنۃ الکافرین و ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما اوذی نبی ما اوذیت قال الحسن رض سمعت جدی رسول اللہ ص یقول یا بنی علیک بالقنوع و تکن من اغنی الناس و اد الفرائض و تکن اعبد الناس یا بنی ان فی الجنۃ شجرۃ یقال لہا شجرۃ البلوی یؤتی باہل البلاء یوم القیامۃ فلا ینشر لہم دیوان و لا ینصب لہم میزان یصب علیہم

ف معاذ یہ ہیں کہ کسی کو غلغلی... اور دعا نہ کرے کہ خلا دوں کو ماں ۱۲

الاجر صیّاً ثم فرّ انما یوفی الصابرون اجرھم بغیر حساب۔ قال جلال الدین رومی قدس سرہٗ ؎

درد پشتم داد حق تا من ز خواب | بر جہم در نیم شب با سوز و تاب
درد ہا بخشید حق از لطف خویش | تا نہ خسپم جملہ شب چون گاؤ میش
در حقیقت دوستانت دشمنند | کہ ز حضرت دور و مشغولت کنند
در حقیقت ہر عدو را روئی تست | کیمیاؤ نافع و دل جوئی تست
کہ ازو اندر گریزی در خلا | استعانت جو و لطفی از خدا

مع ہذا چون درین باب استغاثہ نمودہ اند انشاء اللہ تعالیٰ درحق شما دعا خواہم نمود۔ امید کہ بعد ازین کسے از اہل کھیوڑہ معترض حال شما نخواہد شد۔ تسلّی دارند و در ریاضات و عبادات مداومت نمایند قال اللہ تعالےٰ واصبر لحکم ربّک فانّک باعیننا وسبح بحمد ربّک حین تقوم ومن اللیل فسبّحہ وادبار النجوم فی الحدیث الشریف من یرد اللہ خیراً یصبہ مولوی خرم علی صاحب شرح اردو میں تحریر فرماتے ہیں بخاری میں ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا جس کے ساتھ خدا تعالیٰ خیر اور بہتر کیا چاہتا ہے تو اس پر مصیبت ڈالتا ہے۔ **فائدہ** مسلمان کو لازم ہے کہ مصیبت سے نہ گھبرائے مصیبت کو خدا کا غضب نہ سمجھے اس کو خدا کا کرم جانے کیونکہ مصیبت گناہ گھٹاتی ہے اور درجہ بلند کرتی ہے ہر دم خدا یاد آتا ہے۔ آرام میں اکثر آدمی خدا کو بھول جاتا ہے۔ اگر مصیبت اور بلا آدمی کے حق میں بہتر نہ ہوتی تو خدا اپنے پیغمبروں اور نیک بندوں پر نہ ڈالتا۔ مصیبت مسلمان کے حق میں اکسیر ہے چاندی اور سونے کو جو کھرا کیے چاہتے ہیں تو اُس کو آگ میں گلاتے ہیں۔ لیکن اُس مصیبت سے خدا کی پناہ جس سے آدمی کافر ہو جاوے یا خدا کو بھلاوے اور اس کا گلہ کرے۔

مکتوب (۱۱) فضیلت شعار مقبول پروردگار مولوی صاحب مولوی نور محمد سلمہ الصمد فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ بعد اسلام مسنونہ ادعیہ متفرقہ میرساند خط فرحت نمط آن مخلص بے غلط رسیدہ مافیہا مفہوم گردیدہ رسالہ شریفہ سراپا ہدایت است مگر از بعضی عبارات عوام از راہ جہالت وخواص از راہ تعصب در مزلقہ افتادند و نفہمیدند کہ الفاظ متشابہ در کلام فصحاء بلغا بلکہ در کلام خدا اجل و علا نیز موجود ہستند امّا الذین اٰمنوا فیعلمون انہ الحق من ربھم واما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ۔ تصحیح کلام عاقل از ضروریات است فکیف کلام العاقل الفاضل الکامل فی العلوم الظاہریۃ والباطنیۃ۔ چشتیہ بہشتیہ فی زماننا ہذا اگرچہ بجہر مفرط ایذا میرسانند لیکن

ف۔ [illegible] ۱۲

قدمائے ایشان از جہر کذائی منع فرمودہ اند۔ کاشکے اگر از حضور دُمی نقشبندیہ واقف شدندی ہرگز ایشان را بجہر مفرط ایذا نرسانیدندی۔ قال صاحب تفسیر العرائس فی ذیل قولہ تعالیٰ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ اعلمنا اللّٰہ سبحانہ بھذا التادیب ان خاطر حبیبہ من کمال لطافتہ ومراقبتہ وجمال ملکوتہ کان یتغیر من الاصوات الجہریۃ وذلک من غایۃ شغلہ باللّٰہ تعالیٰ وجمع ہمومہ بین یدی اللّٰہ تعالیٰ فاذا صوت احد بالجہر عندہ کان یتاذی قلبہ المبارک من صوتہ ولیضیق صدرہ من ذلک کانہ یتقاعد سرہ لحظۃ فی میادین الازل والابد فحذ فہم من ذلک فان تشویش خاطرہ علیہ السلام سبب لبطلان اعمالکم ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون فان اجتماع خاطر الانبیاء والاولیاء لمحۃ احب الی اللّٰہ تعالیٰ من اعمال الثقلین وفیہ حفظ حرمۃ رسول اللّٰہ وتادیب المریدین بین یدی اولیاء اللّٰہ تعالیٰ الی آخر ما قال زیادہ چہ تحریر نمایم العاقل یکفیہ الاشارۃ۔

مکتوب (۱۲) الحمد للّٰہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعلموا ان القلب جار اللّٰہ سبحانہ ولیس شیٔ اقرب الی جناب قدسہ کالقلب ایاکم وایذاء ای قلب مطیعاً کان او عاصیاً فان الجار وان کان عاصیا یحمی۔ فاحذروا من ذلک ثم احذروا فانہ لیس بعد الکفر الذی ہو سبب ایذاء اللّٰہ سبحانہ مثل ایذاء القلب فانہ اقرب ما یصل اللّٰہ سبحانہ فان الخلق کلہم عبید اللّٰہ سبحانہ و الضرب والاہانۃ لعبد ای شخص کان یوجب ایذاء مولاہ فما شان المولیٰ الذی ہو المالک علی الاطلاق فافہموا ما اقول فان کلامنا اشارات وبشارات لا یعقلہا الا العالمون ومعلوم نمایند کہ مقصد اقصیٰ و مطلب اعلیٰ از تعلم تعلیم ایمانی است وعلم بے تعلیم عقیم است سعی موفور مبذول داشتہ باشند کہ این سعادت شما را حاصل آید۔ وفقیر ہم از دعا این متمنا غافل نخواہد شد۔ در این زمانہ ظلمانی کہ ہمہ کس از تعلم علم ایمانی پشت دادہ بہواجس نفسانی واغراض شیطانی رو آوردہ است سعادتمندی باشد کہ باین سعادت مشرف گردد۔

ع تا دوست کرا باشد ومیلش بکہ باشد۔ اللّٰہ تعالیٰ ما را وشما را وجمیع اہل علم را باین سعادت مشرف گرداناد بالنبی وآلہ الامجاد باید کہ ہر وقت بعد از منزل قرآن شریف خود را بمطالعہ کتب مشغول نمایند وہر قدر کہ توانند خود را بتعلیم معمول دارند انشاء اللّٰہ برکت در تدریس شما خواہد شد و باید کہ وظیفہ حزب البحر از دست ندہند وفیض باطن آن را دارند۔

مکتوب (۱۳) الحمد للّٰہ رب العٰلمین فی السراء والضراء وفی الشدۃ والرخاء وفی العطیۃ والبلاء والصلوٰۃ والسلام علی من ما اوذی نبیٌّ مثل ایذائہ وما ابتلی رسول نحو ابتلائہ۔ لہٰذا صار رحمۃ للعٰلمین وسید الاولین والآخرین حضرت حق سبحانہ جل شانہ

Marfat.com

سعادت اطوار مقبول پروردگار مولوی محبوب عالم را از حوادث زمانہ ناہنجار محفوظ و مصئون داشتہ
خوش وقت بجمعیت دارا دو حزن و اندوہ ماضی را در حق ایشان باحسن وجوہ تلافی فرمایاد از احقر الورٰے
فقیر غلام مرتضٰے نور اللہ قلبہ بنور الصدق والصفا بعد تبلیغ دعوات ترقی درجات انجلائے رائے
آنکہ ۔ ہر دو مکتوب ایشان نزد فقیر رسیدہ بفرح و ترح رسانیدند او سبحانہ جل شانہ بفضل خویش
بطفیل پیران صفا کیش والد ماجد شما را صحت کامل و شفائے عاجل عطا فرماید انہ علی کل شیء قدیر و
بالاجابۃ جدیر ۔ چند اسولہ درج مکتوب نمودہ اند اجوبہ ایشان آنچہ بخاطر فاتر رسیدہ حوالہ قلم نمودہ می آید
نیک توجہ نمایند ۔ (۱) باید دانست کہ در مسئلہ جمعہ اختلاف بسیار است بعضی بفرضیت قائل شدہ اند و
برخی براہ تحریم و کراہت رفتہ اند ولکل وجھۃ ھو مولیھا ۔ این فقیر سراپا تقصیر ترک این اعظم
شعار اسلام را بہیچ وجہ برخود روانمی دارد و وعید شدید کہ از رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
منقول است فمن ترکھا فلا جمع اللہ شملہ ولا بارک لہ فی امرہ الا لا صلوٰۃ
لہ الی اٰخر الحدیث ۔ برخود نمی پسندد و مع ہذا در تعریف مصر اختلاف است و بعضے فقہا
شرط خلیفہ نیز چندان معتبر نداشتہ اند قال فی حاشیۃ شرح الوقایۃ وھذا الشرط ای حضور
الوالی او نائبہ یسقط عند الضرورۃ فاذا لم یکن خلیفۃ ولا امیر
واجتمعت العامۃ علی تقدم رجل للخطبۃ جاز علی ما فی المحیط ۔
و در شرح سفر السعادت نوشتہ کہ دران بلاد کہ ولاۃ آن کفار اند مسلمانان را می رسد کہ اقامت جمعہ و اعیاد
بکنند و اگر یکے را قاضی سازند قاضی میشود بتراضی مسلمانان انتہی وفی المضمرات الجمعۃ علی
ثلثۃ اقسام فرض علی البعض وواجب علی البعض وسنۃ علی البعض اما الفرض
فعلی الامصار واما الواجب فعلی نواحیھا واما السنۃ فعلی القری الکبیرۃ ۔
بحر الرائق خلاصہ اینکہ درین مسئلہ اختلاف بسیار است تحقیق حقیق بالمشافہ فہمانیدہ خواہد شد ۔
(۲) در حدیث مبارک برای عقیقہ شات و میش مروی است ماد گاؤ در ہیچ حدیث مروی نیست ۔
(۳) اشتراک اقل از ہفت مردمان در ضحیہ جائز است ہیچ وسوسہ نیست ۔ فقط والسلام ۔

مکتوب (۱۴) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

اذا اشتدت بک العسریٰ ففکر فی الم نشرح
فعسر بین یسرین اذا ما ذکرتہ فافرح

میان صاحب میان محمد عظیم سلمکم عن وسوسۃ الشیطان الرجیم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
خط فرحت نمط ایشان رسیدہ ما فیہا مفہوم گردید ۔ شکایت قساوت قلب نمودہ اند او سبحانہ جل شانہ

بفضل خویش بطفیل پیران صفا اندیش شرح صدر و تصفیہ قلب و قالب ما را و شما را عطا فرماید کہ نعمت اصلی ہمین است و دیگر ہمہ ہیچ ۔ و قصۂ مصائب نیز در میان آوردہ اند مہربانا قرآن شریف را در دخود باید نمود و حالات انبیاء علیہم السلام و اولیاء کرام ملاحظہ باید فرمود قصۂ حضرت یوسف علیہ السلام و حضرت اسمٰعیل علیہ السلام و حضرت آدم علیہ السلام مد نظر داشتہ دل خود را تسلی باید داد آیت فیض ہدایت ان اللہ مع الصابرین یاد باید آورد

جام محنت خورند و دم نزنند ۔ جز براہ وفا قدم نزنند
خوش بسوزند در بلا چون عود ۔ کہ از ایشان برون نیاید دود

درین ملک مرض ہیضہ شائع شدہ بود و بیہ فقیر بفضل پروردگار و برکت پیران کبار محفوظ ماند واللہ المستعان و علیہ التکلان ۔

مکتوب (۱۵) مقبول بارگاہ رب العلمین مولوی صاحب مولوی حمید الدین سلمہ رب العلمین ۔

از فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم و دعا ہا آنکہ خط فرحت نمط الیشان رسید محظوظ الوقت ساخت بسبب عدم فرصت اتفاق جواب نیفتاد ۔ نماز تہجد نماز یست کہ بعد از فرائض ہیچ نماز بآن نمے رسد قال اللہ تعالیٰ لنبیہ و حبیبہ و قریبہ ومن اللیل فتہجد بہ نافلۃ لک عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا الآیۃ ۔ و طریقہ ہائے ادائے آن اولیاء عظام و مشائخ کرام متعدد نوشتہ اند آنچہ اقرب و اسہل و اخصر و انفع نزد فقیر است اینست کہ در ثلث اخیر از شب ہشت رکعت یا دوازدہ رکعت بخوانند در ہر رکعت بعد از فاتحہ سہ بار سورہ اخلاص و بعد از ادائے آن یکبار سورۂ یٰس و سہ صد بار کلمہ طیبہ باین طور بخوانند کہ کلمہ لا را از ناف بر آرند و جانب راست سینہ او را کشیدہ بہمان طرف کلمہ الٰہ را خیال کردہ الا اللہ بر قلب ضرب نمایند انشاء اللہ تعالیٰ اگر بہمین طور مداومت کنند موجب ترقیات خواہد گردید و جماعت نساء تنہا مکروہ تحریمہ نوشتہ اند و یکرہ تحریما جماعۃ النساء ولو فی التراویح در مختار مگر در فتح القدیر از عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت نمودہ کہ ایشان جماعت نساء کنانیدہ اند و حق نزد فقیر آن ست کہ در جائے محفوظ جماعت کنند کہ آواز ایشان با نامحرمان نرسد البتہ جائز خواہد بود و الا خالی از فتنہ و فساد نیست الصلوٰۃ بر محمد کہ در تراویح متعارفست و بآواز بلند بگویند در کتابے معتبر بنظر فقیر نرسیدہ مگر در حاشیہ صلوٰۃ مسعودی قلمی دیدہ ام کہ از ین فعل شیطانان میگریزند و الحق انہ لا شناعۃ فی فعلہ

مکتوب (۱۶) مصدر الحسنات جامع الکمالات مولوی صاحب مولوی کرامت اللہ سلمہ اللہ

فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد اسلام مسنونہ و دعا ہیہ مقرونہ میرساند خط فرحت نمط الیشان رسیدہ خوش وقت ساخت دل میخواہد کہ چیزے بطرف شما نوشتہ شود لیکن چہ کردہ آید کہ فرصت دست نمید ہد بالفعل بعضے از وصایا یا الٰہیہ حوالہ قلم نمودہ مے آید خوب مطالعہ فرمایند قال اللہ تعالیٰ فی بعض کتبہ یا عبدی انک مفتقر و

ف نماز تہجد و ترکیب ذکر نفی و اثبات ۱۲

ف مسئلہ جماعت نساء ۱۲

ف لفظ الصلوٰۃ کہ بآواز بلند بعد تراویح گفتہ میشود ۱۲

Marfat.com

ومحتاج الیّ ولا بدلک منی فعند ذلک لا تعرض عنی ولا تتشاغل عنّی ولا تنسانی ولا تشتغل بغیری بل تکون دائم الاوقات
فی ذکری وفی جمیع احوالک وجمیع حوائجک تسألنی وفی جمیع تصرفاتک تخاطبنی وفی جمیع خلواتک تناجینی وتشاهدنی
وتراقبنی وتکون منقطعاً الیّ من جمیع خلقی ومتصلاً بی دونهم وتعلم انی معک حیث ماتکون اراک وان لم ترنی واذ
یتفنت وبان لک حقیقة ما قلت وصحة ما وصفت ترکت کل شیئ وراءک واقبلت الیّ وجهک فعند ذلک
اقربک منی واوصلک الیّ وارفعک عندی وتکون من اولیائی واصفیائی واهل جنتی فی جواری مع ملائکتی
مکرماً مفضلاً مسروراً فرحاً منعماً ملذذاً آمناً تبقی سرمداً ابداً دائماً فلا تظن بی یا عبدی ظن السوء ولا
تتوهم علی غیر ما یقتضیه کرمی وجودی واذکر بالف انعامی علیک وقدیم احسانی الیک وجمیع آلائی لدیک
خلقتک ولم تکن شیئاً مذکوراً خلقاً سویاً وجعلت لک سمعاً لطیفاً وبصراً حاداً وحواساً دراکة وقلباً زکیاً وفهماً
ثاقباً وذهناً صافیاً وفکراً لطیفاً ولساناً فصیحاً وعقلاً ضیاءً وصورة حسنة واعضاءً صحیحة وادواتاً کاملة
وجوارح طائعة ثم الهمتک الکلام والمقول وعرفتک المنافع والمضار وکیفیة التصرف فی الافعال
والصنائع والاعمال وکشفت الحجب عن بصرک وفتحت عینیک لتنظر الی ملکوتی وتری مجاری اللیل و
النهار والافلاک الدوارة والکواکب السیارة وعلمتک حساب الاوقات والازمان والشهور والاعوام والسنین
والایام وسخرت لک ما فی البر والبحر من المعادن والنباتات والحیوان تتصرف فیها تصرف الملائکة وتتحکم
فیها تحکم الارباب فلما رأیتک متعدیاً جابراً باغیاً غاشیاً ظالماً طاغیاً متجاوز الحد والمقدار عرفتک الحدود
والاحکام والقیاس والمقدار والعدل والانصاف والحق والصواب والخیر والمعروف والسبیل العادلة لیدوم
لک الفضل والنعم ویصرف عنک العذاب والنقم وعرضتک لما هو خیر لک وفضل وشرف واعز واکرم والذ وانعم
ثم انت تظن بی ظنون السوء وتتوهم علی غیر الحق یا عبدی اذا تعذر علیک فعل شیئ مما امرتک به فقل
لاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم کما قالت حملة العرش مما ثقلت علیهم حمله واذا اصابتک مصیبة
فقل انا لله وانا الیه راجعون کما یقول اهل صفوتی ومودتی واذا زلت بک القدم فی معصیتی فقل ما قال
صفیتی آدم وزوجته ربنا ظلمنا انفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنکونن من
الخاسرین - واذا اشکل امر واهتمک ای فقل کما قال ابراهیم علیه السلام الذی خلقنی فهو
یهدین والذی هو یطعمنی ویسقین واذا مرضت فهو یشفین والذی
یمیتنی ثم یحیین والذی اطمع ان یغفر لی خطیئتی یوم الدین الایة واذا
اصابتک مصیبة فقل کما قال یعقوب علیه السلام انما اشکوا بثی وحزنی الی الله واذا جرتک منک
خطیئة فقل کما قال موسیٰ علیه السلام هذا من عمل الشیطان واذا رأیت العصاة

من خلق الله ولم تدر ما حکم الله فیهم فقل کما قال عیسیٰ علیہ السلام ان تعذبهم فانهم عبادک
وان تغفر لهم فانک انت العزیز الحکیم و اذا استغفرت الله وطلبت عفوه فقل
رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا
إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا
طَاقَةَ لَنَا بِهِ ج وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا قف وَارْحَمْنَا قف أَنْتَ مَوْلَانَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ سخن بطول انجامید لکن فی هذا کفایة لمن کان له قلب او القی
السمع وهو شهید ـ

قصة العشق لا انفصام لها — صامت ههنا لسان القال
سیحصد عبد الله ما کان حارثا — فطوبی لعبد کان لله یحرث

والسلام علی من اتبع الهدیٰ والتزم متابعة المصطفیٰ علیه وعلی آله التحیة والثنا ـ

مکتوب (۱۷)

الحمد لله وکفی وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ قال الله تعالیٰ
ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبا او قال اوحی ولم یوح الیه شیئ ومن قال سانزل مثل ما انزل الله
ولو تریٰ اذ الظالمون فی غمرات الموت والملائکة باسطوا ایدیهم اخرجوا انفسکم الیوم تجزون
عذاب الهون بما کنتم تقولون علی الله غیر الحق وکنتم عن آیاته تستکبرون ـ ایزد تقدس وتعالیٰ
آن شهسوار عرصه توحید وعرفان یکه تاز میدان تجرید و ایقان العامل بآیات القرآن والتابع بآثار سید
ولد عدنان را پیوسته مؤدب بآداب نبویه مهذب باخلاق مرضیه نقشبندیه مجددیه داراد بالنبی و
آله الامجاد ـ از فقیر غلام مرتضیٰ کان الله له بعد تادیه مراتب سنت که سلیقه انیقه شارعان مشارع
اتحاد و اسلام ست واضح رائے محبت پیرائے آنکه صحیفه شریفه محتوی بر معانی لطیفه در احسن الاوقات سبب
فرحت بخشا و کاشف حالات گردید ـ عقاید مرزا قادیانی مخالف آیات صریحه و احادیث صحیحه و مخالف
اجماع هست که کشوف اولیاء متقدمین و متاخرین است فلا یتبعه الا الجاهل او زندیق او مجنون او متعصب
فی الدین البته او را در فن انشاء پردازی عربی و فارسی دخلے هست لهذا بعضے اشخاص ضعیف الایمان که
از عقل بهره کلی ندارند بر تحریرات و تقریرات او فریفته و شیفته می شوند و ادعائے کاذبه او را مثل نبوت
وولایت وغیر ذلک تصدیق می نمایند فویل لهم ثم ویل لهم ـ اعوذ بالله ان اکون من الجاهلین دعوائے نبوت
ومثیل مسیحا و مهدی بودن از طرف مرزا قادیانی محض دروغ بے فروغ ست زیرا که بنابر تصدیق این
دعوی هیچ دلیل قوی نزد ایشان نیست که خصم او را تسلیم نماید محض الهام و کشف و حجت بر غیر قائم نگردد
کما تقرر فی علم الکلام و قد حرر بنا مرارا آن صاحب! الکشف یغلط کثیرا مع هذا این چنین کشف که مخالف حق

Marfat.com

صریح باشند معتبر نیست ظاہر ست کہ ایشان را اگر حظے از ولایت بودے تا احدے از ہمنشینان ایشان البتہ مؤدب و مہذب گردیدے و اخلاق ذمیمہ او مبتدل او صاف حمیدہ گشتے حالانکہ جملہ احباب ایشان را الآن کما کان می بینیم ہیچ کس را دل از دنیائی دون سرد نگردیدہ و نہ ہیچ کس کما حقہ راغب بعبادت الٰہی است چہ خوش گفت ان الاوفح الی اوج القبول اوصل وان الناس کالنتیجۃ تابعون للاخس الارزل۔

سوختم از دست صرافان گوہر ناشناس — قیمت خرمہرہ را با دُر برابر میکنند

مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَھُوَ الْمُھْتَدِ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ وَلِیًّا مُّرْشِدًا۔

مکتوب (۱۸)

محبت آثار مقبول پروردگار شیخ کرامت اللہ سلمہ اللہ۔ فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد سلمہ مسنونہ و ادعیہ مقرونہ میرساند کہ خط فرحت نمط ایشان رسیدہ خوش وقت ساخت شکایت از عدم فائدہ باطنی نمودہ اند مہربانا دریں باب جد و جہد کنند و متوجہ بقلب صنوبری شدہ ذکر نمایند شاید کہ درے از فیض بکشائند افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علی نور من ربہ ؎

اندرین رہ می تراش و می خراش — بو کہ گردی از حقیقت روشناس

مولانا غلام یحییٰ کہ محشّی میرزاہد است در خدمت حضرت مرزا جانجاناں رحمۃ اللہ علیہ ۳ سال بکمال ادب گذرانید لاکن فائدہ باطن چیزے بر ایشان منکشف نشد اما ہرگز از ذکر و مراقبہ پہلو تہی نساختند۔ بعد از ۳ سال ایشان را شرح صدر حاصل شد و یافتند آنچہ یافتند چنانچہ در علم ظاہر در طبائع فرق بسیار است حال علم باطن نیز ہمین است النّاس معادن کمعادن الذھب و الفضۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا قاسم واللہ یعطی و ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم الخ۔

مکتوب (۱۹) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محبت آثار مقبول پروردگار مولوی نور محمد سلمہ الصمد۔ تراب اقدام الاولیاء فقیر غلام مرتضیٰ اوصلہ اللہ الی ما یتمنی بعد اسلمہ مسنونہ و ادعیہ مقرونہ میرساند کہ خط فرحت نمط ایشان رسیدہ ما فیہا مفہوم گردید۔ او سبحانہ جل شانہ مارا و شمارا از امراض ظاہریہ و باطنیہ نجات ارزانی فرمودہ بیاد خود و بیاد حبیب و قریب خود محظوظ دارد بالنبی و آلہ الامجاد۔ مکرر سوال از اسلام و کفر روافض و خوارج نمودہ اند مہربانا این مسئلہ بہ بسط تمام در کتب علم و کلام مذکور ست شاید کہ مطالعہ کردہ باشند و آنچہ در فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب مرقوم ست آن نیز دیدہ باشند اما این عاصی بر معاصی ہر کہ بواحدانیت خدا جل و علا اقرار نماید و برسالت رسول مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم گواہی دہد او را کافر نمی شمارد و مذبوحہ او را حلال می انگارد مع ہذا سخت محبت شیخین و

فائدہ باطنی

در مسئلہ کفر و اسلام روافض و خوارج۔

حسنین رضوان اللہ علیہم میدارم ؎

ملت عاشق ز ملتہا جدا است　　　عشق اسطرلاب اسرار خدا است

عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الٰہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل الخ رواہ ابوداؤد ۱۲ مشکوٰۃ شریف باب الایمان ۔ حسن شہید رح در حاشیہ مشکوٰۃ شریف درین باب تحقیق بسیار نمودہ اند و بعد تدقیق وافر این عبارت افادہ فرمود والصواب ان لا یتسارع الی تکفیر اھل البدعۃ لانھم بذلوا وسعھم فی اصابۃ الحق فلم یحصل لھم غیر ما زعموہ فھو بمنزلۃ الجاھل او المجتھد المخطی وھذا قول المحققین من علماء الامۃ احتیاطاً۔ فی شرح العقائد العضدیۃ اما المعتزلۃ فالمختار انھم لا یکفرون ۔ وقد سئل الامام ابو القاسم انصاری وھو من افاضل تلامذۃ امام الحرمین عن تکفیرھم لانھم نزھوہ عما یشبہ الظلم والقبح ولا یلیق بالحکمۃ وما قال المحقق التفتازانی فی شرح العقائد النسفیۃ الجمع بین قولھم لا یکفر احد من اھل القبلۃ وقولھم بتکفیر من قال بخلق القرآن واستحالۃ الرؤیۃ وسب الشیخین او لعنھما وامثال ذالک مشکل فقد دفع بان الاول مذھب المحققین من الاشعریۃ اتباعہ من المتکلمین واکثر الفقھاء وھو المروی من ابی حنیفۃ رح اما الثانی فانما قال بہ بعض الفقھاء والقائلون بتکفیر الشیعۃ والمعتزلۃ فالقائل مختلف فلا اشکال انتھے من عن ۔ شاید این مسئلہ بمذاق بعض اہل علم تلخ آمد لکن الحق ان یتبع ۔

مکتوب (۲۰) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اھدنا الصراط المستقیم

۹ - تحریر در ازالۂ امراض باطنی

الحمد للہ الذی احیانا بعد ما اماتنا والیہ النشور اما بعد رقعہ ایشان رسید از کوائف مندرجہ آگاہی حاصل گردید علاج امراض جسمانیہ سہل ست وچندان ضرورہم نیست کہ کفارہ سیئات وارفع درجات ست ازالۂ امراض جبلیہ باطنیہ از بس متعذر ست و از ضروریات کہ حسن خاتمہ در رفع حجب بدون قمع آنہا از محالات ست۔ امراض ظاہریہ ثمرۂ آثار امراض باطنیہ اند وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم نص قاطع است سعی باید کرد و دست و پا باید زد استغفار و ندامت علی ما مضے شیوۂ خود باید ساخت و خود را اضعف من العنکبوت وانجس من الکلب باید شمرد شاید کہ باین حیلہ نجاست باطنی را دور نمایند و ایمان حقیقی و بصارت تحقیقی عطا فرمایند وما ذالک علی اللہ بعزیز برخوردار احمد سعید بمرض طحال گرفتار شدہ بود و مدت متمادی باین بلا مبتلا ماند و بموجب مزاج طفلانہ با دویہ طبیہ یونانیہ و انگریزیہ

Marfat.com

مستشفی گردید لیکن ہرگز بران فائدہ مرتب نشد روز بروز ترقی مرض بلکہ صورت یاس رو می نمود چنان ضعیف و نحیف شد کہ طاقت گفتار و رفتار نداشت چون مایوسی بحد غایت رسید متوجہ بجناب الٰہی شدم و پیران کبار را وسیلہ ساختم نحوی از تسلی عالم رؤیا حاصل شد پس مرض روز بروز رو در تنزل نہاد بالفعل برکت انفاس قدسیہ بزرگان و امداد توجہ پاکان صحت کاملہ رو نمود و نامے و نشانے از مرض باقی نماند۔

فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مکتوب (۲۱) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٩ مسئلہ خضاب

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ مصدر الحسنات جامع الکمالات مولوی صاحب مولوی عبدالنبی صانہ اللہ عن شر کل غوی وغبی۔ فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ۔ بعد السلام علیکم طنم میرساند۔ مکتوب شریف ایشان رسیدہ محظوظ الوقت ساخت۔ حسب تحریر ایشان مسئلہ وسمہ نوشتہ میشود اتفق المشائخ علی ان الخضاب فی حق الرجال سنۃ وانہ من سیماء المسلمین واما الخضاب بالسواد فمن فعل ذلک من الغزات لیکون اہیب فی عین العدو فہو محمود منہ ومن فعل ذلک لیزین نفسہ للنساء ولیتحبب نفسہ الیہن فذلک مکروہ وعلیہ عامۃ المشائخ وبعضہم جوزوا ذلک من غیر تحیر و کراہۃ کذا فی المحیط۔ عن حسان بن ابراہیم قال رایت محارب بن دینار القاضی فی المسجد وراسہ مخضوب بالسواد وہذا مختلف بین السلف قال بعضہم یکرہ لان الشیب نور اللہ ویکرہ تغییر نور اللہ وعامۃ العلماء قالوا لا یکرہ لما روی عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یخضب بالحناء والکتم وعن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال کما یعجبنی ان تتزین امرأتی یعجبہا ان اتزین لہا ۱۲ مطالب المومنین۔ وقد صح عن الحسن والحسین رضی اللہ عنہما انہما کان یخضبان بالسواد وہذا النقل عن عثمان بن عفان وعبداللہ بن جعفر وسعد بن ابی وقاص وعقبہ بن عامر ومغیرۃ بن شعبہ وجریر بن عبداللہ وعمرو ابن العاص رضی اللہ عنہم اجمعین وہکذا روی عن جماعۃ من التابعین منہم عمر بن عثمان وعلی بن عبداللہ وابوسلمہ بن عبدالرحمٰن وعبدالرحمٰن بن اسود وموسیٰ بن طلحۃ وزہری وایوب واسماعیل بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ۱۲ زاد المعاد فی ہدی خیر العباد۔ اگر تحقیق زاید منظور باشد تا از فتاوی قاضی خان و فتاوی عالمگیری وہدایہ جلد اخیر از باب الکراہیۃ بعد باب الذبائح باید جست۔ فقط والدعاء۔

مکتوب (۲۲) منبع البرکات پیر صاحب۔

٩ محبت اولیاء اللہ و حالات اولیاء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مکاتیب ایشان بطریقہ تواتر و توالی رسیدہ اند۔ محبت آنجناب بطائفہ فقراء معلوم گردید الحمد للہ علیٰ ذلک۔ محبت این طائفہ نعمتیست کبرے وعطیہ ایست بس عظمے۔ کناسی فقراء بہ از ہمنشینی اغنیا تا بار کرا باشد و میلش بکہ باشد۔ لیکن شناخت ولی کامل نہایت متعذر است ولی را ولی می شناسد

شنیدہ باشند صاحب دولتے را باین نعمت مشرف می سازند۔ بزرگے فرمودہ الٰہی چیست اینکہ اولیائے خود را کردی کہ باطن ایشان زلال خضر ست ہر کہ قطرہ از ان چشید حیاتِ ابدی یافت و ظاہر ایشان سم قاتل ست ہر کہ آن نگریست بموت ابدی گرفتار آمد۔ ایشانند کہ باطن ایشان رحمت ست و ظاہر ایشان زحمت باطن بین ایشان از ایشان ست و ظاہر بین ایشان از بدکیشان بصورت جو نمااند و بحقیقت گندم۔ بظاہر از عوام بشراند و بباطن از خواص ملک بصورت بر زمین اند و بمعنے بر فلک جلیس ایشان از شقاوت رستہ و انیس ایشان بسعادت پیوستہ اُولٰئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَا اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغَالِبُوْنَ این فقیر لاشے محض ست البتہ مدتے در صحبتِ اولیاء کامل نشستہ ام و کمالات و کرامات ایشان بچشم خود دیدہ ام و ملفوظات ایشان شنیدہ ام و مطالعہ کتب صحیحہ فیہ صافیہ می نمایم دیگر نزد فقیر ہیچ نیست او سبحانہ جل شانہ ما را و شما را از مقبولان و محبوبان خود گرداند و محبت ذاتیہ خویش عطا فرماید بمنہ و کمال کرمہ فقط۔

مکتوب (۲۳) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى۔ بخدمت میان صاحب میاں امام بخش سلمہ بزاد قدرہ فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ بعد السلام میرساند۔ معذرات نامہ ایشان رسیدہ خوشوقت ساخت فقیر از شما راضی ست و بدیدن این رقعہ رضا برضا حاصل شد اگر سخنے ناملائم از ایشان صادر شدہ تاہم معاف کردہ شد۔ فی الحدیث من استغضب فلم یغضب فھو حمار و من استرضی فلم یرض فھو شیطانٌ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ فقیر در اصل قطرہ آب ست و در آخر مشت خاک او سبحانہ جل شانہ بفضل خویش و بطفیل پیران صفا اندیش این لاشے را مشہور ساختہ مرجع خاص و عوام نمود فاختلف الناس فِيْ بعضے مردم بحسب علو فطرت خویش این نالائق را از اولیاء اللہ می شمارند و بعضے دیگر موافق خلقت خود زبان بشکوہ و شکایت می کشایند۔ ہر کسے را بہر کارے ساختند ؛ میل آن اندر دلش انداختند۔ ہر کسے بر خلقت خود می تند۔ معلوم نیست کہ در روز جزا خدا جل و علا باین بندہ چہ معاملہ خواہد نمود اگر از زمرۂ مقبولان کردہ داخل جنت ساخت و بلقائے خود مشرف فرمود حسودان خود بخود از کردۂ خویش نادم خواہند شد و اگر معاملہ بر عکس شد تا مداحان فقیر شرمندہ خواہند گردید و لا ادری من ای الحزبین انا فقیر را با مدح و ذم کسے کارے نیست فکر قبر و قیامت ہر وقت لاحق حال ست حق سبحانہ و تعالےٰ ما را و شما را از مقبولان محبوبان خود نماید بمنہ و کمال کرمہ۔

مکتوب (۲۴) برخوردار محبت آثار مولوی صاحب مولوی عطا محمد سلمہ الصمد۔

ف۔ بر رجوعات مغرور نباید شد و در تہذیب نفس کوشش باید نمود

فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم واشتیاقی الیکم میرساند خط فرحت نمط مخلص بے غلط رسیدہ خوشوقت ساخت از کثرت نمازیان و رجوع خلائق کہ نوشتہ بودند فرحت بر فرحت نمود اللّٰھمّ زِدْ فَزِدْ ثم لا تنقص شکر این نعمت عظمیٰ بجا باید آورد و شکر پیران کبار کہ واسطہ فیوضات الٰہی اند بر ذمہ خود لازم باید شناخت ؎

بے عنایات حق و خاصان حق　　گر ملک باشد سیاہ ستش ورق

وہرگز برین رجوعات غرہ نباید شد در تہذیب نفس کوشش باید نمود و در یاد الٰہی اوقات خود را صرف باید ساخت مطالعہ کتب فقہ وکتب صوفیہ بر ذمہ خود لازم باید شمرد کار این ست و دیگر ہمہ ہیچ ؎

ہر چہ جز ذکر خدائے احسن ست　　گر شکر خوردن بود جان کندن ست

اللّٰھمّ اعطنی حبّك وحبّ من یحبك وحب عمل یقربنی الی حبّك

ف۔ نوافل قضاء عمر

نماز قضاء عمر کہ در مردمان مشہور ست چہار رکعت ست در ہر رکعت بعد فاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و سُورہ انا انزلنٰہُ فی لیلۃ القدر پانزدہ بار بقرابت آہستہ قبل ادائے جمعہ میخوانند و مسئلہ حرمت مصاہرہ بعد الوقت نوشتہ آید وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا۔

ف۔ خواندن سورہ الم احسب الناس در شب ۲۳ رمضان مبارک۔

مکتوب (۲۵) برخوردار محبت آثار مولوی عطاء محمد سلمہ الصمد۔ فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم واشتیاقی الیکم میرساند خط فرحت نمط ایشان رسید خوشوقت ساخت قبل ازین یک رقعہ بدست حافظ جان محمد صاحب بخدمت ایشان روانہ نمودہ بودیم شاید بنظر ایشان گذرانیدہ باشد بانہ الحال جواب اسولہ مسئولہ می نویسیم۔ قرأۃ سورہ الم احسب النّاس در شب بست و سیوم ۲۳ ماہ مبارک رمضان در حدیث صحیح بنظر فقیر نرسیدہ البتہ از اعمال مشائخ است وما راٰہ المؤمنون حسنًا فھو عند اللہ حسنٌ وتحصیل علم باطنی از ضروریات ست لیکن حالا تاچند در تعلیم علم ظاہر کوشش نمایند انشاء اللہ تعالیٰ علم باطن نیز بتأنی حاصل خواہد شد ؎

چوں بیاری طہارت ظاہر　　باطنت نیز حق کند طاہر

والسلام وبہ تم الکلام۔

ف۔ تحقیق زیارت نبوی در سکک المدینہ

مکتوب (۲۶) مقبول رب العٰلمین مولوی صاحب مولوی قمر الدین جعلہ اللہ من الائمۃ الہادیین المہدیین۔ از فقیر غلام مرتضےٰ کان اللہ لہ بعد السلام علیکم وعلی من لدیکم آنکہ نمیقہ انیقہ ایشان رسید مافیہا مفہوم گردید۔ از تشتتات دنیا ویہ چندان دلتنگ نشوند ؎ ازین شبہائے آبستن چہ زاید ؛ وبتضرع والحاح بخدا اجل وعلا رجوع نمایند لعل اللہ یجعل بعد عسرٍ یسرًا ورایت ربّی فی سکک المدینۃ فی رداء احمر باین ترکیب خاص بیادم نیست کہ در ہیچ

Marfat.com

کتاب بنظر فقیر رسیدہ باشد لیکن رأیت ربی علیٰ صورۃ شاب امرد و رأیت ربی وعلیہ حلۃ حمراء اگرچہ در صحاح ستہ موجود نیست لیکن در بعضے کتب سلوک بنظر فقیر رسیدہ است۔ علماء باطن معانی این چنین احادیث سامی فہمند و علمائے ظاہر را درین باب تردد ست بعضے حکم بوضع نمودہ اند و بعضے در باب توجیہ ولکل وجھۃ ھو مولیھا آنچہ قرار داد علماء راسخین ست اینکہ بر تقدیر صحت مراد ازین رؤیت رؤیت در خواب ست و پیدا است کہ دیدن خدا جل و علا چنانچہ اوست فی حد ذاتہ متعذر ست پس لابد در صورتے جمیلہ متجلے خواہد شد وھو اظھر من ان یخفی از امام صاحب منقول ست رأیت رب العزۃ فی المنام تسعًا وتسعین مرۃ واز دیگر اولیاء اللہ نیز درین باب این چنین منقول و حکم خواب دیگر ست بر رؤیت بصری قیاس نتوان کرد و استحضار صورت مرشد جائز ست نزد فقیر درین باب رسالہ مستقل است ہر کہ را طلبیدہ باشد دران رجوع نماید و رسالہ حضرت مرسل بعد فراغ ابلاغ فرمایند۔ فقط ؛

ف۔ استحضار صورت مرشد جائز است۔

مکتوب (۲۷)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ ونصلی ونسلم علی حبیبہ مجمع الفضائل منبع الفواضل مولوی صاحب مولوی قمر الدین سلمہ رب العٰلمین از فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ۔ بعد السلام علیکم طلبتم انجلائے رائے آنکہ خط فرحت نمط شما رسیدہ خوشوقت ساخت۔ درین شب یعنی شب برأت شریف فیوضات و برکات بسیار نازل شدند۔ ذاق من ذاق ومن لم یذق لم یدر۔ طالبان مولیٰ را طریقہ عبادت فہمانیدہ بودم ہر یک حسب حوصلہ خویش بجا آورد ھنیئًا لھم حضرت شاہ صاحب و مولوی شیخ احمد صاحب ٹاہی والا و میاں محمد عظیم صاحب بھکہ والا و مولوی عطاء محمد نلے والا وغیر محبان حاضر الوقت اند در حق ایشان و در حق شما و فرزندان شما دعا نمودہ شد مستجاب باد۔ مولوی نور الحق مرزا قادیان والا را در چند مسائل لاجواب ساخت جزاہ اللہ خیر الجزاء۔

مکتوب (۲۸)

الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ ۔ محمد شفیع است لاریب فیہ ؛ ایزد تقدس و تعالیٰ البصیر و سمیع مخلصی اخلصی حافظ محمد شفیع را از آنچہ نباید محفوظ و بانچہ شاید محظوظ داراد بالنبی و آلہ الامجاد۔ از فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد تادیہ مراتب سنت و دعوات مقرون باجابت مشہود رائے محبت پیرائے آنکہ ہر دو خط محبت نمط مرسلہ آن مخلص بے غلط در احسن الاوقات رسیدہ فرحت بخشاد کاشف حالات گردید۔ طبیعت فقیر تا حال قدرے علیل ست صحت کلی عائد نگردیدہ۔ وقتیکہ شفاء کاملہ دست داد ایشان را اطلاع دادہ طلب نمودہ خواہد شد انشاء اللہ تعالیٰ و

ف۔ در [illegible]

Marfat.com

اگر فی الحال بیایند تاہم مبارک ست در اتمام سلوک ایشان کوشش بلیغ نموده آید لیکن تا دست داد ملاقات خود را از ذکر و فکر معطل ندارند بلکہ شاغل و سرگرم باشند زیرا که کار اینست و دیگر همه هیچ هر جا که باشی باخدا باش - دست در کار و دل با یار طریقه انیقه این خاندان مبارک ست - برائے اتفاق برادران و دیگر خاندان ایشان دعا کرده خواهد شد الله تعالیٰ که مجیب الدعوات ست مقبول فرماید از غصه برادران و دیگر تکلیفات دل تنگ نشود که سالک را این چنین عوارض در پیش می آیند باقی خیریت ست -

مکتوب (۲۹) بسم الله الرحمٰن الرحیم - من یرد الله به خیراً یصب منه

ما بلا را بکس عطا نکنیم تا که نامش ز اولیا نه کنیم

جامع الکمالات منبع کمالات مقبول بارگاه اله حضرت سید محمد شاه اوصله الله تعالیٰ الی ما یحب و یرضاه - تراب اقدام الاولیا غلام مرتضیٰ عفی عنه بعد السلام علیکم و قلبی لدیکم میرساند مکتوب شریف ایشان رسید دل را نورے و سینه را سرورے بخشید او سبحانه جل شانه آنجناب را از امراض و اوجاع نگهداشته واسطه فیوضات و برکات خود کناد و ما ذلک علی الله بعزیز از شنیدن مرض نا صور ایشان خاطر مشوش شد خدا اجل و علا بحرمت پیران کبار صفا کیش صحت کامله و شفا عاجله عطا فرماید بمنه و کمال کرمه اسم مبارک یَاشَافِی هزار بار خوانده بر موضع دم نمایند و اعوذ بعزت الله من شر ما اجد و احاذر نیز بعد از هر نماز بخوانند و چند روز از حلویات و مالحات اجتناب فرمایند انشاء الله تعالیٰ صحت رونما خواهد شد و کثرت رجوع بحکمائے جسمانی چندان مناسب بحال اهل الله نیست - توکل بر خدا و اعراض از ماسوا طریقه دوستان خدا ست - قال غوث الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه الی متی اقبالك علیهم لیس ینفعونك لیس بایدیهم ضر ولا نفع ولا عطاء ولا منع لا فرق بینهم و بین سائر الجمادات فی ما یرجع الی الضر و النفع - الملك واحد و الضار و النافع واحد المعطی و المانع واحد هو الله عز و جل - از وے نگردانی تو رو گر سازدت شق چوں قلم - و قال فی الموضع الآخر - لا تیئس من روح الله لعل الله یحدث بعد ذلك امرًا - لا تهرب عن البلاء فان البلاء مع الصبر اساس لکل خیر - اساس النبوة و الرسالة و الولایة و المعرفة و المحبة البلاء فاذا لم تصبر علی البلاء فلا اساس لك - فی المثنوی المعنوی -

وصل پیدا گشت از عین بلا — زان حلاوت شد عبارت ماقلیٰ
رنج گنج آمد که رحمتها دروست — مغز تازه شد چو بخراشید پوست

Marfat.com

زیادہ چہ نوشتہ آید خدا جل و علا ایشان را ملکہ کاملہ عطا فرمودہ۔ مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ باید نمود و دل خود را تسلی باید داد۔ قال اللہ تعالیٰ لنبیہ و حبیبہ کذالک لنثبت بہ فوادک ورتلنٰہ ترتیلاً۔ وقال اللہ تعالیٰ فی موضع اٰخر۔ واصبر لحکم ربک فانک باعیننا وسبح بحمد ربک حین تقوم ۝ ومن الیل فسبحہ و ادبار النجوم ۝ مولوی صاحب نلی والا بخانہ خود تشریف بردہ اند۔ پیر صاحب در ینجا برائے ادائے اربعین مقیم بلکہ در تراویح پیش امام نیز ایشان مقرر کردہ شدند و ہر سہ فقیر زادہ ہا در نوافل قرآن مجید می شنوانند و میاں شاہ عالم در کار خود سرگردان ست ؎

ہر کسے را بہر کارے ساختند　　میل او را در دلش انداختند

ربّ اعنّی علیٰ ذکرک وشکرک وحسن عبادتک۔

مکتوب (۳۰) ربّ انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین۔

بخدمت بابرکت مولوی صاحب مولوی کرامت اللہ و شیخ رحمت اللہ سلمکم اللہ عن مصائب الدنیا والاخرۃ فقیر غلام مرتضیٰ کان اللہ لہ بعد سلام مسنونہ ادعیہ مقرونہ میرساند۔ ہر دو مکتوب ایشان رسید باعث قلق و اضطراب گردیدند ان الانسان خلق ھلوعاً اذا مسہ الشر جزوعاً واذا مسہ الخیر منوعاً امسال بر جمیع مخلصان این معدن عصیان مصائب گوناگون و بلیات بوقلمون نازل فرمودہ اند گویا این عام عام الحزن گردید ولعل فی ذٰلک حکمۃ لا نطلع علیھا او سبحانہٗ گاہی گاہی با دوستان و محبوبان خود نیز این چنین معاملہ میفرماید و بر وجود باجود ایشان بلیات صعبہ نازل میفرماید بنظر در احوال حضرت آدم صفی و نوح نبی و یوسف ذکی باید انداخت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ و نیز حق تعالیٰ میفرماید الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا اٰمنا وھم لا یفتنون و جائے دیگر میفرماید ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتیٰ یقول الرسول والذین اٰمنوا معہ متیٰ نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب پس در مصیبت نازلہ صبر باید نمود و استقامت باید ورزید ضرب الحبیب زبیب چہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

عزت ازو ذلت ازو صحت ازو علت ازو
از وے نگردانی نظر و گر سازد شق چون قلم

Marfat.com

دعائے حضرت یونس علیہ السلام برائے دفع این چنین مصائب تریاق مجرب است لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین دوازدہ روز دوازدہ صد بار ہر روز با تضرع و اخلاص تمام بخوانند امید کہ عسر ایشان بر یسر مبدل خواہد شد ؎

بسا قفل کہ آنرا نباشد کلید کشایندہ ناگاہ آید پدید

و اگر متعلقان شما سوا لکھ اسم مبارک یا سلام بخوانند نور علی نور خواہد شد رزقنا اللہ تعالی و ایاکم الاستقامۃ والصبر فان اللہ مع الصابرین و ان مع العسر یسرا ؎

الا لا تحزن اخا البلیہ فللرحمن الطاف خفیہ

مکتوب (۳۱) بجانب صاحبزادہ عزیز الدین و نصیر الدین بمقام چاچڑ شریف۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

برخوردار مولوی عزیز الدین و مولوی نصیر الدین سلمہا جاعل الانسان من الطین بعد سلام مسنون الاسلام آنکہ شنیدہ شد کہ امسال قوالان شما نہایت جرأت نمودہ اند و بحرکات ناشائستہ پا از شریعت بیرون نہادہ اند و جمیع آلات محرمہ روبرو اکابر حاضر آوردہ اند و نمودند آنچہ نمودند تبا لہم ثم تبا لہم ؎ پری نہفتہ رخ و دیو در کرشمہ و ناز

بسوخت عقل ز حیرت کہ این چہ بو العجبیست

و عجب نیز آنکہ صاحبزادہ صاحب و شما ہر دو برادر رعایت مطربان مقدم داشتند و قول خدا جل و علا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس پشت انداختند و رعایت فقیر ہم ہیچ نہ نمودند اف لکم ثم اف لکم۔ تا حال رعایت شما می نمودیم حالا چون پا از شریعت بیرون نہادہ اند انشاء اللہ تعالی بخوبی بندوبست شما خواہیم نمود غرض کہ قوالان را از حرکات نامشروعہ منع نمائند و الا اسماء آن ملحدان بر نگارند کہ موافق شرع شریف ایشان را بسزا رسانیدہ آید و ما ذلک علی اللہ بعزیز دیگر نامہ ہمین مضمون بموضع سیال شریف نیز خواہیم فرستاد۔ فقط و بہ تم الکلام و جمیع اہل خو را سلام۔ منجانب فقیر غلام مرتضے۔

مکتوب (۳۲) بجانب حضرت صاحبزادہ محمد الدین صاحب سیالوی رحمۃ اللہ علیہ

وذر الذین اتخذوا دینہم لہوا و لعبا بخدمت بابرکت حضرت صاحبزادہ والامناقب سلمکم اللہ تعالی فقیر غلام مرتضے کان اللہ لہ اسلمہ مسنونہ اشواق مشحونہ میرساند زبان زد خلائق شدہ کہ

Marfat.com

آن صاحبان بمقام چاچڑ تشریف آوردہ بودند و در روز عرس سماع بمزامیر و جمیع آلات لہو برملا بے تحاشا شنیدہ اند و راہِ ضلالت بر عوام مفتوح ساختہ اند حیف صد حیف کہ سنت سیئہ و بدعت تازہ بعد وفات حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ از ایشان سرزد شدہ کاشکی کہ این فقیر را اطلاع نشدے والا بھر کیف ایشان را منع ساختمی کہ این ملک شریعت است قبل ازین گاہی از علماء و صلحا این چنین حرکت نامشروعہ سرزد نشدہ معلوم نیست کہ آن جناب این چنین سماع نامشروع بچہ تقریب شنیدہ اند اگر بطور عوام کالانعام شنیدہ اند تا از مبحث خارج اند و اگر بطور صوفیہ شنیدہ اند و لحاظ شریعت ہم دارند تا از علماء و فضلا کہ مرید آن جناب اند تحقیق این مسئلہ نمودہ و مواہیر ایشان بر آن ثبت کردہ بطرف فقیر ارسال نمایند کہ بر آن عمل نمودہ آید غرض کہ اگر این چنین سماع مخالف شریعت است تا آن صاحبان ترک نمایند و اگر موافق شریعت است تا از علمائے متدین فتوائے نویسانیدہ بطرف فقیر ارسال نمایند کہ ما ہم بشنویم و ازین نعمت محروم نمانیم زیادہ چہ تحریر نمائم اللّٰھم ارنا الحق حقاً وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلاً و ارزقنا اجتنابہ بحرمۃ سید البشر المبعوث الی الاسود و الاحمر۔ غرضکہ قوالان را ازین حرکت شنیع منع نمایند و الا موافق شریعت غرا ایشان را تعزیر نمودہ آید و از اہل شریعت باید ترسید و قصہ شہ منصور یاد باید آورد۔ فقط والسلام و بہ تم الکلام

مکتوب (۳۳) بوقت وفات والد ماجد صاحبزادہ عزیز الدین نصیر الدین بمقام چاچڑ شریف

برخوردار عزیز و غیرہ اہلِ تمیز بعد از سلام اعلام آنکہ در اطراف و جوانب معروف و مشہور و نامزدِ خلائق شدہ کہ مردمان موضع چاچڑ وفات مولوی صاحب مرحوم غرائب بے مزہ ساختہ اند و در یک مجلس و یک محفل مردمان و زنان مجتمع و مختلط شدہ حرکاتِ ناشائستہ و افعالِ نامشروعہ برملا بظہور می آرند نعوذ باللہ من ذالک اگر این خبر کاذب است فلعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ و اگر صادق است قول لکم ثم ذیل لکم شمہ از خدا و رسول شرم باید داشت و طریقۂ فقرا بدنام نباید ساخت و بنظر عقل و قیاس باید دید کہ از اجتماع مردان و زنان چہ فساد بر پا می شود الحذر ثم الحذر ثم الحذر الحیاء شعبۃ من الایمان بل جزء کلہ و فی الحدیث اذا لم تستحی فافعل ما شئت غیرت نیز جزو ایمان است فی الحدیث انہ لغیور و انی لاغیر منہ وان اللہ لاغیر منی و من غیرتہ حرم الفواحش ما ظہر منہا وما بطن این چند حروف حبۃً للہ و رفع مداہنت از نفس خود نوشتہ شد و الا کل حزب بما لدیہم فرحون۔ والسلام اولاً و آخراً ظاہراً و باطناً! منجانب فقیر غلام مرتضیٰ۔

Marfat.com

نقل بعض مقاماتِ قدسیہ و عباراتِ مفیدہ از مکتوباتِ طیبہ

چونکہ حضرت قبلہ روحی فداہ کے تمام مکتوبات کا نقل کرنا دشوار تھا اس لئے گذشتہ باب میں چند مکتوبات بعینہٖ نقل کیے گئے اور اس باب میں باقی مکاتیب سے بعض کلماتِ قدسیہ اور عباراتِ مفیدہ جو نصائح اور فوائد پر مشتمل ہیں نقل کیے جاتے ہیں تاکہ سالکانِ راہِ خدا ان کے مطالعہ سے محظوظ ہو کر شرفِ دارین حاصل کریں یہ باب گو باب مکاتیب کا ضمیمہ ہے اور انشاء اللہ نہایت ہی مفید ہوگا۔ ہر عبارت کے اوپر مکتوب الیہ کا نام توضیح تمام کے لیے تحریر کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ وما توفیقی الا باللہ۔

بجانب میاں محمدؐ یار صاحب ساکن مکھیوال

محبت ذاتیہ مصروف محبوب حقیقی نمایند و از افراطِ محبت محبوبانِ مجازی اجتناب و رزند چراکہ سلطان محبوبان غیور است۔ مقصود از خلقت انسان ضعیف البنیان ادائے لوازم عبودیت و افتقار است پس ہر کہ درین معنی بیشتر است عنایت الٰہی بروزیادہ ترفطوبیٰ لعبدادےحق اللہ وحق مولاہ۔

بہ مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی

ہر جائیکہ قلب آرام گیرد و نفس از قلق و اضطراب باز آید در آنجا استقامت نمایند مع ہذا از منعم حقیقی غافل نباشند و اوقات را معمور دارند در اہم امور صرف نمایند و در سر و علانیہ بخوف و تقویٰ باشند و قوتِ حیوانی مصرف طاعات سازند و مہما امکن عمل سنت را از دست ندہند و از صحبت اہلِ بدعت و اغنیاء مجتنب و محترز باشند و بطالبانِ صادق اتی طالبکان توجہ دادہ باشند و سعی نمایند کہ دوام حضور مع اللہ سبحانہ بے مزاحمت اغیار حاصل کنند و گوشہ را مغتنم دانند والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ والتزم متابعۃ المصطفیٰ علیہ و آلہ التحیۃ والثناء۔

ایضاً بجانب مولوی صاحب منکور

نوشتہ بودند کہ قبل ازین وصف تو در مجالس و محافل مے نمودیم والحال این طریقہ مرضیہ را بکلی ترک نمودہ ام الحمد للہ علیٰ ذلک مدح کسے کہ مستحق مدح نباشد زیادہ است ہم مادح را و ہم ممدوح را احثوا التراب فی وجوہ المداحین البتہ خواندہ باشند و قطعت عنق اخیک شاید شنیدہ باشند فقیر

مستحق ہزاران ہزار تحسین است در عمر خود عملی نکرده که شایان او سبحانہ جل شانہ باشند بحسرتی علی ما فرطت فی جنب اللہ مدح کو و توصیف کجا اللّٰہمّ افعل بنا ما انت لہ اھل و لا تفعل بنا ما نحن لہ اھل وہم نوشتہ اند کہ پیش ازین اگر کسے بفقیر رجوع نمودے یا ثنا گفتے نفس را فرحت و نضارت حاصل شدے الحال ہر چند کسے مبالغہ در وصف نماید و عجز و انکسار بظہور مے آید سعادت آثار این صفت اگر رسوخے پیدا نماید و ملکہ گردد البتہ قابل اعتبار است خود را باید سنجید اگر کسی افراط در مدح نماید بر جہالت مادح حمل باید نمود و اگر کسے تفریط نماید ہیچ غم نباید خورد رطل را اگر کسے دو رطل گوید احمق عقل است و اگر نیم رطل گوید سفیہ محض۔ فرحت قبل از دخول جنت غیر مناسب مے نماید من زحزح عن النار و ادخل الجنۃ فقد فاز و نیز نوشتہ بودند کہ بالفعل الیتہ قدمے در توکل راسخ شدہ مہربانا این صفت بس عمدہ است سعادتمندی باشد کہ باین صفت موصوف گردد سے طمع را سہ حرف است ہر سہ تہی۔ مع ہذا سے ندہد کس تا ندہاند ترا۔ وہم نوشتہ اند کہ از شورش طالبان بیزاری حاصل مے شود و قبل ازین معاملہ بالعکس بود۔ مہربانا حالت کاذبہ را بجوے نخرند اینجا صدق در صدق در کار است۔ الا للہ الدین الخالص دل میخواست کہ چیزی دیگر ہم تحریر نمایم اما چون از انتقادیر فقیر بخوبی واقف اند حاجت تحریر نیست بالفعل آنچہ لابدی است نوشتہ میشود بیعت نمودن کار بس عظیم است۔ حضرت مولانا و مولی الکل حضرت صاحب للہ والہ بعد حصول خلافت نامہ بعد چند سال بعد استخارہ ہائے عدیدہ مرتکب این امر شدند آن صاحبان را کہ تاحال باجازت وسطی ہم نرسیدہ اند تحرز ازین امر اولی و انسب مے نماید البتہ اگر کسے باخلاص درست آید توجہ دادن باو ممنوع نیست۔

۹۰ - فوائد محبت صادقہ **ایضاً بطرف مولوی صاحب موصوف** لا یعدل بالمحبۃ الصادقۃ شیٔ کائنا ما کان فبالحب ینال القرب والمحبۃ و بالحب ینکشف اسرار الصمدیۃ و بالحب یحصل الفنا و بالحب یشاھد البقاء و بالحب یجذب المرید الصادق من کمالات شیخہ و معائینۃ الخفیۃ و بالحب یتحقق بانوارہ الجلیۃ و اسرارہ العلیۃ لازلت فی بحر ھذا الحب غواصا و من جذبات الشوق الوجد رقاصا او سبحانہ جل شانہ مارا و شمارا محبت حقیقیہ عطا فرماید بمنہ و کرمہ باید دانست کہ محبت فرع ظل محبت اصل است یحبھم و یحبونہ اشارت ست باین معنی و حدیث شریف قدسی الا طال شوق الابرار الی و انا الیھم لاشد شوقا

Marfat.com

مزیست باین ماجرا شوق فرع را باشوق و محبت اصل چه نسبت و کدام مساوات ست

اگر ننهد بلطف خود قدم پیش   شود زد دورئے ما دمبدم بیش

نوشته اند که در شنیدن اشعار بلهاشاه صاحب شاغل و سرگرم مے باشیم مبارک است اما کثرت سماع مستحسن نیست بلکه موجب قساوت قلب ست **وقد جربنا ذلک مرارًا** مقصود و مطلوب وراء الوراء است در طلب اصل کوشش نمایند دست و پا زنند و در نفی مرادات کوشش نمایند خدا کند بحقیقت کار رسند -

ایضًا بطرف معزّی الیه محبت خدا جل و علا سرمایۂ جمیع سعادات ست بدونه خرط القتاد دل چو لنیر است چه مسجد چه دیر — درین اثنا قصه بیاد آمده افادةً نوشته میشود که شخصے دهقانے عالمی ربانی را دعوت نمود چون طعام تیار شد ایشان را در خانه که منقش بنقوش عجیبه و مشتمل بر صور حیوانات غریبه بود بنشاند چون ایشان متناول طعام شدند شخصے سوال نمود که رسول مقبول صلی الله علیه وسلم فرموده که در خانۂ که صور و تماثیل باشند ملائکه رحمت در آن داخل نمی شوند شما در این چنین خانه که محل نزول رحمت الٰهی نیست چرا تجویز طعام خوردن فرمودید- فرمودند که حدیث صحیح ست و مراد از خانه خانۂ دل و از صور و تماثیل صور اغیار هر دل که محل صور اغیار است رحمتِ الٰهی در آن داخل نمی شود انتهی سبحان الله چه سخن بلند گفته و چه در معنی سفته **ماشغلک عن الحق فهو صنمک** موافق این مذاق است او سبحانه جل شانه قلبهائے ما را دشمار المحبت خود و محبت حبیب خود مملو سازد بلطفه و کماله و کرمه یارب این آرزوئے من چه خوش ست — تو بدین آرزو مرا برسان استعداد خود را از قوة بفعل آرند و مس خود را زر نمایند حضرت شاه صاحب نوشته اند که اگر بقوت قلب سنگ و کلوخ را توجه نمائم متاثر خواهد شد این سخن از اولیاء الله که دوستان خدا اند و مقربان درگاه مستبعد نباید شمرد خلوص اعتقاد و محبت تامه شرط این راه است **اللّٰهمّ اعطنی حبّک و حبّ من یحبّک و حبّ عمل یقربنی الٰی حبّک**

ایضًا بطرف معزی الیه باید که در تدریس و تسلیک شغل تمام دارند و هیچ وقت را مهمل و عبث نگذارند و از کثرت مجالست و معاشرت و ممارست دنیا داران محترز و مجتنب باشند بجز تعلق ظاهر ضروری چیزے درمیان نیارند که محبت ایشان دل را میراند **فر من صحبتهم کما تفر من الاسد،** اما معامله ظاهری برائے کاروبار دنیاوی لابدی چندان ممنوع نیست باید که این نصیحت را

٦ [illegible]

یاد دارند و دقر و دقار خود را ضائع نسازند ظاہر را بظاہر شریعت غرا و باطن را ہمواره باحق جل و علا داشتن کار عظیم تا کرام صاحب دولت را باین دو نعمت مشرف سازند امر زجمع این دو نسبت بلکہ استقامت بر ظاہر شریعت تنہا بسیار عزیز الوجود بلکہ اعز من الکبریت الاحمر حق سبحانہ و تعالیٰ از کمال کرم خود استقامت بر متابعت سید الاولین و الآخرین ظاہراً و باطناً کرامت فرماید انہ علیٰ کل شیئ قدیر بعد از نماز فجر بقرائت قرآن مجید ہر قدر کہ توانند اشتغال دارند بہ ترتیل تمام و تعظیم مالا کلام و وظیفہ حزب البحر بعد از نماز فجر و ظہر و عشاء نیز از دست ندہند و بوظائف و اعمال اوقات را معمور دارند و یاس و ناامیدی از ماسوی و توقع از خدا سبحانہ و خلوت دائم و شعار خود و سرمایہ عزت و آبروی خویش نمایند از اقرار و انکار پروا نکنند۔ اقرار از نعمتہای الٰہی است و انکار از اعمال ماست۔

ایضاً بطرف موصی الیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحمد للہ و السلام علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ امّا بعد فانّ اصدق الکلام کلام اللہ و احسن السنن سنۃ رسول اللہ و راس الحکمۃ مخافۃ اللہ و خیر العلم ما نفع و خیر الہدی ما اتبع و خیر الغنیٰ غنی النفس و خیر الزاد التقوی و خیر ما القی فی النفس الیقین و شر العمی عمی القلب و شر الندامۃ ندامۃ القیامۃ و سباب المؤمن فسوق و قتالہ کفر و اکل لحمہ من معاصی اللہ و حرمۃ مالہ کحرمتہ و من یستغفر یغفر اللہ لہ و من یعف یغفرہ اللہ و من یکظم الغیظ یاجرہ و ما قل و کفی خیر مما کثر و الہی و ما عند اللہ خیر و ابقی للذین امنوا و علیٰ ربہم یتوکلون فاتقوا اللہ حق تقاتہ و لا تموتن الا و انتم مسلمون۔

بطرف مولوی شمس الدین صاحب مرحوم ساکن سہیرہ ضلع گجرات

مخلصا خلاصۂ مواعظ و زبدۂ نصائح اختلاط و انبساط است باہل تدین و تشرع مربوط بسلوک طریقۂ حقہ اہل سنت کہ فرقۂ ناجیہ اند در میان سائر فرق اسلامیہ نجات بے متابعت اینہا محال است پس باید کہ صحبت علمائی صالحین شعار خود سازند و از عالمان بےعمل کہ لصوص دین اند اجتناب و احتراز لازم شمارند و در اعمال صالحہ ہر قدر کہ توانند کوشش نمایند کہ کار این ست دیگر ہمہ ہیچ۔

ایضاً بطرف مذکور

خلاصہ اینکہ موت بر سر منیر ناد نقارۂ ازف الرحیل پس باید کہ توشۂ آخرت تیار نمایند سستی و کاہلی و تسویف در ینجا مناسب نیست ہلک المسوفون شنیدہ باشند

Marfat.com

چہ خوش گفت آنکہ گفت ؎

اعمالِ صالحہ پیشہ کن بر پاے دنیا تیشہ کن　　ہر دم ز مرگ اندیشہ کن در حالت صحت و سقم

گر نیک گردد خاتمہ آنگہ شوی روشن چو مہ　　اینست مقصود ہمہ از خالق ارض و دیم

برائے دفع حوادثِ عظیمہ ختم مبارک **یَا سَلَامُ** یکصد و بیست و پنج ہزار بار یعنی سوا لکھ بس مجرب ست

وَیَا غِیَاثِیْ عِنْدَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَیَا مَعَاذِیْ عِنْدَ کُلِّ شِدَّۃٍ وَیَا رَجَائِیْ حِیْنَ تَنْقَطِعُ

حیلتی برائے دفع مصائب تریاق اکبر ست چند بار بہ تضرع و تخشع بخوانند و فیض آنرا آمادہ باشند۔

بطرف مولوی محمد نور الدین صاحب مرحوم ساکن دہلہ ضلع گجرات

آمدن ایشان باین حدود چندان ضرور نیست البتہ محبت قلبی و روحی درین جا درکار است المرء مع من احب اگرچہ بلا صحبتِ ابدان را تاثیرے و برکتے دیگر و رنگے علیحدہ است لہذا حضرت اویس قرنی علیہ الرحمۃ باوجود علو شان بدرجہ ادنیٰ صحابی نمیرسد لیکن اگر این دولت میسر نہ شود چارہ چیست زرغبًا تزدد حبًا نیز واقع است بہر حال استقامت را کہ فوق الکرامت است از دست نہ شوند و قبلہ از علائق فراغت کلی دست دہد عازم این حدود شوند۔

ایضاً بطرف مذکور

ختم اللہ لنا ولکم بالخیر بعد سلام و دعاء مطالعہ نمایند ہمہ عزت و دولت بندہ در طاعت است و ہمہ ذل و خسارت در معصیت ہر کرا افگندند از راہ معصیت افگندہ اند و ہر کرا برداشتند از راہ طاعت برداشتند معتکف صومعہ فارس را کہ ہفتصد ہزار سال تسبیح و تقدیس در دست داشت بترک سجدہ افگندند چنانچہ ہرگز برنخاست و سگ اصحاب کہف را کہ نجاست و خساست صفت داشت بچند گامی کہ بموافقت صدیقان برفت برداشتند چنانکہ ہرگز نیفتاد ذلک تقدیر العزیز العلیم اوقات را بذکر الٰہی معمور باید داشت و ہیچ وقت را مہمل و معطل نباید گذاشت کہ فرصت عزیز است و الوقت سیف ـ در کارخانہ الٰہی دست اندازی نباید نمود (حافظ میفرماید ؎

رموز مصلحت ملک بادشہ داند　　گدائی گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

بطرف مولوی محمد حسین صاحب ساکن ٹھٹھ عیسیٰ ضلع لاہور

آیت فیض ہدایت ما ودعک ربک وما قلی یاد آرند گاہی جمال را در جلال ملاحظہ نمایند و گاہی جلال را از جمال مترشح مے سازند ؎

ختم یا سلام برائے دفع حوادث ـ ختم حلال برائے دفع مصائب ۱۲

گر چنین بنماید و گر ضد این　　جز کہ حیرانی نباشد کار دین
تا نگرید طفل کے جوشد لبن　　تا نگرید ابر کے خندد چمن
تا نگرید کودکے حلوا فروش　　ابر رحمت کے ہمی آید بجوش

حضرت خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ بطرف خواجہ قطب الدین صاحب مینویسند کہ عاقل ترین مردمان فقیر انند کہ باختیار درویشی و نامرادی اختیار کردہ اند زیرانکہ در ہر مرادے نامرادی ہست و در ہر نامرادی مرادے ہست بخلاف اہل غفلت کہ ایشان غلط فہمیدہ صحت را زحمت و زحمت را صحت دانستہ اند پس دانا آن باشد کہ مراد دنیا را ترک دہد و نامرادی فقر اختیار کند و از مراد خود گذشتہ با نامرادی بسازد ؎ نامرادے تا نگردی بامرادے کے رسی ۔ ثانیاً آنکہ فقیر را شوق مرید ساختن چندان نیست برائے ضرورت شدیدہ بیعت مے نمایم والا فما انا الا کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمآن ماءً ۔ فان لم یکن وابل فطل ۔

بطرف حکیم محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس ضلع گوجرانوالہ

امابعد فاصبر ولا تستعجل فان الرزق مقسوم والحریص محروم ؎ رزق کم ناید تو بر درگاہ باش ۔ ویجب علیک ان تعلم ان احداً منہم لا ینفعک ولا یضرک فقیرہم وغنیہم وعزیزہم وذلیلہم فی ذلک سواءٌ فعلیک باللہ عزوجل لا تتکل علی الخلق ولا علی الکسب اتکل علی فضل اللہ عزوجل اذا خرقت شبکۃ السبب وصلت الی المسبب اذا خرقت العادۃ خرقت لک العادۃ ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا ویرزقہ من حیث لا یحتسب واعلموا ان من خدم یخدم ومن اطاع یطاع ومن اکرم یکرم ومن تواضع رفع ومن حسن الادب قرب حسن الادب یقربک وسوء الادب یبعدک حسن الادب طاعۃ اللہ تعالیٰ بالمحبۃ والاخلاص وسوء الادب معصیۃ اللہ تعالیٰ واعلم ایضاً الظفر مع الصبر وان مع العسر یسراً والسلام

؎ طوبیٰ لمن قلبہ باللہ مشتغل　　یبکی النہار وطول اللیل یبتہل
؎ دادیم ترا از گنج مقصود نشان　　گر ما نرسیدیم تو شاید برسی

Marfat.com

بطرف مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن سیہرہ ضلع گجرات من اضعف عباد اللہ الی حبیب اللہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ خط فرحت نمط الیشان رسید از متانت عبارت رسائی ذہن و قوت استعداد شما معلوم گردید اللّٰہم زد فزد ثم لا تنقص لیکن این ہمہ کمالات ظاہریہ اند والمقصود الاصلی وراء الوری ثم وراء الوری سعی نمایند دوست و پا زنند کہ بمقصد اصلی رسند

ہیچ کس را تا نگردد او فنا | نیست رہ در بارگاہِ کبریا

افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فہو علی نور من ربہ فویل للقاسیۃ قلوبہم من ذکر اللہ زیادہ چہ تحریر نمایم العاقل یکفیہ الاشارۃ -

بصوب مولوی شیخ احمد صاحب ساکن اٹاری ضلع منٹگمری صبر بر بلا و شکر بر نعماء طریقہ دوستان خدا است ؎

در حقیقت ہر عدو داروئے تست | کیمیائے نافع دلجوئے تست
کہ ازو اندر گریزی در بلا | استعانت جوئی از فضل خدا
در حقیقت دوستانت دشمن اند | کہ ز حق مشغول و ہم دورت کنند

برائے دفع اعدائے غافل از خدا - اللّٰہم اکفنا شرہم بما شئت سہ روز بلحاظ صور ایشان قبل از نماز دو زیکصد و سیزدہ بار از مجربات است - او سبحانہ جلشانہ مارا و شمارا از شر اعدا محفوظ و بیادِ خود محظوظ دارد بالنبی و آلہ الامجاد - ارادہ سفر نامہ عرس معراج شریف ملتوی است بعدم دیدہ آید کہ در ارادہ الٰہی چیست یفعل اللہ ما یشاء و یحکم ما یرید ربنا لا تجعلنا فتنۃ للقوم الظالمین ونجنا برحمتک من القوم الکافرین -

بطرف شیخ رحمت اللہ صاحب و مولوی کرامت اللہ صاحب ساکن ٹہیالہ ریاست پٹیالہ

ان الانسان خلق ہلوعا اذا مسہ الشر جزوعا و اذا مسہ الخیر منوعا امسال بر جمیع مخلصان این مصدر عصیان مصائب گوناگون و بلیات بوقلمون نازل فرمودہ اند گویا این عام عام الحزن گردید و لعل فی ذلک حکمۃ لا نطلع علیہا او سبحانہ جلشانہ گاہے گاہے با دوستان و محبوبان خود نیز این چنین معاملہ مے فرماید و بر وجود با جود ایشان بلیات صعبہ نازل مے نماید نظر در احوال

حضرت آدم صفی و نوح نبی و یوسف ذکی باید انداخت لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
و نیز او سبحانہ مے فرماید الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا
یفتنون و جای دیگرے فرماید ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین
خلوا من قبلکم مستھم الباساء والضراء وزلزلوا حتی یقول الرسول والذین
امنوا معہ متی نصر اللہ الا ان نصر اللہ قریب پس در مصیبت نازلہ صبر باید فرمود و مشقات
باید ورزید ضرب الحبیب زبیب ۔ چہ خوش گفتہ آنکہ گفتہ ؎

عزت از و ذلت از و صحت از و علت از و ۔۔۔ از وی نگردانی تو رو گر سازدت شق چون قلم

دعائے حضرت یونس علیہ السلام برای دفع این چنین مصائب تریاق مجرب است لا الہ الا انت سبحانک
انی کنت من الظالمین دوازدہ روز دوازدہ صد بار بالتضرع و اخلاص تمام بخوانند امید کہ عسر ایشان
بیسر مبدل خواہد شد ؎

بسا قفل کان را نباشد کلید ۔۔۔ کشا ینده ناگاه آید پدید

اگر متعلقان شما سوالکھ اسم مبارک یا سلام بخوانند نور علی نور خواہد شد ۔ رزقنا اللہ و ایاکم الاتقا
والصبر فان اللہ مع الصابرین وان مع العسر یسرا ؎

الا لا تحزن اخا البلیہ ۔۔۔ فللرحمٰن الطاف خفیہ

بطرف پیر سلطان سکندر صاحب ساکن خوشاب

پیر صاحب ۔ السلام علیکم خط فرحت
نمط ایشان رسیدہ خوشوقت ساخت ۔ بہمین طریقہ اینقدر گاہے گاہے یاد و شاد فرمودہ باشند و
از ذکر خفی و جلی پہلو تہی نسازند کار این است باقی ہمہ ہیچ فقط والسلام ۔

بہ قاضی سعید الدین صاحب ہندوستانی ملازم محکمہ نہر گجیوڑہ

عزیز گلبن معاش
دنیا بے خار تردد و آزار حوادث کمیاب است ؎

درین چمن گل بے خار کس نچید آرے ۔۔۔ چراغ مصطفوی با شرار بولہبیست

مدار کار بر تسہیل معاد است و اشتغال بما سوی ذلک خرط القتاد
امر معاش بہر نہجیکہ گذرد صابر و شاکر باشند و ہمت اصلی در تہیأ اسباب معاد مصروف دارند خدا کند کہ
کار بحسن خاتمہ انجامد ۔ غم دنیای دنی چند خوری بادہ بنوش ۔۔۔ حیف باشد دل دانا کہ مشوش گردد

Marfat.com

بطرف سید محمد شاہ صاحب ساکن شاہ پور

فقیر از دعاء گوئی شما غافل نیست انشاء اللہ تعالیٰ
روز بروز ترقی در کار شما خواہد شد لیکن بشرطیکہ بر امور مفروضہ مداومت نمایند و اجتناب از فواحش ظاہریہ و
باطنیہ بر ذمہ خود لازم شناسند و ضعفا و مساکین را بہ نرمی و دلجوئی پیش آیند و تا توانند بر احدے از
بنی آدم ظلم و تعدی نہ نمایند فی الحدیث اتق دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہ وبین اللہ
حجاب ــ بترس از آہِ مظلومان کہ در وقت دعا کردن ⁂ اجابت از درِ حق بہر استقبال می آید ــ

بطرف مولوی عطاء محمد صاحب ساکن بھاگ احمد یار ضلع گوجرانوالہ

از حیات
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوال نمودہ اند اعلم ان ہذہ المسالۃ من ادق المسائل لا یفہمہا ولا یسمعہا
الا من کان لہ قلب صاف و ذہن سلیم و طبع مستقیم ولہ نوع مناسبۃ مع عالم الارواح واما غلیظ القلب
والطبع فلا یسمع الا دعاء ونداء صم بکم عمی فہم لا یعقلون اعلم ان العلماء الراسخین و العقلاء الربانیین ایضا
اختلفوا فی ہذہ المسئلۃ فقال بعضہم ان الانبیاء علیہم السلام بعدما انتقلوا من ہذہ الدار الفانیۃ الی
عالم البرزخ یکون حالہم کحال الملائکۃ ویعطی لارواحہم قوۃ الاجساد فیذہبون الی ماشاء اللہ ویتصورون فی ایما
صورۃ شاؤا کما ان جبرائیل علیہ السلام یاتی الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احیانا فی صورتہ واحیانا فی صورۃ
الدحیۃ الکلبی و احیانا فی غیر تلک الصورۃ وقال بعضہم ان الانبیاء علیہم احیاء فی قبورہم یصلون ویحجون ویلبون
واستدلوا علی ذلک بآیات و احادیث مشہورۃ اما الآیات فقولہ تعالی واسئل من ارسلنا من قبلک
من رسلنا نزلت فی لیلۃ المعراج فی بیت المقدس وقولہ تعالیٰ ولا تحسبن
الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربہم یرزقون
فرحین بما اتٰہم اللہ من فضلہ الآیۃ اذا کان حال الشہداء فما بال الانبیاء
علیہم السلام وہم اعلی وارفع شانا من الشہداء واما الاحادیث فقولہ علیہ السلام الانبیاء احیاء
فی قبورہم وغیر ذلک کما سنبین ونحن نذکر فی ہذا المقام عبارت المواہب والتفسیر المظہری وغیرہما
لیحق اللہ الحق بکلماتہ ولو کرہ المجرمون صاحب مواہب کہ از کبار محدثین است و از عاشقان سید المرسلین در باب
خصائص آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می نویسد و منہا انہ حی فی قبرہ ویصلی فیہ باذان و اقامۃ وکذا الانبیاء ولہذا
قیل لا عدۃ علی ازواجہ وقد حکی ابن زبالۃ و ابن النجار ان الاذان ترک فی ایام الحرۃ ثلثۃ ایام وخرج الناس و سعید
بن المسیب جالس فی المسجد قال سعید فاستوحشت فدنوت الی القبر فلما حضرت الظہر سمعت الاذان

Marfat.com

في القبر فصليت الظهر ثم مضى ذلك الاذان والاقامة في القبر لكل صلوة حتى مضت ثلث ليال ورجع الناس و
عاد المؤذنون فسمعت اذانهم كما سمعت الاذان في قبر النبي صلى الله عليه وآله وسلم انتهى وقد ثبت ان الانبياء
يحجون ويلبون والذي يدل على انهم يحجون ما جاء عن ابن عباس رضي الله عنهما قال سرنا مع رسول الله صلى الله عليه
وآله وسلم بين مكة والمدينة فمررنا بواد فقال اي واد هذا فقالوا وادي الازرق فقال صلى الله عليه وآله وسلم
كاني انظر الى موسى عليه الصلوة والسلام واضعاً اصبعيه في اذنيه له جؤار الى الله تعالى بالتلبية ماراً بهذا الوادي
ثم سرنا حتى على ثنية فقال صلى الله عليه وآله وسلم كاني انظر الى يونس عليه الصلوة والسلام على ناقة حمراء عليه جبة صوف
ماراً بهذا الوادي ملبياً وقد جاء في موسى عليه الصلوة والسلام انه كان على بعير وفي رواية على ثور لامنافات في
في انيكون تكرر حجه وركب البعير مرة والثور اخرى - ولا يخفى ان رزق الشهداء يصدق على الجماع لانه مما يتلذذ به
كالاكل والشرب وقد افتى الشمس الرملي ان الانبياء صلوات الله وسلامه عليهم والشهداء رضي الله عنهم ياكلون و
يشربون ويصلون ويصومون ويحجون ورفع الخلاف هل ينكحون فقيل نعم وقيل لا وانهم يثابون على صلوتهم وصومهم و
حجهم ولا تكليف عليهم في ذلك لانقطاع التكليف بالموت بل من قبيل التكرمة ورفع الدرجات هذا كلامه
والحيات الانبياء عليهم السلام بعد موتهم شواهد من الاحاديث الصحيحة منها حديث مررت بموسى ع وهو قائم يصلي في
قبره وغيره من احاديث لقاء النبي صلعم بالانبياء ليلة المعراج وتقدم رواية الحافظ المنذري علمي بعد وفاتي كعلمي
في حياتي ولابن عدي في كامله وابي يعلى برجال ثقات عن انس رض مرفوعاً الانبياء احياء في قبورهم يصلون وصححه البيهقي ايضا
وقد تقدم حديث اوس بن اوس مرفوعاً افضل ايامكم يوم الجمعة فيه خلق آدم ع وفيه قبض وفيه النفخة فاكثروا علي
من الصلاة فيه فان صلوتكم معروضة علي قالوا وكيف تعرض صلوتنا عليك وقد ارمت وبليت فقال
ان الله تعالى حرم على الارض ان ياكل اجساد الانبياء عليهم السلام اخرجه ابن حبان في صحيحه والحاكم وصححه وذكر البيهقي له شواهد
ولابن ماجه باسناد جيد عن ابي الدرداء رضي الله تعالى عنه مرفوعاً اكثروا الصلوة علي يوم الجمعة فانه مشهود تشهده الملئكة
وان احداً لن يصلي علي الا عرضت علي صلاته حين يفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال وبعد الموت ان الله
حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء عليهم السلام فنبي الله حي يرزق هذا اللفظ رواه ابن ماجه - ولابن عساكر
من طرق عن عمار بن ياسر مرفوعاً ان الله اعطاني ملكاً من الملائكة يقوم على قبري اذا انا مت فلا يصلي علي
احد صلاة الا قال يا احمد فلان بن فلان يصلي عليك يسميه باسمه واسم ابيه فيصلي الله عليه مكانها عشراً وفي
رواية اعطى ملكا اسمع الخلائق فهو قائم على قبري الى يوم القيامة الحديث والبزاز برجال
الصحيح عن ابن مسعود رض مرفوعاً ان لله تعالى ملائكة سياحين يبلغوني عن امتي قال وقال
رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خير لكم تحدثون ويحدث لكم ووفاتي خير لكم تعرض علي اعمالكم

Marfat.com

فما رأيت من خير حمدت الله عليه وما رأيت من شر استغفرت الله لكم قال القطب الشعرانی عن صفوة الاولياء سيدی محمد
وفا نفعنا الله به قال رأيت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم فقال لی عن نفسه الشريفة لست بميت
وانما موتی عبارة عن تستری عمن لا يفقه عن الله واما من يفقه عن الله فها انا اراه ويرانی انتهی بلفظه من
الطبقات الكبری جعلنا الله بجاههم من اهل وده ووداده الذائقين لذيذ وصال شرابه بجاه آله وصحبه واحبابه
آمين فيا ايها الكئيب النظر ما اجمل صفات هذا الحبيب ويا اكرمه علی الغريب المجيب يسلم عليه من البعيد الاقصی فيرد
عليك السلام وتطلب شفاعته فيشفع لك عند الملك العلام وتنقطع عن زيارة قبره فيتشوق اليك علی الدوام
وتقعد عن المسير اليه لاشتغالك بالدنيا وجمع الحطام فيأتی اليك زائراً فی المنام فان عزمت علی المسير
اليه ركبت ظهور الانعام ولو انصفت لسعيت اليه علی الراس لا علی الاقدام وهو ساترک فی الدنيا من
الذنوب والآثام باستغفاره لک وشافعک غداً ووافدک الی دار السلام فنحن نؤمن ونصدق بانه
صلعم حی يرزق وان جسده الشريف لا تاكله الارض وكذا سائر الانبياء عليهم السلام والاجماع علی هذا
فان قلت القرآن ناطق بموته عليه السلام قال الله تعالی اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ
وقال عليه السلام انی امرؤ مقبوض وقال الصديق رض فان محمداً قد مات واجمع
المسلمون علی اطلاق ذلک فاجاب الشيخ تقی الدين السبكی بان ذلک الموت غير مستمر وانه صلی الله عليه وسلم
اُحيی بعد الموت ويكون نقل الملک فی نحوه مشروطاً بالموت المستمر والا فالحيوة الثانية حيوة اخروية ولا شک
انها اعلی واكمل من حيوة الشهداء وهی ثابتة للروح بلا اشكال وقد ثبت ان اجساد الانبياء لا تبلی وعود
الروح الی الجسد ثابت فی الصحيح لسائر الموتی فضلاً عن الشهداء فضلاً عن الانبياء وانما النظر فی استمرارها
فی البدن وفی ان البدن يصير حياً كحالته فی الدنيا او حياً بدونها وهی حيث شاء الله تعالی فان ملازمة الروح
للحيوة امر عادی لا عقلی فهذا مما يجوزه العقل فان صح به سمع واتبع وقد ذكره جماعة من العلماء ويشهد له صلوة
موسی عليه السلام فی قبره فان الصلوة تستدعی جسداً حياً وكذلک الصفات المذكورة للانبياء فی ليلة الاسراء كلها
صفات الاجسام ولا يلزم من كونها حيوة حقيقية ان تكون الابدان معها كما كانت فی الدنيا من الاحتياج الی
الطعام والشراب وغير ذلک من صفات الاجسام التی نشاهدها بل يكون لها حكم آخر فليس فی العقل ما يمنع
من اثبات الحيوة الحقيقية لهم واما الادراكات كالعلم والسماع فلا شک ان ذلک ثابت لهم بل لسائر الموتی
حكاه الشيخ زين الدين المراغی هذا خلاصة المواهب ونفحات الرضا وبقی اشياء فالان نذكر عبارة التفسير المظهری
قال الله تعالی وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ يعنی ان الله تعالی
يعطی لارواحهم قوة الاجساد فيذهبون من الارض والسماء والجنة حيث يشاؤن وينصرون

Marfat.com

اولیاءہم ویدمرون اعدائہم انشاء اللہ تعالیٰ ومن اجل تلک الحیوۃ لاتاکل الارض اجسادہم ولا اکفانہم قال البغوی قیل ان ارواحہم ترکع وتسجد کل لیلۃ تحت العرش الی یوم القیامۃ قال علیہ السلام ان الشہداء اذا استشہد وانزل اللہ جسداً کاحسن جسد ثم یقال لروحہ ادخل فیہ فینظر الی جسدہ الاول مایفعل بہ ویتکلم فیظن انہم یسمعون کلامہ وینظر الیہم فیظن انہم یرونہ حتی تاتیہ ازواجہ من الحور العین فیذہبن بہ رواہ ابن مندۃ مرسلاً وفی الصحیح لمسلم عن ابن مسعودؓ مرفوعاً ارواح الشہداء عند اللہ فی طیر خضر تسرح فی الجنۃ حیث شاءت ثم تاوی الی قنادیل تحت العرش فذہب جماعۃ من العلماء الی ان ہذہ الحیوۃ مختصۃ بالشہداء والحق عندی عدم اختصاصہا بہم بل حیوۃ الانبیاء اقوی منہم واشد ظہوراً آثارہا فی الخارج حتی لایجوز النکاح بازواج النبی صلعم بعد وفاتہ بخلاف الشہداء والصدیقون ایضاً اعلیٰ درجۃ من الشہداء والصالحون یعنی الاولیاء ملحقون بہم کما یدل علیہ الترتیب فی قولہ تعالیٰ مِنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ ولذلک قالت الصوفیۃ العلیۃ ارواحنا اجسادنا اجسادنا ارواحنا وقد تواتر عن کثیر من الاولیاء انہم ینصرون اولیاءہم ویدمرون اعدائہم ویہدون الی اللہ من یشاء اللہ تعالیٰ وقد ذکر المجددؓ ان ارباب کمالات النبوۃ بالوراثۃ قلت وہم الصدیقون والمقربون فی لسان الشرع یعطی لہم من اللہ تعالیٰ وجوداً موہوباً ویدل علی اجساد الانبیاء والشہداء وبعض الصالحاً لایاکلہا الارض اخرجہ الحاکم وابوداؤد عن اوس بن اوس قال قال رسول اللہ صلعم اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَآءِ واخرج ابن ماجہ عن ابی الدرداء نحوہ واخرج عن عبدالرحمن بن صعصعۃ انہ بلغہ ان عمرو بن الجموح وعبداللہ بن جبیر الانصاری کانا قد حفر السیل قبرہما ممایلی السیل وکانا فی قبر واحد وہما ممن استشہد یوم احد فحفر لیغیر مکانہما فوجدا لم یتغیر کانہما ماتا بالامس وکان بین احد وبین حفر عنہما ست واربعون سنۃ واخرج البیہقی ان معاویۃ لما اراد ان یجری کظامۃ نادی من کان لہ قتیل باحد فلیشہد فخرج الناس الی قتلاہم فوجدہم رطاباً یتثنون فاصابت المسحات رجلا رجلا منہم فانبعث دم ولقد کانوا یحفرون التراب فحفروا انثرۃ من تراب فاح علیہم ریح المسک ہکذا اخرج الواقدی وصاحب مواہب در باب زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم می نویسد وینبغی ان یقف عند محاذاۃ اربعۃ اذرع ویلازم الادب والخشوع والتواضع لیغض البصر فی مقام الہیبۃ کما کان یفعل بین یدیہ فی حیاتہ اذ لافرق بین موتہ وحیاتہ فی مشاہدتہ لامتہ ومعرفتہ باحوالہم ونیاتہم وعزائمہم وخواطرہم وذلک عندہ جلی لاخفاء بہ قال مولٰنا ۔ احول انتش ہمہ معلوم یک بیک ۔ من شک فیہ ضل ومن الیقن اہتدی ۔

ولنقتصر علی ہذا القدر فانہ بحر عمیق لا یدرک ساحلہا ؛

بطرف مولوی غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائیخان

زیارت سید المرسلین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم امر سہل نیست کہ ہر کس و ناکس را باین نعمت بنوازند سعی باید نمود و دست و پا باید زد تصفیہ قلب و قالب باید نمود شاید کہ باین نعمت مشرف شوند علمائے امت و حامیان ملت برائے حصول این نعمت عظمے و سعادت کبرے طریقہا نوشتہ اند۔ اشہر و اسہل و انفع آنہا صلوٰۃ الصلوٰۃ است ترتیب آن بعینہ ترتیب نماز تسبیح است لیکن بجائے کلمہ تمجید این درود شریف بخوانند اللّٰھم صل علی النبی الامی وآلہ وصحبہ وسلم تا ہفتہ این عمل بعمل آرند امید قوی کہ باین نعمت مشرف خواہند شد وما ذالک علی اللہ بعزیز ؎

تو مگو ما را بدان شہ بار نیست　　با کریمان کارہا دشوار نیست

بطرف صاحبزادہ اعظم مولانا و بالفضل اولانا حضرت احمد سعید صاحب قبلہ مدظلہ

بر شما لازم کہ منزل قرآن مجید با ترتیل ہر گز ناغہ نکنند و اسم مبارک یا سلام ہزار بار خواندن بر وجود خود دم نمایند و ختم خواجگان علیہم الرضوان و ختم امام ربانی مجدد الف ثانی ہر روز بلا ناغہ بر ذمہ خود لازم شناسند و در تعلیم و تفہیم طلاب نیز کوشش بلیغ نمایند امور آخرت را بر امور دنیاوی اختیار نمایند کہ دنیا گذران ست و عاقبت کار با ایمان و عظ زنان پس پردہ نشستہ بروز جمعہ یا شب جمعہ نیز از ضروریات ست ؛

بطرف مولوی سلطان محمود صاحب ساکن میانوال ضلع گجرات از شنیدن

بیماری شما نحوی از قلق و اضطراب حاصل گردید حق سبحانہ و تعالٰے شفا عطا فرماید ؎

حق تعالیٰ گرم و سرد و رنج و درد　　بر سر ما می نہد اے شیر مرد
خوف و جوع و نقص اموال و بدن　　جملہ بہر نقد جان ظاہر شدن
داد مر فرعون را صد ملک و مال　　تا بکرد او دعوئ عز و جلال
در ہمہ عمرش ندید او دردِ سر　　تا ننالد با خدا آن بد گہر
تو ز تلخی چونکہ دل پر خون شوی　　پس ز تلخیہا ہمہ بیرون شوی
حفت الجنۃ بمکروہاتہا　　حفت النیران من شہواتہا

ہر کہ در زندان قرین محنت ست — آن جزائے لقمہائے شہوت ست

وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم نص قاطع است۔

بطرف مولوی غلام محمّد صاحب ساکن میانوال

از شنیدن وفات فرزند ارجمند شما خاطر محزون گردید لیکن صابر و شاکر باشند و دم از چون و چرا نزنند۔

ہمچو اسمٰعیلؑ پیشش سر بنہ — شاد خنداں باش حکمش جان بنہ

تا بماند جانت خنداں تا ابد — ہمچو جان پاک احمد با احد

عاشقاں جام فرح آنگہ کشند — کہ بدست خویش خوبان شان کشند

ناخوش او خوش بود بر جانِ من — جان فدائے یار دل رنجان من

اے جفائے تو ز دولت خوب تر — و انتقام تو ز جان محبوب تر

بطرف چودھری شرف ساکن مانگٹ ضلع گجرات

اما بعد فاتقوا اللہ ما استطعتم واسمعوا واطیعوا وانفقوا واحسنوا فان اللہ تعالیٰ یحب المحسنین والصلوٰۃ والسلام علی سیّد الاولین والاخرین۔

بطرف سیادت پناہ فضیلت دستگاہ حضرت صاحبزادہ سیّد محمّد شاہ صاحب سجادہ نشین قصور شریف

آنجناب را لازم و واجب است کہ اوراد و وظائف و مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ مواظبت نمایند و بہ اعمال خیر اوقات را معمور دارند و شیوۂ امر معروف و نہی عن المنکر را نیز از دست ندہند و ہر قدر کہ توانند تدریس علم ظاہر نمایند و بطالبان صادق توجہ بوقت صبح و شام نمودہ باشند و شاہ صاحب خود را نیز بلطائف الحیل بر کنت تحصیل عبور کنانند انشاء اللہ تعالیٰ برکت در تدریس و تسلیک ایشان خواہد شد استعداد ایشان بزعم این ناقص نہایت بلندست خدا کند کہ بقوت مجاہدہ از قوت بفعل آید قال غوث الاعظمؓ ان فیک عبودیۃ الحق عزّ وجلّ ھات حقیقۃ العبودیۃ وخذ الکفایۃ فی جمیع امورک ارجع الیہ وذل لہ وتواضع لامرہ بالامتثال والنھیہ بالانتہاء ولقضائہ بالصبر والموافقۃ اذا تم لک ھذا انتمت عبودیتک لسیّدک وجاءتک منہ الکفایۃ قال اللہ عزّ وجلّ الیس اللہ

Marfat.com

بکافٍ عبدہ ۔ اگر گاہے گاہے قبض رو نماید بعد غسل بآب سرد تلاوت قرآن کریم مزیل اوست
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ القلوب لتصدء کما یصدء
الحدید وان جلاءھا قراءۃ القرآن وذکر الموت وحضور مجالس الناس ؎

ایضاً بطرف شاہ صاحب موصوف

قوت نسبت باطن بدون کثرت ذکر وفکر از بس متعذرت
حضرت شاہ صاحب قبلہ بطالبان ارشاد می فرمودند کہ کثرت ذکر درین رہ از ضروریات ست چہ دل بے ذکر
کثیر نمی کشاید پس اگر صاحبزادہ سید احمد شاہ صاحب در نزاع قرآن مجید بخوانند و آنجناب خود را در
اربعین باشغال و اوراد مشغول دارند از بس مناسب می نماید ے چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دوکار ؎
معمول چنین است کہ ۲۴ ہزار اسم ذات و سہ ہزار بار نفی و اثبات و چند صد درود شریف درین چلہ بر ذمہ خود مقرر
کردہ شود لیکن ایشان را این قدر ضروری نیست ہر قدر کہ بے تکلف طبیعت برداشت نماید بعمل باید آورد ما
جعل اللہ علیکم من الدین من حرج ۔ مقصود باخدا بودن ست و بس او سبحانہ جل شانہ آن صاحبان
را از کاملین ومکملین گرداند و طریقہ علیہ نقشبندیہ را بسبب آن ذات جامع الصفات رونق تازہ عطا فرماید انہ علی کل شیء قدیر و بالاجابۃ جدیر ؎

بطرف حکیم غلام قادر صاحب مرحوم ساکن بھک احمد یار ضلع گوجرانوالہ

باچنین اعذار ہا کہ
نوشتہ اند در اینجا آمدن ضروری نیست رعایت اعیال و اطفال صغیرہ بر ذمہ شما لازم ست اہلیجات مربی کہ فرستادہ اند
اگرچہ بسبب عفوصت و یبوست و برودت مزاج و قلت صحبت مع مربی خویش چندان متاثر نشدہ بودند و سورت دانا نیت
ایشان بخوبی منکسر نگردید و مرتبہ فنا و بقا و کمال و تکمیل حاصل نگشتہ بود لیکن بمقتضائے الصحبۃ موثرۃ و لا یعدل بالصحبۃ
شی کائن ما کان و لہذا لا یعدل الاویس القرنی مع ادنی من الصحابی باندک فیضیکہ حاصل نمودہ بودند فقیر را فائدہ عظیم بخشیدند
چند عوارض لازمہ بارنی ببرکت ایشان مندفع شدند اگرچہ علتہائے فقیر اصلی و جبلی ہستند نہ عارضی و طاری لیکن بموجب
ے از سبب سازیش من سودائیم ؎ واز سبب سوزیش سوفسطائیم ؎ گاہی گاہی قدری علاج ظاہری نمودہ میشود ۔

بطرف مولوی محمد عالم صاحب مرحوم ساکن سیہرہ ضلع گوجرانوالہ

در مطالعہ کتب و اوراد و وظائف خود را مصروف دارند و کار خود را بخدا جل و علا بسپارند لا الٰہ الا ھو
فاتخذہ وکیلا ۔ و بزبان حال و قال بگویند کہ ے
سپردم بتو مایۂ خویش را ۔ تو دانی حساب کم و بیش را

Marfat.com

وبیقین داند کہ رزقک لا یاکل غیرک وما لم یقسم لک لم یصل الیک فافہمو
کن من العابدین واعبد ربک حتی یاتیک الیقین والصلوۃ والسلام علی سید
الاولین والاخرین ؎

بطرف مولوی فضل الدین صاحب ساکن منڈھر علاقہ پنڈ دادن خان

رمضان شریف برسر رسید پس باید کہ در اعمال صالحہ اوقات خود را بسر برند و اگر سوا اکابر نفی اثبات یعنی
کلمہ طیبہ در رمضان مبارک بخوانند از بس مفید خواہد بود رزقنا اللہ وایاکم الاستقامۃ علی
الشریعۃ الغراء بحرمت سید البشر المبعوث الی الاسود والاحمر۔

بطرف کسے مخلص

ان الارض للہ یورثہا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ
للمتقین خود میداند کہ مالک الملک حق تعالی است ہر چہ خواہد میکند در عرصۂ کون و مکان ؎
فقیر لاشی محض است ہرگز کسے طالب الدنیا از غیب دادہ نزد فقیر نباید فرستاد لا املک لنفسی ضرا و
لا نفعا الا ماشاء اللہ عامل رقعہ را تکلیف مالایطاق دادہ اند عفی اللہ عنکم۔ ہاں کسے کہ طالب المولی باشد
محبت صادق دارد اگر او را بفرستند مضائقہ نیست۔

بطرف مولوی محمد حسین صاحب ساکن ٹھٹ عیسیٰ ضلع لاہور

از تصور
اسم ذات و مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ و کثرت نوافل دل را نوری و قلب را جمعیتے حاصل میشود ؎

فاذکرہ ذکرا دائما جنبا قعودا قائما ۔۔۔ فی حبہ صرہا نما فی دینہ ثابت قدم

؎ ذکر گو ذکر تا ترا جانست ۔۔۔ پاکیٔ دل ز ذکر رحمن ست

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس صحبت اغنیاء و محبت دنیا دل را بمیراند اللہ تعالی مارا و شمارا ازین آفت محفوظ
دارد او بمنہ کمال کرمہ والسلام و بہ تم الکلام ؎

بطرف مولوی عطاء محمد صاحب مرحوم ساکن بہک احمد یار ضلع گوجرانوالہ

ترا از من اگر بر سینہ داغ ست ۔۔۔ نہ پنداری کزان داغم فراغ ست

فی الحدیث القدسی اطال شوق الابرار الی لقائی وانا اشد شوقا الیہم۔ و ایضا

Marfat.com

فی الحدیث القدسی کما تکون لی اکون لک - از محبت مرتبہا زرمیشود - مدار کار بر محبت ست کسے
را کہ محبت عطا فرمودہ اند گویا ہمہ عطا یا بخشیدہ اند وان کان غائباً عن النظر الظاہر انظر الی حال الاویس القرنی
کیف وصل مع انہ لم یری النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومن یسر لہ حظ المحبۃ فہو لیس بشئ وان کان علامۃ العصر او
سحبان الدہر وان کان ملازماً للشیخ مدت العمر ہے

عشق آن بگزین کہ جملہ اولیاء — یافتہ از عشق او کار و کیا

بطرف مولوی غلام حسن صاحب ساکن بہک احمدیار ضلع گوجرانوالہ

المقصود الاصلی الاستقامۃ علی الشریعۃ المحمدیۃ علی صاحبہا الف الف صلوات وتحیۃ وعلیک ان لا تتبع الہوی فیضلک
عن سبیل اللہ ان الذین یضلون عن سبیل اللہ لہم عذاب شدید بما نسوا یوم الحساب والحدیث المعلوم لیس فی الصحاح
بل ہو من الغرائب واللہ اعلم وعلمہ احکم -

بطرف میاں بدرالدین ساکن برہ ضلع گوجرانوالہ

فقیر از دعا گوئی شما غافل نیست
شما را لازم کہ از یاد الٰہی غافل نباشد وہرگز ازین امر پہلو تہی نسازند قال اللہ تعالیٰ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ
وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ ۝ -

بجانب قاضی محبوب عالم صاحب ساکن جلالپور بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ

در اوراد و وظائف خود را مشغول دارند فی وقت من الاوقات از ذکر الٰہی پہلو تہی نسازند ہے

ذکر گو ذکر تا ترا جان ست — پاکیٔ دل ز ذکر رحمٰن ست

انشاء اللہ برکت در اوقات شما خواہد شد تسلی دارند وظائف دفعہ خیالات فاسدہ سہ صد مرتبہ کلمہ توحید بوقت سحر
خواندہ باشند باین طرز کہ بوقت لا الٰہ خیال کنند کہ خیالات فاسدہ از من دفع شوند بوقت الا اللہ خیال
نمایند کہ یا الٰہی محبت خود در دل من راسخ گردان، انشاء اللہ تعالیٰ وساوس شیطانی رفع دفع خواہند شد - وبرائے
دفع ایذائے اعداء غافل از خدا سہ صد سیزدہ بار اللّٰہُمَّ اکفنی شرہم بما شئت قبل از نماز وتر
سہ روز بخوانند امید کہ از شر آنہا محفوظ خواہند شد سورۂ مزمل اگر یازدہ بار ہر روز بخوانند نافع النفع خواہد شد ؛

وظائف دفع خیالات فاسدہ ونیز برائے دفع ایذائے اعداء

بصوب جناب قاضی عطا محمد صاحب ساکن نلی تحصیل خوشاب

صبر استقامت ورزند وہرگز دم از

چون وجرا نزند ــــ ہرچہ ساقیئے مارنجیت علین الطاف ست * اشد الناس بلاً الانبیاء ثم الامثل فالا مثل ــــ

ہر بلا کین قوم را حق دادہ است   زیران گنج کرم بنہادہ است

قال اللہ تعالیٰ لحبیبہ و قریبہ وَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ فَاِنَّكَ بِاَعْيُنِنَا وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ ۝ وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ النُّجُوْمِ ــــ

چند روزے صبر کن باقی بخند ۔

بصوب جناب والد ماجد بندہ حضرت مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ ساکن کھبر ضلع شاہ پور

بر ہموم و غموم زمانہ صبر گزینند وا ینہار اخالی از حکمتے ندانند عسٰی ان تکرھوا شیئاً وھو خیر لکم وعسٰی اَنْ تحبوا شیئاً وھو شر لکم نص قطعی ست ہمیشہ امیدوار باشند کہ ناامیدی کفر ست ــــ ہر کجا پستی ست آب آنجا رود

ہر کجا دردے دوا آنجا رود

انا عند ظن عبدی   فلیظن بی ما شآء ۔

ایضاً بجانب والد ماجد بندہ

وَمَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۔

بہر حال رضاء بقضاء از ہمہ اولےٰ ست ــــ

عاشقم بر لطف و بر قہرش بجد   اے عجب من عاشق این ہر دو ضد

شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرمودہ ــــ

ہر چہ رود بر سرم چون تو پسندی رواست   بندہ چہ دعوی کند حکم خداوند راست

او سبحانہ جلشانہ مارا و شمارا از مصائب غیر مترقبہ نگاہداشتہ بباد خود محظوظ داراد بالنبی و آلہ الامجاد ۔

فی المثنوی المعنوی ــــ

من ترا گریان و نالان زان کنم   تا کت از چشم بدت پنہان کنم

تلخ گردانم ز غمہا خوئے تو   تا نگردد چشم بد در روئے تو

شاد از غم شو کہ غم دام لقاست   اندرین رہ سوئے پستی ارتقاست

Marfat.com

بطرف صاحبزادہ محمد شفیع صاحب سجادہ نشین

حضرت اسماعیل صاحب سہروردی مشہور میاں وڈا صاحب درس لاہور

وظائف حل مشکلات

او سبحانہ جلّ شانہ مارا و شمارا غریق محبتِ خویش گرداناد ہمینہ و کمال کرمہ۔ سنہ صد بار کلمہ طیبہ بوقت صبح بعد از نماز فجر و سنہ صد بار درود شریف بوقت عشاء بعد نماز و سہ بار سورہ مزمل و یازدہ صد بار اسم مبارک یَا مُغْنِی بوقت سحر بعد نماز تہجد وظیفہ مقرر نمایند انشاء اللہ تعالیٰ جمیع مشکلات دینی و دنیوی حل خواہند شد سے معہ توجملہ میسر شود۔

بطرف حضرت صاحبزادہ السید احمد حسن صاحب خلف الرشید السید محمد حسن شاہ صاحب

سجادہ نشین و مجاور روضہ مطہرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند شریف

امسال عزم مصمم بود کہ بر عرس مبارک حضرت امام ربانی محبوب سبحانی حاضر شدہ شرف اندوزی دارین و اقتباس انوار مزار مطلع الانوار نمودہ خواہد آمد الا بسبب بعضے عوارض و لواحق اتفاق نیفتاد انشاء اللہ تعالیٰ بعد انقضائے ایام حرارت عازم آن حوالی خواہم شد دائماً در ذکر و فکر و مراقبہ اشتغال باید داشت و اوقات عزیزہ را مہمل نباید گذاشت ::

اعمال اور تعویذات کا بیان

حضرت قبلہ قدس سرہ کی نظر مبارک کیمیا تھی جس کی طرف مہربانی کی نگاہ مبذول فرمائی اس کے دلی مقاصد حاصل ہوگئے اور مشکلات اور معضلات کے حل ہونے میں ذرا دیر نہ ہوئی۔ بعض ظاہر میں اعمال اور تعویذات کے خواہاں ہوتے تھے تو آپ ان کے مقتضائے قلبی کے موافق اعمال کا ملہ ارشاد فرماتے اور تعویذات مجربہ لکھ دینے میں بھی فرق نہ کرتے تھے۔ چند اُن میں سے منفعت رسانی مخلوق کے لیے تحریر کیے جاتے ہیں۔ بعض ان میں سے وہ ہیں جو آپنے مکاتیب طیبہ میں اہلِ حوائج کو تحریر فرمائے اور بعض وہ جو خاکسار راقم الحروف کو حضرت ملکوت منزلت نے خود ارشاد فرمائے اور بعض وہ جو اور مخلصوں اور مریدوں کو ارشاد کیے اور انہوں نے بعد تجربہ خاکسار کو بتائے ؕ

واسطے توسع رزق اور دفع تنگی معاش کے اسم مبارک یَا مُغْنِی باعداد حروف یعنی گیارہ سو گیارہ دفعہ بعد سورہ مزمل شریف درجہ اوّل تین دفعہ اور درجہ متوسط گیارہ دفعہ اور درجہ زائد چالیس دفعہ بوقت شب بلاناغہ پڑھے لیکن اول آخر سات سات دفعہ درود شریف پڑھ لیا کرے۔

دفع شب مضا اور بلیات سے امن میں رہنے کیواسطے آیۃ الکرسی ایک دفعہ پڑھ کر شمال کی طرف دم کرے پھر پڑھ کر جنوب کی طرف پھر مغرب کی طرف پھر مشرق کی طرف پھر نیچے زمین کی طرف پھر آسمان کی طرف پھر ساتویں دفعہ پڑھ کر اپنے جسم پر دم کرے انشاء اللہ تعالےٰ خطرناک بلیات سے امان میں رہے گا۔

واسطے عورت عقیمہ اور اس عورت کے جسکا بچہ زندہ نہ رہے منقول از مکتوب شریف برائے زنیکہ حاملہ نشود بنو یسید اسم مبارک یَا مُبْدِئُ برسہ پارچہ کاغذ از اوّل ماہ تا سہ روز یک یک بخورد و آیت مبارک اللّٰہ یعلم ما تحمل کل انثی تا متعال نوشتہ در کمر بندد بفضل الٰہی بارگیرد۔

و برائے زنیکہ پسرش زندہ نماند بگیرد اجوائن و فلفل سیاہ و بخواند بر ہر دو قریب ظہر در روز دوشنبہ سورۃ والشمس چہل مرتبہ و باید کہ ابتدا و اختتام بر درود شریف نماید پس بخورد و اند کی اندک از اول ظہور حمل تا آخر بریدن طفل از شیر معمر گردد بعونہٖ تعالیٰ۔

دفع تنگی و توسع رزق

Marfat.com

ایضاً: ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین الی قولہ احسن الخالقین
ھذہ الآیات للحمل وحفظ الجنین فی بطن امہ والقبول والزینۃ فی
اعین النّاس ۔ فمن اراد ذالک فلیکتب للحمل فی سبع ورقات من ریحان
الترجی ثم یامر المرءۃ تبلعھا ورقۃ بعد ورقۃ وتشرب مع کل ورقۃ جرعۃ من
لبن بقرۃ صفراء تفعل ذالک ثلثۃ ایام فانھا تحمل باذن اللہ تعالیٰ۔ ومن
ارادھا للقبول والزینۃ فی اعین النّاس فلیکتب فی خرقۃ قطن رقیقۃ بماء
نون ثم یجعلھا الرجل تحت عمامتہ والمرءۃ تحت عصابتھا فانہ یکون ذالک باذن اللہ
تعالیٰ ۔ قل یا اھل الکتب ھل تنقمون منا الی قولہ سواء السبیل ھذہ الآیات لتشویہ
وجہ العدو وتسویدہ وتبلید ذھنہ فان کان لک عدو یقصد اذیتک بکثرۃ
المکارۃ عند الناس والتمرد وانت غیر ظالم وصابر علی اذیتہ فصم یوم الخمیس وصل المغرب
والعشاء الاخیرۃ وقل بعد فراغک من الصلوٰۃ یا قدیم الازل یا ازلی لم یزل یا من
یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور خذ فلان بن فلان اخذ عزیز مقتدر
تفعل ذالک ثلث مرات ثم اقرء الآیۃ علی کف تراب من دار موقوفۃ ثلثین مرۃ ثم رش التراب فی دارہ تری العجب والعجاب
فی مالہ ونفسہ ولا یعمل الا المستحق ۔ قولہ تعالیٰ ولقد مکنا کم فی الارض وجعلنا لکم فیھا معایش قلیلا
ما تشکرون ھذہ الآیۃ لتکثیر الرزق وادرار المعیشۃ تکتب یوم الجمعۃ عند فراغ الناس من الصلوٰۃ وتجعل
فی البیت والحانوت او المکان کشف رزقہ ۔

واسطے گم ہوئے چھپا پایہ کے: منقول از مکتوب شریف در محل گمشدن او ۳ بار اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن
و ۳ بار سورۃ یٰس و ۳ بار یا ھادی الضال اردد علی ضالتی
بخواند انشاء اللہ دستیاب خواہد شد ۔

واسطے قضائے حاجت کے: منقول از مکتوب شریف ۔ سورۃ یٰس بعد از نماز فجر و سورۃ واقعہ بعد از نماز شام
برائے امور دینی و دنیوی بسیار نافع است اگر تواند بخواند ۔

واسطے شور اور درد ہائے اعضا کے: اسم مبارک یَا لَطِیْفُ علی الصبح اور بوقت شام گیارہ دفعہ
یک دم پڑھ کر چند ایام دم کرے ۔ ساتھ ہی درد کی جگہ پر ہر
دفعہ آہستہ آہستہ ہاتھ مارتا رہے ۔

تعویذ واسطے دفع چیچک کے

منقول از مکتوب شریف
این تعویذ بر کاغذ نوشتہ

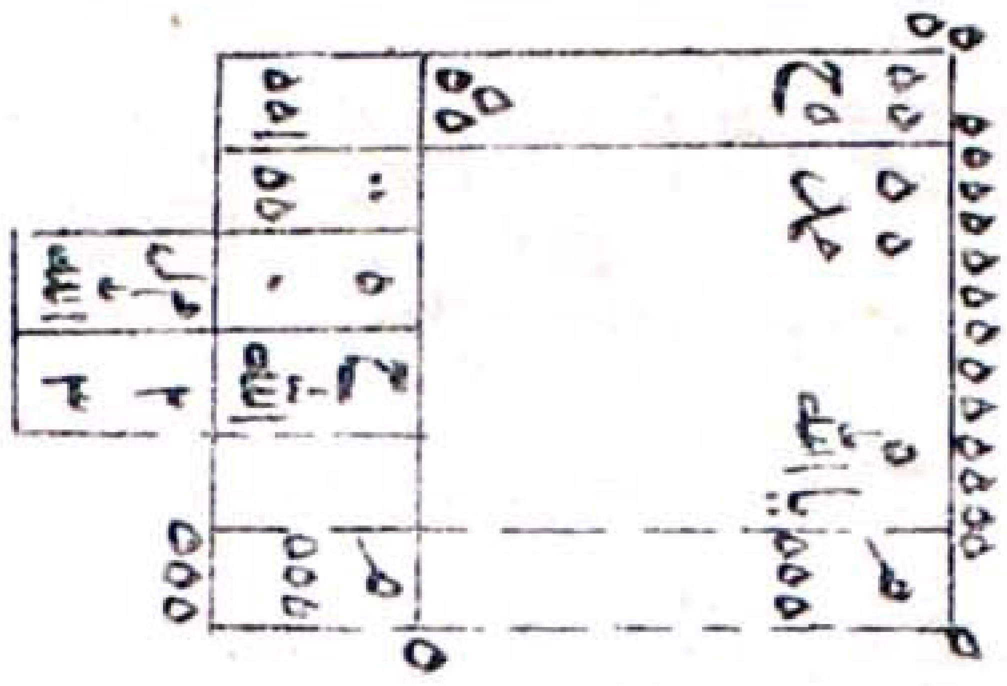

در گلو بندد و اگر چہار دہ بار آیت الکرسی خواندہ بر ہفت دانہ نخود سیاہ دم نمودہ در پارچہ سرخ دوزیدہ در گلوی طفل آویزد نیز بسیار مفید است۔

واسطے خنازیر کے

منقول از مکتوب فیض اسلوب ولمن بہ الخنازیر یعقد علی لادیم علی مقدار طول المریض احدے واربعین عقدۃ ینفث فی کل عقدۃ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اعوذ بعزۃ اللہ وقدرۃ اللہ وقوۃ اللہ وعظمۃ اللہ وبرہان اللہ و سلطان اللہ وننف اللہ وجوار اللہ وامان اللہ وحرز اللہ وصنع اللہ وکبریاء اللہ ونظر اللہ و بہاء اللہ وجلال اللہ وکمال اللہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ من شر ما اجد۔

برائے جملہ آفات زراعت

منقول از مکتوب طیب برائے دفع کرم وملخ وموش وہمہ آفت کہ زراعت را ضرر رساند این تعویذ نوشتہ نے شگافتہ بر سر آن نے بر بندد و یک درمیان زراعت بدارند و چہار دیگر در ہر چہار گوشہ زراعت بدارند مجرب است

اللہ ۱۲ ۱۲ ۱۱۱ ۵۳ ۱۲ ۱۱۱ ۹۲ ۱۱۱۱
صـ ۹۹۹۵ ۲۱ و و ہ

دفع امراض کے لیے

منقول از مکتوب شریف اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد و احاذر ہفت بار بعد ہر نماز بلا ناغہ خواندہ باشد انشاء اللہ مرض دفع رفع خواہد شد۔

اصابتہ عین کے لیے

چہار پایہ وغیرہ کو اگر اصابت عین یعنی نظر کا خلل ہو گیا ہو تو یہ تعویذ لکھکر اس کے گلے میں ڈالے۔

۵۹	۵۹	۸۰	ھو
۵۹	۲	ھو	۳
۵۹	۲	ھو	۳
۵۹	۲	ھو	۳

بحق یا بدوح

جرب اور قوبا کے لیے

منقول از مکتوب شریف علاج طب جسمانی و روحانی نوشتہ میشود۔ اما الجسمانی فاذا اخذ من حب النیل ثلثۃ دراہم مع ستتہ دراہم سکر ابیض و شرب زال الجرب ابے نوع کان فی ثلث شربات وقد جر بنا ذالک فوجدنا احسن التاثیر فی جمیع انواع الجرب کذا فی بحر الجواہر اما الروحانی فآیات الشفاء وہذہ الآیۃ الشریفۃ فکسونا العظام لحمًا ثم انشأناہ خلقًا آخر فتبارک اللہ احسن الخالقین۔

دفع مصائب اور وسعت رزق کیواسطے

آیۃ کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بارہ دن ہر روز بوقت معین بارہ سو (۱۲۰۰) دفعہ پڑھے ایام مذکورہ میں صائم ہونا شرط ہے بعد ازاں ہر روز ایک سو دفعہ پڑھے۔

دفع مصائب اور امراض کیواسطے

اسم مبارک یا سلام سوا لاکھ یعنی ایک لاکھ پچیس ہزار بار چند آدمی مل کر باوضو بطور ختم پڑھیں اور مریض کو دم کریں یا پانی دم کر کے پلادیں۔

Marfat.com

سایہ یعنی خلل جن کیواسطے

یہ نقش لکھ کر بازوئے چپ پر باندھے۔

۴	ع	ع	س	حی	و
۲	د	ل	م	۲	ی

اور یہ نقش پنج عدد لکھ کر مریض کے ناک میں یکے بعد دیگری دھوئاں دیوے۔

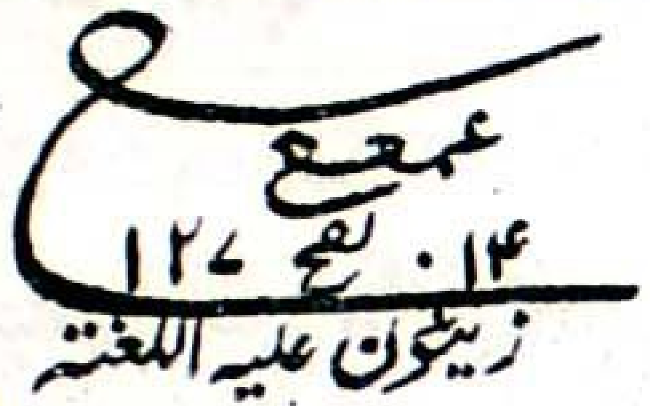

گریہ اطفال کیواسطے

یہ تعویذ لکھ کر لڑکے کے گلے یا بازو میں باندھے۔

یااللہ یااللہ یااللہ یااللہ

خبیر ۲	حی ۹	احد ۴
کبیر ۷	بصیر ۵	لطیف ۳
باری ۶	واحد ۱	قدیر ۸

یاکریم یاکریم یاکریم یاکریم

یاغفور یاغفور یاغفور یاغفور

یارحیم یارحیم یارحیم یارحیم

آیات شفا

جو لکھ کر پلانے سے ہر مرض میں فائدہ ہوتا ہے فیہ شفاء للناس ویشف صدور قوم مومنین الآن خفف اللہ عنکم وعلم ان فیکم ضعفا یرید اللہ ان یخفف عنکم وخلق الانسان ضعیفا الٰھکم اللہ واحد لا الٰہ الا ھو الرحمٰن الرحیم۔

درد سر اور درد شقیقہ کیواسطے

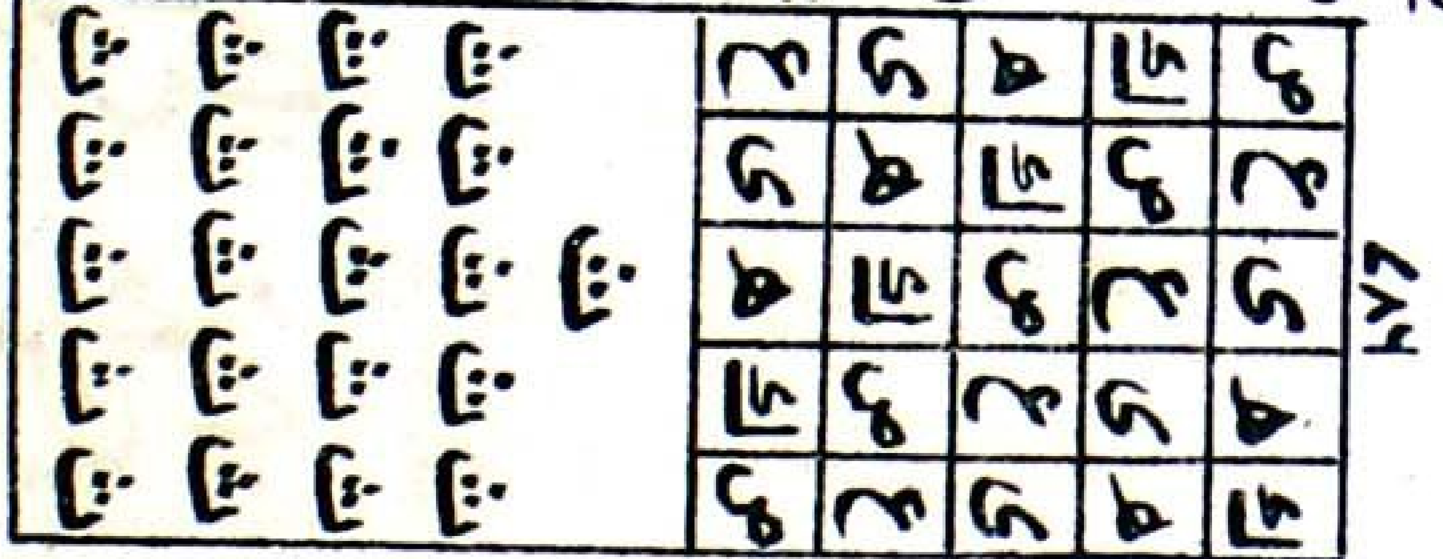

یہ تعویذ لکھ کر جائے درد پر باندھے۔

دمامیل اور ثبور کیواسطے

یہ آیت سات دفعہ پڑھ کر دم کرے۔

وبالحق انزلناہ وبالحق نزل۔

ایضاً

یہ الفاظ پڑھ کر دم کرتا ہے (کرکروئی تربربروئی اے دنبل خشک شو خدا تعالےٰ بزرگ است تو بزرگ مشو اللہ اکبر وانت لا تکبر اللہ یبقی وانت لا تبقی کل شی ھالک الا وجہہ لہ الحکم والیہ ترجعون۔) سات سات دفعہ پڑھ کر تین بار دم کرے یا کلوخ پاک پر دم کر کے اوپر پھیرتا رہے۔

دھرن یعنی بیجا ہونے ناف کیواسطے

یہ تعویذ لکھ کر مریض کے ساعد پر باندھنا چاہیئے

شر اعدا

سے محفوظ رہنے کے واسطے اکیس بار اَللّٰھُمَّ اکْفِنَا شَرَّھُمْ بِمَا شِئْتَ نماز وتر سے پہلے دشمنوں کی صورت حاضر رکھ کر چند ایام پڑھے۔

Marfat.com

جملہ امراض کے واسطے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

بحق یا بدوح

فاللہ خیر حافظا وھو ارحم الراحمین

یہ تعویذ لکھ کر مریض کے گلے میں باندھے اور آیات شفا لکھ کر پلاتا رہے۔

زہر مار کے واسطے

جس کو سانپ نے کاٹا ہو پہلے اس کو اکتالیس دفعہ الحمد شریف پڑھ کر پانی دم کر کے پلاوے اور پھر سات سلام جو قرآن شریف میں ہیں یعنی سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم - سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْن - سلام علٰی ابراھیمؑ - سلام علٰی موسٰیؑ وھارونؑ - سلام علٰی الیاسین - سلام علی المرسلین - سلام ھی حتی مطلع الفجر پڑھتا ہے اور زہر اوپر سے کسی چیز کے ساتھ نیچے اُتارتا ہے تین دفعہ پڑھ کر دم کرے اسی طرح تین تین بار پڑھ کر تین دفعہ دم کرے - لیکن عامل کو چاہیئے کہ پہلے سورہ فاتحہ کی زکوٰۃ ادا کرے اسی طرح پر کہ چہار شنبہ ماہِ نو کی نماز شام سے شروع کر کے پنجشنبہ آیندہ کی نماز شام تک اکتالیس نمازوں کے ساتھ ہر نماز کے پیچھے اکتالیس اکتالیس دفعہ پڑھا کرے۔

بواسیر کے واسطے

ایک شاخ سبز کھجور کی بقدر ایک گز کے قبل از طلوع آفتاب بروز یکشنبہ لے کر کہے کہ جیسا میں نے ایک شاخ کو قطع کیا ہے اسی طرح بواسیر فلاں بن فلاں کی قطع ہو اور قبل از طلوع آفتاب لکھے یہ آیت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ویسئلونک عن الجبال فقل ینسفھا ربی نسفًا فیذرھا قاعًا صفصفا لا تری فیھا عوجًا ولا امتا صنع اللہ صنع اللہ صنع اللہ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا وخر موسی صعقا صنع اللہ صنع اللہ صنع اللہ ۱۱۱ ص ص ص د د د ٥ ٥ ٥ - اس شاخ پر لکھ کر سایہ میں لٹکا دے پس جس طرح وہ شاخ خشک ہوتی جائے گی باسور بھی خشک ہوتی جائیں گی - انشاء اللہ تعالیٰ -

محبت کے واسطے

آیت مبارک عسی اللہ ان یجعل بینکم وبین الذین عادیتم منھم مودۃ واللہ قدیر واللہ غفور رحیم معہ نام طالب و پدرش و مطلوب و پدرش لکھ کر طالب اپنے پاس رکھے

جملہ اقسام تپ کے واسطے

قلنا یا نار کونی بردًا وسلامًا علٰی ابراھیمؑ وسلامًا وسلامًا - تین پرچہ کاغذ پر لکھ کر تین دن مریض کو پلاوے -

شر ظالم اور معاند سے بچنے کے واسطے: جب اسکو مقابل ہونا چاہیے کہیعص حمعسق پڑھے اور ایک ایک حرف پر ہر دو ہاتھ کی ایک ایک انگلی خنصر سے شروع کر کے عقد کرتا جائے پھر سورہ الم ترکیف پڑھنا شروع کرے جب ترمیھم پر پہنچے تو اسکو دس بار تکرار کرے اور ہر دفعہ ایک ایک انگلی کھولتا جائے جو انگلی کہ اخیر میں عقد کی تھی اس سے کھولنا شروع کرے پھر سورہ ختم کر کے مقابل کیطرف دم کرے انشاء اللہ اس کے شر سے محفوظ رہے گا۔

Marfat.com

تپ نوبت کے واسطے یہ الفاظ لکھ کر بازوئے راست پہ باندھے ھارزوا وھارزوا اور اس کا عکس مارزوا وھارزوا لکھ کر بازوئے چپ پر قبل از نوبت باندھے اگر نوبت نہ آوے تو فبہا ورنہ دوسری نوبت سے پہلے بازوئے چپ کا تعویذ بازوئے راست پر اور بازوئے راست کا تعویذ بازوئے چپ پر باندھے اسی طرح تیسری نوبت کو پھر تبدیل کرے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کے بعض مکشوفات اور کرامات کا بیان!

مقربان بارگاہِ الٰہی یعنی اولیاء کرام کی ذات بابرکات کو اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو اُن کا کوئی فعل کرامت سے خالی نہیں ہوتا۔ خاص کر غلبہ محبت شاہد حقیقی اور اتباع سنت سرور عالم صلعم پہ کمال استقامت اور ہدایت خلق اللہ اور طالبان حق کو مراتب قرب الٰہی تک پہنچانا مردہ دلوں کو زندہ کرنا۔ عبادتِ الٰہی میں بکمال خلوص و حضور مشغول رہنا خلوت و جلوت میں ذات باری عز اسمہ سے تعلق نہ توڑنا۔ ہر وقت ہر کام میں رضاء مولیٰ کو مدنظر رکھنا۔ اپنے خالق کے آداب کی رعایت رکھنا۔ اپنی تمام عمر کو رضائے الٰہی میں صرف کر دینا۔ ایسی بھاری کرامتیں ہیں کہ جن کا پایا جانا غیر ولی کامل میں بالکل دشوار ہے۔ یہ سب باتیں جو بطور اجمال تحریر کی گئی ہیں ہمارے حضرت قبلہ روحی لہ الفداء کی ذات مجمع برکات میں اعلیٰ درجہ پر تھیں اکثر یہ الفاظ زبان مقدس سے فرماتے تھے۔ الٰہی فقیر کو اپنے خاص بندوں کے زمرہ میں داخل کر۔ الٰہی اس فقیر کو اپنے قرب کے اعلیٰ مرتبہ پہ پہنچا۔ اتباع سنت سرور عالم دین و دنیا میں اس قدر ملحوظ تھا کہ رات کو آنکھ میں سرمہ لگانا جو سنت عادی ہے اخیر عمر تک ترک نہ فرمایا۔ پانی پینے میں بھی رعایت سنت پیش نظر رہتی تھی۔ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نے ایک پنجابی رسالہ میں حضرت کی اتباع سنت کو بہت اچھے پیرایہ میں بیان کیا ہے ؎

پیغمبر دی محبت ایسی رکھے سو اسنت دے بانی بھی نہ چکھے

ہدایت خلق اللہ اور تصرف باطن مریدوں میں اور ان کے دلوں میں القاء فیض کرنا آپ کی ذاتِ مقدس سے اس قدر ظہور میں آیا کہ حیطہ تحریر میں اس کی گنجائش نہیں ہو سکتی۔ ہزارہا غافل صحبت شریف کے فیض سے الذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات کے مصداق ہو گئے بلکہ جذبات اور کیفیاتِ باطنی سے بہرہ ور ہوئے اور کئی درجاتِ عالیہ اور مقاماتِ رفیعہ سے سرفراز ہوئے۔ ایک دفعہ ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت غوث الاعظم قدس سرہ نے چوروں کو ولی بنایا تھا آپ نے بھی کسی کو بنایا ہے۔ فرمایا کہ فقیر کے پاس بھی اکثر چور اور بدکردار ہی آتے ہیں اور فضل الٰہی سے ہدایت پاتے ہیں۔ حل مشکلات اور قضاء حاجات اہل حوائج کیا حاضر اور کیا غائب

Marfat.com

آپ کی دعا اور انفاس فیض اساس کی برکت سے اس قدر وقوع میں آئے کہ حد احصا سے نہایت ہیں۔ بلکہ اکثر خلقت کی مطلب برآری ذاتِ اقدس کی دعا سے وابستہ تھی۔ مکونات عالم میں تصرف اور احوال مغیبات سے بطاقت موہوبہ الہٰی خبر دینا جس کو عوام بڑی کرامات خیال کرتے ہیں وہ بھی آپ سے بہت ظاہر ہوئے مگر نہ بطور کرامت نمائی اور نہ کسی دعوٰی کے ساتھ اور نہ آپ ایسی باتوں کو شطحِ ولایت جانتے تھے۔ چند اُن میں سے تبرکاً حوالہ قلم کیے جاتے ہیں۔

کرامت (۱) منشی رجب علی خان صاحب نے جبکہ آپ گجرات رونق افروز تھے عرض کی کہ حضرت میرا ایک ضروری کاغذ گم ہو گیا ہے جس کے فقد سے بڑے نقصان کا اندیشہ ہے دعا فرمائیے کہ دستیاب ہو جاوے۔ حضرت قبلہ قدس سرہ نے فرمایا کہ ایک ولی اللہ کی خدمت میں کسی مقرب بادشاہ نے آ کر عرض کی کہ میری دستاویز شاہی گم ہو گئی ہے جس سے مجھے زوال منصب کا اندیشہ ہے آپ دعا کیجئے۔ فرمایا کہ مرا حلوا بخوران مقرب بادشاہی فوراً بتعمیل ارشاد بازار میں حلوا خریدنے کے واسطے گیا۔ حلوائی نے حلوا تول کر ایک ردی کاغذ حلوا ڈالنے کے واسطے نکالا اس نے دیکھا تو وہی کاغذ مطلوب تھا خوش ہوا اور وہ کاغذ حلوائی سے لے لیا اور دوسرے کاغذ میں حلوا ڈال کر ولی اللہ کی خدمت میں خوش خوش لایا۔ منشی موصوف نے عرض کی کہ میں حضور کو کیا کھلاؤں فرمایا کہ مرا چاء بنوشاں۔ منشی صاحب گھر جا کر فوراً سامان تیاری چاء میں مشغول ہوئے اسی اثنا میں ان کو ایک دوست کا خط آ گیا کہ آپ کا فلاں کاغذ یعنی کاغذ مطلوب میرے اسباب میں چلا آیا ہے آپ فکر نہ کریں عنقریب بھیج دوں گا۔ منشی صاحب چاء تیار کرا کر بطیب خاطر حضرت قبلہ کی خدمتِ بابرکت میں حاضر ہوئے اور ماجرا بیان کیا۔

کرامت (۲) میاں ذاتا گوندل ساکن بیرنل شریف نے بیان کیا کہ میرے کنوئیں پر چند کتے آنے جانے والوں کو بھونکتے تھے اور دور تک پیچھے پڑ کر تنگ کرتے تھے ایک دن بوقت صبح صادق حضرت قبلہ قدس سرہ کا گذر ہوا۔ ایک کتا بھونکتا ہوا حضور کو مقابل ہو کر دوڑا جب قریب حضور کے گیا تو آپ نے اس کی طرف تیز نظر سے دیکھا فوراً چپ ہو کر واپس چلا آیا اور بیٹھ گیا۔ بعد ازاں پھر کبھی وہ کتا عمر بھر کسی کو نہ بھونکا ہمیشہ چپ چاپ رہتا تھا یہاں تک کہ اسی حالت خاموشی میں مر گیا۔

کرامت (۳) ایک دفعہ آپ بالحاح مخلصین بہک احمد یار تشریف لے گئے اور چند ایام وہاں اقامت فرمائی۔ مسجد کے قریب جہاں آپ کا قیام تھا بتکدہ میں ایک مشرک بوقت سحر جو آپ کی عبادت خاص اور شغل مع اللہ کا وقت تھا ناقوس بجانا شروع کر دیتا تھا جس سے اُس کی غرض ایذا رسانی کی تھی۔ آپ کو اس کے اس فعل سے نہایت تکلیف ہوتی تھی۔ ایک دن بوقت صبح صادق

Marfat.com

آپ باہر تشریف لے جا رہے تھے۔ بتکدہ کے دروازے سے گذرتے ہوئے ایک مخلص کو جو ساتھ تھا فرمایا کہ وہ کون شخص ہے جو ناقوس بجا کر اہلِ حق کو ایذا پہنچاتا ہے۔ خادم نے اشارہ کیا کہ حضرت وہ بتکدہ میں بیٹھا ہے۔ آپ نے اس کی طرف تیز نظر سے دیکھا اور فرمایا کہ انشاءاللہ پھر ناقوس نہ بجائے گا۔ خدا کی قدرت ہے وہ اسی دن بیمار ہو گیا اور دوسری رات کو ناقوس بجانے کے وقت سے پہلے مر گیا۔

کرامت (۴) کوٹ بھائیخان میں غیر مقلدوں نے آپ کے ساتھ بحث چھیڑی جس میں ان کو زک ہوئی اور بھاگ گئے مگر پھر بھی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے۔ ان کے پیشوا کے حق میں آپ نے فرمایا کہ یہ عنقریب اس ضلع سے نکل جائے گا اور پھر اس کی اقامت اس ضلع میں نہ ہوگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اکثر اس کے پیروؤں نے حضرت قبلہ کے سامنے آ کر عقائدِ باطلہ سے توبہ کر لی اور جنہوں نے توبہ نہ کی وہ ذلیل اور منقطع النسل ہو کر مر گئے۔ غرضیکہ آپ کی کرامت سے حق جلّ شانہ نے اس ضلع سے اکثر غیر مقلدوں کا قلع قمع کر دیا۔

کرامت (۵) ایک غیر مقلد نے بمقام کٹھہ آپ کے ساتھ بحث کی۔ اگرچہ مسائل متنازعہ فیہ میں لاجواب ہو کر شرمندہ ہوا اور بظاہر اکثر باتوں سے توبہ بھی کر لی مگر بمقتضائے خبث باطن پیچھے پھر وہی باتیں شروع کر دیں اور حضرت قبلہ کے حق میں ناشائستہ الفاظ استعمال کرنے لگا۔ آپ کو جب خبر ہوئی تو فرمایا کہ حق تعالیٰ عنقریب اس کا وہاں سے فیصلہ کر دے گا۔ تھوڑے ہی دن گذرے کہ بوقت شب ایک ہمسایہ عورت کی چارپائی پر بغرض بدفعلی بیٹھ گیا اس نے بیدار ہو کر واویلا مچایا اور اس کو پکڑ لیا۔ لوگ جمع ہو گئے خوب زدوکوب کیا اور ذلیل کرنے کا کوئی درجہ باقی نہ چھوڑا۔ اسی رات ذلیل ہو کر کہیں چلا گیا اور آج تک اُس کا کوئی پتہ نہ چلا۔

کرامت (۶) آپ کے والد بزرگوار کو بمقام کدلتھی جو بیربل شریف کے قریب ایک گاؤں ہے۔ ایک شخص لاولد نے کچھ زمین ہبہ کی تھی جو مدت تک غیر آباد پڑی رہی۔ حضور پرنور کو خدام نے عرض کی کہ زمین میں کنواں کھود کر اس کو آباد کیا جاوے تاکہ اخراجات طلبا اور زمرۂ مساکین میں وسعت ہو جاوے۔ آپ نے اجازت دے دی۔ جب طلباء اور خدام کنواں کھودنے کے واسطے گئے تو وارثان واہب نے روکنا چاہا۔ جب روک نہ سکے تو سلسلہ خصومت ہلانا شروع کر دیا۔ حضور قبلہ کے حق میں ناشائستہ الفاظ استعمال کیے اور بہت شور مچایا۔ اسی رات ان کی ایک گھوڑی مر گئی اور ایک لائق آدمی بھی ضائع ہو گیا۔ مگر پھر بھی اُن کو سمجھ نہ آئی۔ زمین منصلہ ملکیہ خود میں ایک کنواں باپں ارادہ کھودنا شروع کیا کہ حضرت کی زراعت وغیرہ کو نقصان پہنچائیں گے اور مزارعان کو

Marfat.com

تنگ کر کے نکال دیا کریں گے۔ اس بات کی خبر کسی نے حضور میں عرض کر دی۔ فرمایا کہ انشاء اللہ اُن کے کنوئیں سے ریت نہ آئے گی۔ ہر چند انہوں نے کوشش کی کہ اصلی ریت یعنی ریگ آ جاوے جس سے ہمیشہ پانی جاری رہتا ہے مگر نہ آئی۔ اس چاہ کے اخراجات میں مفلس بھی ہو گئے۔ جو پانی کافی دور پر نمودار ہوا تھا اس کے نکالنے کے واسطے سامان آب برآری نصب کیا۔ جب کنوآں چلایا تو اتنا پانی بھی نہ نکلا جس سے ایک مرلے زمین سیراب ہو سکے۔ پھر اس کنوئیں کو چھوڑ دیا اور نصف کرم کے فاصلہ پر ایک اور کنوآں کھدوایا اس سے بھی ریت نہ آئی اور بے کار رہا۔ پھر تیسرا کھدوایا وہ بھی بے کار رہا۔ ان متواتر کرامات کے دیکھنے سے ان کو یقین ہو گیا کہ یہ حضرت صاحب بیربل شریف والوں کو ایذا رسانی کے ارادہ کا نتیجہ ہے۔ حضرت کے حضور میں حاضر ہوئے اور اپنی بے وقوفی سے توبہ کی اور عذر تقصیرات پیش کر کے بے ادبی کی معافی چاہی وہ ہر سہ کنوئیں بیکار اب تک موجود ہیں لوگ دیکھنے کے واسطے جاتے ہیں۔

کرامت (۷)

مالکان اراضی بیربل شریف سے ایک شخص کو اس کے ایک غیر مشروع کام پر اصرار کرنے سے حضرت قبلہ نے بطور ہدایت روکنا چاہا اس نے بے ادبی سے کہا کہ شہر کے مالک ہم ہیں۔ آپ کی طبیعت مبارک اُس کا یہ لفظ سُن کر جلالیت میں آ گئی اور فرمایا کہ شہر کا مالک خدا ہے اور پھر ہم ہیں تم بے دینوں کی کیا ہستی ہے اگر ہم چاہیں تو تجھے شہر میں پاؤں بھی نہ رکھنے دیویں۔ یہ بات سُن کر مرعوب ہوا اور چلا گیا۔ رات کو شہر میں ایک نقب لگ گئی۔ اسی پر شبہ کیا گیا اور حکام کی طرف سے ماخوذ ہو کر سات سال قید کی سزا سے سزایاب ہوا۔ جب وہ قید گذار کر گھر آیا تو پھر کسی اور الزام سے پانچ سال قید ہوا۔ غرض کہ پندرہ سال قید میں رہا۔ اب اُس نے ایک اور شہر میں سکونت اختیار کی ہے اور کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا تھا کہ اگر ہم چاہیں تو تجھے اس شہر میں پاؤں نہ رکھنے دیں یہ انہیں کی بد دعا کا نتیجہ ہے اگر وہاں جاؤں تو پھر قید ہو جاؤں گا۔

کرامت (۸)

ایک دفعہ آپ بالنجاہ مولوی محبوب عالم صاحب و حکیم نیک عالم صاحب وغیرہ مخلصان بمقام مکیوال ضلع گجرات رونق افروز ہوئے۔ مالکان دیہ سے ایک شخص آپ کی تشریف آوری سُن کر بسبب رعونت بے ادبانہ کلمات زبان پر لایا اور کہا کہ یہ لوگ فقیر نہیں ہوتے محض مصنوعی دکان بنائے ہیں۔ جب آپ تشریف لے گئے تو اس کو خیال پیدا ہوا کہ خواہ کیسے ہیں دیکھ تو لینا چاہیئے۔ زیارت کے واسطے مسجد میں جہاں آپ کا قیام تھا آیا۔ حکیم نیک عالم صاحب نے حضرت قبلہ کی خدمت میں پوشیدہ عرض کی کہ یہ شخص آپ کے حالات اور کمالات کا سخت منکر ہے آپ نے تیز نظر سے اس کی طرف دیکھا۔ اسی دیکھنے سے اس کو ایسی تاثیر ہوئی کہ اس کا قلب ذکر میں جاری ہو گیا اور بیخود ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جب ہوش

Marfat.com

میں آیا تو قدموں میں گرا اور شرفِ بیعت سے مشرف ہوا۔

کرامت (۹) شہر بلوال میں جو ساحل دریائے جہلم پر ہی صدمہ دریا سے انہدام شروع ہوگیا۔ اس جگہ کے اکثر لوگ حضرت قبلہ روحی و قلبی فداہ کے خادم ہیں۔ آپ کو ان کے حالات پر نہایت مہربانی کی نظر تھی۔ اس لئے کہ نہایت ہی سادہ لوح صادق الاعتقاد آدمی ہیں انہدام دریا کی مصیبت آنے پر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کے لیے عرض کی۔ ان میں سے ایک بیوہ بڑھیا نے نہایت انکسار اور عجز کے ساتھ کہا کہ حضرت دریا میرے گھر کے قریب ہوگیا ہے یہاں تک نوبت پہنچ چکی ہے کہ دیواروں میں شگوف پڑ گئے ہیں جو قبل از انہدام ظہور میں آتے ہیں اور میرا بجز خداتعالے اور کوئی والی وارث نہیں جو مجھے کسی اور جگہ کوٹھہ بنا دیوے گا۔ دعا فرمائیے کہ میری زندگانی تک میرا کوٹھہ نہ گرے۔ آپنے عام دعا فرمائی اور اس کو ایک تعویذ لکھ کر عطا فرمایا کہ اس تعویذ کو دیوار مکان کی کسی شق میں رکھ دینا۔ اسی دن دریا کا رُخ اور طرف ہوگیا اور شہر انہدام سے بچ گیا۔ وہ بڑھیا بارہ سال زندہ رہی اس کا مکان مشقوق الحیطان اس کی زندگی تک برابر قائم کھڑا رہا۔ اُس کے مرجانے کے بعد ایک شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہ العزیز کے حق میں کچھ سوءِ ادبی کے کلمات کہے جس کی خبر گوش گذار قبلہ ابرار ہوئی پھر دریا کا رخ اسی طرف ہوگیا اور شہر کو منہدم کرنا شروع کیا۔ مولوی روم علیہ الرحمۃ نے کیا اچھا کہا ہے ؎

از خدا جوئیم توفیق ادب — بے ادب محروم ماند از لطفِ رب

بے ادب تنہا نہ خود را ساخت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

کرامت (۱۰) مقام پنڈی لالہ ضلع گجرات میں جبکہ آپ سرہند شریف لے جا رہے تھے اور بالنجاد مخلصین دو تین روز اس جگہ اقامت فرمائی ایک شخص نے دعوت کی۔ اس وقت آپکے ساتھ تخمیناً پندرہ بیس آدمی تھے اس لئے اتنی ہی اندازہ پر طعام اور نانخورش تیار کیا۔ چونکہ اس روز جمعہ تھا بہت سی مخلوقات حضرت قبلہ روحی فداہ کی زیارت فیض بشارت اور آپ کے پیچھے جمعہ پڑھنے کے واسطے جمع ہوگئی۔ تقریباً ایک سو سے زیادہ آدمی دعوت میں شامل ہوئے۔ صاحبِ دعوت کو دل میں خطرہ پیدا ہوا کہ کھانا تیار شدہ پورا نہ ہوگا۔ میاں احمد بخش صاحب کو اندر لے گیا اور حال بیان کیا۔ میاں صاحب موصوف نے خفیہ طور پر حضرت کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ جو طعام تیار ہے وہ لاکر فقیر کے پاس رکھ دو ماحضر حضور کے پاس رکھا گیا آپ نے طعام پر ہاتھ مبارک لگایا اور میاں احمد بخش صاحب کو فرمایا کہ طعام کو کپڑے سے ڈھانپ دو اور تقسیم کردو۔ تمام حاضرین شکم سیر ہوکر اُٹھے اور بہت سا طعام باقی بچ بھی رہا۔ حاضرین یہ کرامت دیکھ کر متحیر ہوئے۔ خاکسار راقم الحروف اس سفر میں حضرت کے ہمرکاب تھا

Marfat.com

اور یہ چشم دید واقعہ ہے۔ ایسے اور بہت سے واقعات ہیں جن میں حق تعالیٰ شانہ نے آپ کی برکت سے طعام قلیل سے بہت سے آدمیوں کو سیر کیا مگر بخوفِ طوالت اسی پر اکتفا کیا گیا ہے۔

کرامت (۱۱) والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ کو ایک دفعہ ایک مقدمہ پیش آیا جو نہایت خطرناک تھا۔ حضرت قبلہ و کعبہ روحی فداہ کے حضور میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ آپ نے دعائے خیر فرمائی۔ حاکم اُن ایام میں کوہ سکیسر پر تھا۔ والد ماجد وہاں جا کر حاضر ہوئے حاکم نے دیکھتے ہی کہا کہ تم بری الذمہ ہو تم چلے جاؤ۔ اُس وقت مولوی محبوب عالم صاحب سوہاوی بمقام بیربل شریف حضور اقدس حضرت قبلہ میں حاضر تھے۔ آپ نے اُن کو فرمایا کہ ہمارے مخلص مولوی قمر الدین پر ایک حادثہ تھا جو بفضلہٖ تعالیٰ اس وقت رفع دفع ہو گیا ہے۔ مولوی محبوب عالم صاحب مرحوم نے وہ وقت لکھ لیا جب ملاقات ہوئی تو پوچھا کس وقت حاکم نے آپ کو بری الذمہ کر کے رخصت کیا تھا۔ والد ماجد نے جو وقت بیان کیا بعینہٖ وہی وقت تھا جو حضرت قبلہ روحی فداہ نے فرمایا تھا۔

کرامت (۱۲) والد ماجد بندہ کے ساتھ ایام ملازمت میں جو حاکم یا افسر زندگانی حضرت قبلہ قدس سرہ میں تشدد یا مخالفت کرتا تھا آپ حضور حضرت قبلہ قدس سرہ میں جا کر عرض کر دیتے تھے عرض کرنے کے بعد فوراً اُس کی تبدیلی ہو جاتی تھی۔ اگر تبدیل نہ ہوتا تو بیمار ہو کر نکل جاتا تھا یہ معاملہ سینکڑوں کے ساتھ ہوا۔ اکثر بان جانتے تھے کہ مولوی صاحب کی مخالفت کے سبب سے یہ واقعہ ہوا ہے۔

کرامت (۱۳) میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس کے ساتھ ایک شخص مالکان قرب سے مخالف ہو گیا اور ایذا رسانی شروع کر دی۔ ان کی مسجد میں ایک توت کا درخت تھا وہ بھی کاٹ لیا میاں صاحب موصوف نے عریضہ بطور استغاثہ حضور اقدس حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت میں ارسال کیا اس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا کہ من قطع توتک فقد قطع اللہ عرفہ تھوڑے ہی دن گذرے کہ وہ شخص بیمار ہو کر چند ایام میں بعد برداشت مصائب شدیدہ کے بحکم الٰہی مر گیا۔

کرامت (۱۴) سردار حاجی فتح خاں صاحب کے گھر اولاد نہ تھی۔ ایک دفعہ حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت اقدس میں نہایت عجز و انکسار کے ساتھ عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ تم کو لڑکا عطا کرے گا۔ چنانچہ ایک سال کے بعد ان کا ایک لڑکا پیدا ہوا اور جلدی ہی فوت ہو گیا۔ حاجی صاحب نے کسی کے آگے کہا کہ حضرت صاحب نے مجھے لڑکے کے بارے میں بشارت فرمائی تھی اور لڑکا

Marfat.com

فوت ہوگیا ہے تعجب کی بات ہے کہ اس طرح واقعہ کیوں ہوا۔ جب یہ بات گوش گذار حضرت قبلۂ ابرار ہوئی تو فرمایا کہ وہ بشارت اس لڑکے کی بابت نہ تھی وہ لڑکا پھر پیدا ہوگا۔ چنانچہ موافق ارشادِ گرامی محمد یوسف پیدا ہوا۔ حضور کو جب خبر ولادت پہنچی تو اس کے واسطے ایک ٹوپی اور کچھ تبرکات عطا فرمائے۔ مطلب و اشارہ یہ تھا کہ یہ لڑکا زندہ رہے گا اور برخوردار ہوگا۔ محمد یوسف خاں اب سن نزع میں ہے۔ قرآن شریف حفظ کرلیا ہے نہایت ہونہار ہے۔ خدا عمر دراز کرے۔ حضرت قبلہ نے اس کی تعلیم قرآن کے لیے حافظ غلام نبی صاحب ساکن بکھر کو اتالیق مقرر فرمایا تھا۔ حافظ صاحب موصوف نہایت سرگرمی سے تعمیل ارشاد حضرت مرشد قبلہ میں مشغول رہے۔ الحمد للہ کہ برخوردار نے قرآن کریم باحسن الوجوہ حفظ کرلیا ہے۔

کرامت (۱۵) حضرت صاحبزادۂ والا تبار مولانا سید محمد شاہ صاحب مسند آرائے قصور شریف کے دولت خانہ عالیہ میں فرزند نہ تھا۔ حضرت قبلہ قدس سرہ زیارت فیض بشارت مزار مطلع الانوار مرشد اعلیٰ حضرت قصوری حضوری رحمہ اللہ کے واسطے قصور شریف لے گئے۔ مستورات کی طرف سے کسی نے عرض کی کہ آپ دعا فرماویں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ممدوح کو حق تعالےٰ فرزند عطا فرماوے۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر پھر قصور شریف تب آویگا جب اُن کے گھر فرزند ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ چنانچہ اسی سال برخوردار منظور الحسن پیدا ہوا خدا تعالیٰ عمر دراز کرے۔ اے عزیز اس قسم کے کرامات جو حضرت قبلہ کی ذات بابرکات سے معرض ظہور میں آئیں بے شمار ہیں۔ صدہا بے اولاد آپ کے یمن توجہات سے صاحب اولاد ہوئے۔ بالتفصیل لکھنے کی تو طاقت ہی کہاں ہے۔ ہاں کچھ نہ کچھ بطور مشتے نمونہ خروار تحریر کرتا ہوں۔

کرامت (۱۶) برادرم حافظ حاجی نورالدین صاحب ساکن حضور پور کے گھر اولاد نہ تھی لڑکے پیدا ہوتے اور مر جاتے تھے۔ اور اُن کے ہر دو برادراں کا بھی کوئی بیٹا نہ تھا۔ مومی الیہ نے بارہا عرض کی۔ آخر ایک دفعہ بتوسل والد ماجد بندہ نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ ہمارا گھر خالی نظر آرہا ہے حضرت قبلہ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ سب کو اولاد عطا فرمادے گا۔ چنانچہ تھوڑے عرصہ کے بعد ان کے ہاں عزیز حافظ عبدالرحمٰن پیدا ہوا جو نہایت ذکی اور شریف لڑکا ہے۔ پھر اس سے چھوٹا بیٹا پیدا ہوا۔ حافظ صاحب کے برادراں حافظ سراج الدین و حافظ غلام محی الدین کے گھر بھی لڑکے پیدا ہوئے۔ خدا سب کی حیات میں طوالت بخشے اور برکت کرے۔

Marfat.com

کرامت (۱۷)

حضرت ملکوت منزلت صاحبزادہ مکرم مولانا احمد سعید صاحب سجادہ نشین ایک دفعہ بمرض ورم طحال و ورم جگر بیمار ہوئے اطبائے نامدار نے جن میں اکثر خادم اور غلام دلی خیر خواہ تھے بڑے زور شور سے معالجے کیے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حکیم نیک عالم صاحب نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حضور میں عرض کی کہ صاحبزادہ صاحب کی مرض معالجات سے اچھی نہیں ہوتی۔ آپ کی دعا سے اگر شفا ہو جائے تو عجب نہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہاں تم لوگ عاجز آ گئے ہو حکیم صاحب نے عرض کی کہ حضور ہم عاجز آ گئے ہیں اب مرض اس حد کو پہنچ گئی ہے کہ ہماری دانست میں علاج کارگر نہیں ہو سکتا۔ آپ نے فرمایا کہ اب کوئی دوا مت دینا انشاء اللہ تعالےٰ جلدی شفا ہو جائے گی۔ بعد ازاں حضرت صاحبزادہ صاحب کی مرض دن بدن گھٹنی شروع ہو گئی اور تھوڑے ہی دن کے بعد شفا کلی حاصل ہو گئی۔

کرامت (۱۸)

میاں دائم گوندل جو نہایت صاحبِ اخلاص بلکہ حضرت کی ذاتِ اقدس پر عاشق تھا۔ ایک دفعہ مرض جرب میں مبتلا ہوا۔ بہت علاج کیا فائدہ نہ ہوا حضرت کی خدمت میں عرض کی۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے کنوئیں پر (یعنی چاہ فیض عام پر جو انہی ایام میں آپ نے جاری کرایا تھا) جا کر غسل کر۔ اس نے حسب الارشاد جا کر غسل کیا مرض بالکل چلی گئی۔ چند اور بیماروں نے یہ بات سن کر میاں دائم کو کہا کہ ہمارے لیے بھی اجازت طلب کر آپ نے اجازت فرمائی وہ شفایاب ہوئے۔ پھر عام اجازت ہو گئی کہ جو اس مرض میں مبتلا ہو ہمیشہ چاہ مبارک پر غسل کرنے سے بفضلہٖ تعالیٰ شفایاب ہو جائے گا چنانچہ اب تک یہ تاثیر باقی ہے۔

کرامت (۱۹)

حکیم امام الدین نے بیان کیا کہ تین آدمی مجذوم میرے پاس علاج کے واسطے آئے۔ میں نے ان کو لاعلاج سمجھ کر کہا کہ کسی بزرگ کامل کے پاس جاؤ اور دعا کراؤ شاید خدا تعالیٰ فضل کر دیوے تم دوا سے اچھے نہیں ہو سکتے۔ وہ تینوں حضرت صاحب قبلہ قدس سرہ ساکن بیربل شریف کی خدمت میں جاتے رہے پروردگار نے حضرت کی برکت سے ہر سہ کو شفا بخشی۔ اے عزیزا! صدہا لاعلاج بیماروں کو آپ کی دعا کی برکت سے اور آپ کی سلب امراض کی توجہ سے حق جل و علا شانہٗ نے شفا عاجل اور صحت کامل عطا فرمائی۔ صدہا مردہ دل آپ کی توجہات گرامی سے زندہ ہوئے۔ آپکی ذات مبارک الشیخ یحیی و یمیت کا اعلیٰ مصداق تھی۔

کرامت (۲۰)

آپ کے قریبی رشتہ داروں سے ایک شخص کو ایک مقدمہ پیش آیا۔ چونکہ قریبی رشتہ دار نہایت بے تکلفی کرتے ہیں اور جیسی کہ چاہیئے آدمی کی وقعت ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ حضرت قبلہ قدس سرہ کے حضور میں آیا اور کہا کہ آپ کا آج کل بڑا لحاظ ہے آپ بمقام

صدشاہ پور میرے ساتھ تشریف لے چلیں اور حکام کے اہل کاروں کو سفارش کریں۔ آپ نے فرمایا کہ فقیر کبھی کسی کے پاس ایسے معاملات کے واسطے نہیں گیا۔ یہ کام فقیر کی عادت کے برخلاف ہے۔ اس میں فقیر معذور ہے اُس نے بہت اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم فقیر کو اس امر کی تکلیف نہ دو ہم دعا کریں گے خدا تعالیٰ تم کو مقدمہ میں فتح نصیب کرے گا۔ اس نے کہا کہ فتح یابی کا پورا ذمہ اٹھاؤ بلکہ ذمہ داری کا ایک پرچہ لکھ دو تب یقین کروں گا اور تب آپ کا پیچھا چھوڑوں گا۔ آپ نے ایک پرچہ تحریر فرما دیا کہ خدا تعالیٰ تم کو اس مقدمہ میں فتح دیوے گا۔ بعدازاں اُس نے مقدمہ کے واسطے کوئی حیلہ ظاہری نہ کیا آخر خدا تعالیٰ نے فتح نصیب کر دی اور مقدمہ اس کے حق میں ہُوا۔

کرامت (۲۱) برادران حاجی فتح خان صاحب مقدمہ قتل میں گرفتار ہوئے۔ حاجی صاحب نے حضرت قبلہ روحی وقلبی فداہ کی خدمت بابرکت میں نہایت عجز و انکسار سے عرض کی کہ بڑی سخت مصیبت آگئی ہے بجز مہربانی حق جلشانہ اور سوائے امداد ذات عالی متعالی کے اور کوئی صورت خلاصی کی نظر نہیں آتی۔ آپ نے فرمایا کہ انشاء اللہ تعالےٰ بالکل رہا ہو جائیں گے اور حق تعالیٰ اس مصیبت کو ہباءً منثوراً کر دے گا۔ ہر چند کہ وارث مقتول کی طرف سے کوشش بلیغ کی گئی اور روپیہ بیشمار وکلاء وغیرہ پر خرچ کیا گیا اور تین چار دفعہ مقدمہ مختلف حکام کے پاس اپیل در اپیل کر کر مرۃ بعد آخری دائر کرایا گیا۔ اور اس طرف سے بالکل معمولی کوشش برائے نام عمل میں آئی مگر پھر بھی حق تعالیٰ نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی دعاء کی برکت سے ان کو کلی رہائی بخشی اور مقدمہ سے صاف بری ہو گئے۔ جس روز مقدمہ کی آخری تاریخ تھی اس روز حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا عالم دنیا سے انتقال ہو گیا اور ہنوز ملزمان کو کوئی حکم نہیں سنایا گیا تھا۔ گل محمد خان برادر فتح خان جو منجملہ ماخوذ شدگان تھا کہتا ہے ہم نے اپنے دل میں خیال کیا کہ افسوس آج حضرت کا جنازہ پڑھنا بھی نصیب نہ ہُوا۔ آپ نے تو ہم کو قطعاً تسلی دی ہوئی تھی دیکھئے آج اپنا جنازہ بھی ہم سے پڑھاتے ہیں یا نہیں یہی اندیشہ دل میں تھا کہ فوراً حاکم نے بلایا اور بلاتے ہی حکم رہائی کا دے کر رخصت کر دیا حکم سنتے ہی فوراً سوار ہوئے اور نماز جنازہ میں شمولیت کا شرف حاصل کیا۔

مکاشفہ ۲۲ :- قاضی عطا محمد صاحب ساکن نلی کی زبانی معلوم ہُوا کہ حضرت قبلہ روحی فداہ ارشاد فرماتے تھے کہ جب سویرے ہم حجرہ سے نکلتے ہیں تو سلطان الاشجار کے اوپر سے ایک جلوہ پڑتا ہے جس سے اس روز کے تمام شدنی امور یعنے وہ امورت جو اس دن واقعہ ہونے والے ہوں تمام ہمکو معلوم ہو جاتے ہیں

مکاشفہ ۲۳ :- آپ فرماتے تھے کہ مخلصوں اور مریدوں سے جس کی نماز قضا ہوئی ہو جب وہ

Marfat.com

فقیر کے پاس آوے تو فقیر کو معلوم ہو جاتا ہے کہ اس نے نماز قضا کی ہے۔ ایک دن خاکسار کے سامنے ایک خاص مرید کو خدمت میں حاضر ہوتے ہی فرمایا کہ آج تم نے فجر کی نماز نہیں پڑھی۔

مکاشفہ ۲۴:- جب کوئی شخص بداعتقاد رافضی یا وہابی حاضر خدمت ہوتا تو آپ اس کا چہرہ دیکھتے ہی معلوم کر لیتے کہ یہ وہابی یا رافضی ہے۔ اس کے چلے جانے کے بعد آپ فرما دیتے تھے کہ یہ رافضی تھا یا وہابی باوجودیکہ اس بارہ میں کوئی ذکر ہی نہ آتا تھا اور نہ ہی کسی طریق سے وہ اپنے عقائد ظاہر کرتا تھا حالانکہ فی الحقیقت وہ ویسا ہی ہوتا تھا۔

مکاشفہ ۲۵:- ایک دفعہ خاکسار راقم الحروف اور میرا چھوٹا بھائی فیض رسول مرحوم حالت لڑکپن میں بیمار ہو گئے مجھے سخت بیماری تھی اور چھوٹے بھائی کو معمولی بخار تھا۔ والد بزرگوار نے حضرت قبلہ قدس سرہ کی خدمت میں عریضہ لکھا۔ آپ نے جواب میں یہ عبارت تحریر فرمائی۔ "برخوردار عبدالرسول شفا خواہد یافت اما بہ نسبت برخوردار ثانی تا حال تسلی کلی نیست"۔ والد بزرگوار یہ عبارت دیکھ کر نہایت متعجب ہوئے کیونکہ میں سخت بیمار تھا اور اس کو معمولی بخار تھا آخر مجھے شفا ہو گئی اور برادر مرحوم کی بیماری دن بدن بڑھتی گئی جس سے اس کا اس عالم فانی سے انتقال ہو گیا۔

مکاشفہ ۲۶:- حکیم فیض احمد صاحب بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بمقام بکھر میں حضور کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ ایک میاں صاحب آئے آپ اُن سے بے تکلفی فرماتے تھے انہوں نے آکر چند ظرافت آمیز باتیں آپ کو سنائیں جس سے آپ دیر تک ہنستے رہے۔ اگرچہ آپ کا ہنسنا بھی تبسم ہوتا تھا اور اگر زیادہ ہوتا تو آپ منہ بند کر کے نہایت دھیمی آواز کے ساتھ ہنستے تھے مگر پھر بھی مجھے بسبب خفت عقل یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ ولی اللہ ہیں اور پھر اس قدر ہنس رہے ہیں۔ جب وہ میاں صاحب چلے گئے تو حضرت قبلہ نے والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب کو ایک کتاب دی اور فرمایا کہ اس کو دیکھو۔ اس میں ایک مسئلہ دیکھا گیا کہ اگر پیر کہیں جاوے تو اس کے ساتھ مرید راسخ الاعتقاد ہونا چاہیئے کیونکہ پیر سے بمقتضائے بشریت اگر کوئی ایسا فعل سرزد ہو جس کا صدور اضطراری ہو مثلاً پیر کو اگر ہنسی ہی آجاوے تو اس کا اعتقاد درست رہے بے اعتقادی کے خیالات اس کے دل میں پیدا نہ ہو جاویں۔ حکیم صاحب کہتے ہیں کہ آپ کی اس تقریر سے مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہمارے خطرات قلبی سے واقف ہیں میں اپنے اس خیال سے سخت نادم ہوا اور توبہ کی۔

مکاشفہ ۲۷:- اکثر مقربان بارگاہ عالی سے سنا گیا کہ ہمیں اظہار حاجات کے لیے زبانی عرض کرنے کی ضرورت نہ ہوتی تھی جس امر کے عرض کرنے کی ضرورت ہوتی اس کو خیال میں رکھ کر حضور میں بیٹھ جانے سے

Marfat.com

آپ اس کے جواب سے مطمئن فرما دیتے تھے ۔

مکاشفہ ۲۸ :- بوقت حلقہ جس شخص کے دل میں خیال دنیوی گذر جاتا بعد از حلقہ آپ اس کو کنایۃً سمجھا کر عموماً ایسے خیالات سے منع کر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس وقت ذات پاک عز اسمہٗ کی طرف پوری یکسوئی ہونی چاہیئے ۔ نزول فیضان الٰہی حضور دل پر موقوف ہے ۔

مکاشفہ ۲۹ :- حکیم فیض احمد صاحب نے بیان کیا کہ حضرت قبلہ کی حویلی کی عمارت شروع تھی ان ایام میں ایک دن بوقت حلقہ مجھے خیال آیا کہ کاش میں زور آور ہوتا اور حضرت کے کام میں بدنی امداد کرتا یا زردار ہوتا اور مالی خدمت سے اعانت کرتا تاکہ حضرت کی طبیعت مبارک خوش ہوتی اور آپ مجھ پر نظر عنایت مبذول فرماتے آپ نے بعد از ختم حلقہ یہ مصرع پڑھا ع ۔ بزور و زر میسر نیست ایں کار ۔ مطلب یہ تھا کہ یہاں اخلاص اور صدق عقیدت ضروری ہے زر اور زور کیساتھ یہ کام میسر نہیں ہوتا ۔

مکاشفہ ۳۰ :- والد ماجد بندہ مدظلہٗ نے ایک شخص اہل ثروت مسمی جوایا نمبردار کے واسطے جو بیمار تھا اس کی استدعا سے عریضہ مرسل خدمت اقدس کیا کہ اس کی شفایابی کے لیے تعویذات اور دعا فرمائی جاوے کیونکہ وہ ہمیشہ سال بسال حضور کی خدمت کرتا تھا ۔ حضرت قبلہ روحی فداہ نے تعویذات ارسال فرمائے اور جواب خط میں تحریر فرمایا کہ حسب التحریر تعویذ بھیجے گئے ہیں لیکن جوایا سات روز تک فوت ہو جائیگا آپ اکثر ایسے امورات ظاہر کرنے سے اجتناب فرماتے تھے اس لیے اس بات کو رمُوز کر کے تحریر فرمایا ۔ والد ماجد مدظلہٗ نے رمز سمجھ کر یقین کر لیا کہ مسمی جوایا ہفتہ تک فوت ہو جائے گا ۔ آخر اسی طرح ہوا اور جوایا ساتویں دن بقضائے الٰہی فوت ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

مکاشفہ ۳۱ و کرامت موضع جاچڑ کے ایک مخلص کو زمین کا مقدمہ تھا حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت بابرکت میں عرض کی کہ حق میری جانب ہے دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ میرا حق ضائع نہ کرے ۔ آپ نے دعاء خیر فرمائی حق سبحانہ تعالیٰ کی مہربانی سے مقدمہ اسی کے حق میں ہوا ۔ فریق ثانی نے اپیل کی اور اپنے پیر کے پاس جو ان ایام میں اچھے اور کامل بزرگ مانے جاتے تھے دعا اور استمداد کے واسطے گئے ۔ یہ بات سن کر اس کا ایک خیر خواہ حاضر خدمت حضرت قبلہ ہوا اور عرض کی کہ آپ کے فلاں مخلص کا مقدمہ آپ کی دعا سے فتح ہوا تھا لیکن فریق ثانی نے اپیل کی ہے اور فلاں بزرگ کے پاس دعا کے واسطے گئے ہیں آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فضل کرے گا ۔ چونکہ وہ شخص حضور کے روبرو بے باکانہ کلام کر لیتا تھا پھر عرض کی کہ کہیں اس بزرگ کی دعا آپ کی دعا سے غالب نہ ہو جائے ۔ آپ نے جلالیت میں آکر فرمایا کہ اگر تمام جہان کے اولیاء زور لگائیں تو بھی یہ مقدمہ برعکس نہیں ہو سکتا

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ فریق ثانی کی اپیل غیر مسموع ہو کر خارج کی گئی ۔

مکاشفہ ۳۲ :۔ میاں فیض احمد صاحب نے بیان کیا کہ ایک روز آپ ایک جنازہ کے واسطے قبرستان تشریف لے گئے میں ساتھ تھا۔ مجھے خیال آیا کہ حضرت قبلہ کی خدمت میں عرض کروں کہ آپ میرے والد کی قبر پر جو نزدیک ہی تھی تشریف لا کر فاتحہ خوانی فرما کر اس کے لیے دعا مغفرت کریں۔ لیکن حضور کی ہیبت کے سبب سے عرض نہ کر سکا۔ آپ جب فارغ ہو گئے تو سیدھا میرے والد کی قبر کی طرف رخ کیا قبر کے نزدیک جا کر فرمایا کہ یہی تمہارے والد کی قبر ہے۔ میں نے حیران ہو کر عرض کیا کہ ہاں حضور یہی ہے۔ آپ نے کچھ دیر ٹھہر کر فاتحہ پڑھا پھر واپس تشریف لے چلے راستہ میں دوبارہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ آپ کسی طرح میرے والد کا حال ظاہر فرماتے تو اطمینان ہو جاتا لیکن اس بات کی عرض کرنے کی بھی مجھے جرأت نہ ہوئی۔ آپ نے اسی وقت فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے والد کو بخش دیا ہے۔ پھر مجھے یہ خلجان ہوا کہ اگر آپ یہ بھی فرما دیتے کہ کس عمل سے خدا تعالیٰ نے ان کی مغفرت عطا فرمائی تو بہت اچھا تھا۔ میں خیال میں تھا کہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے والد کو قرآن شریف کے ساتھ زیادہ محبت تھی ہمیشہ قرآن شریف لکھتا اور پڑھتا تھا اس واسطے خدا تعالیٰ نے اس کو بخش دیا ہے۔ میاں فیض احمد کہتے ہیں کہ میں آپ کی روشن ضمیری دیکھ کر نہایت متحیر ہوا میں نے یقین کر لیا کہ اصحاب القلوب اسی طرح ہوتے ہیں۔

مکاشفہ ۳۳ :۔ مولوی الٰہی بخش صاحب ساکن ڈھاک کے پاس صحیح بخاری شریف کا ایک قلمی نایاب حاشیہ تھا حضرت قبلہ قدس سرہ نے چند ایام مطالعہ کے واسطے طلب فرمایا مولوی صاحب مذکور نے بیان کیا کہ جب میں حسب ارشاد گرامی خدمت میں پیش کرنے کے واسطے لے چلا تو راستہ میں مجھے خیال آیا کہ کتاب نایاب اور بڑوں کی نشانی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت قبلہ عالم کو واپس کرنی یاد نہ رہے۔ جب میں حاضر خدمت ہوا اور کتاب پیش کی تو حضور نے فرمایا کہ مولوی صاحب یہ کتاب تو نایاب اور تمہارے بڑوں کی نشانی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم کو یاد نہ رہے اور آپ کو دل میں افسوس پیدا ہو جائے۔ آپ بوقت رخصت یاد کر کے ساتھ لیے جائیں۔ رخصت کے وقت آپ نے پھر اسی بات کا اعادہ فرمایا اور کتاب واپس کرنی چاہی۔ میں نے نادم ہو کر اپنی خطا سے توبہ کی اور کتاب حضور کو ہبہ کر دی۔

کرامت (۳۴) حضرت قبلہ قدس سرہ بتقریب شادی کتخدائی حضرت ملکوت منزلت صاحبزادہ والا تبار خواجہ دوست محمد صاحب مرحوم بمقام للہ شریف تشریف لے گئے۔ پیر مرشد برحق اعلیٰ حضرت للہی نے تمام خلفاء اور مخلصوں کے ذمہ کوئی نہ کوئی کام لگایا۔ حضرت مولانا

Marfat.com

کو ارشاد فرمایا کہ آپ کے ذمہ کونسا کام کیا جاوے۔ آپ نے عرض کی کہ جو حضور حکم دیں اسی کی امتثال کے لیے حاضر ہوں۔ اگر کوئی اور کام نہ ہو تو دعا کرتا رہوں گا۔ اعلٰے حضرت نے بطور استہزاء فرمایا کہ صرف دعا کا کیا معنی ہے کوئی خاص دعا اپنے ذمہ کرو۔ حضرت مولانا نے عرض کی کہ جو آپ فرماویں اعلٰحضرت نے فرمایا کہ چونکہ آج کل بارشیں کثرت سے ہو رہی ہیں اور اب بھی ابر کا ہجوم ہے جس سے بارش ہونے اور سامان ولیمہ وغیرہ میں نقصان اور خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اس لیے آپ یہ دعا کریں کہ تا سر انجامی کار خیر اس جگہ بارش نہ ہووے اور یہ کام آپکے ذمہ ہے آپ نے فرمایا کہ بہت اچھا۔ اور وہاں سے اُٹھ کر ایک حجرے میں بیٹھ گئے۔ روایت کرنے والوں نے بیان کیا کہ کچھ دیر کے بعد بارش شروع ہونے لگی۔ اعلٰے حضرت نے آدمی بھیجا کہ مولوی صاحب بیربل والوں کو خبر کرو۔ جب آدمی نے آکر کہا تو آپ حجرہ سے اُٹھ کر باہر نکلے اور آسمان کی طرف تیز نظر سے دیکھا بارش فوراً بند ہو گئی اور ابر پھٹ گیا۔ جلد ہی آسمان ابر سے بالکل خالی ہو گیا۔ کار شادی باحسن الوجوہ سر انجام ہوا۔ بارش ایسی بند ہوئی کہ سال بھر پیچھے بھی ایک قطرہ آسمان سے زمین پر نہ گرا۔ للہ شریف کے لوگوں نے تنگ آکر اعلٰحضرت کی خدمت میں دعا کے واسطے عرض کی۔ اعلٰحضرت نے فرمایا کہ مولوی صاحب بیربل والا کے پاس جاؤ اور ان سے دعا کراؤ چنانچہ حسب فرمودہ عالی لوگ حضرت قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کرائی۔ انہیں ایام میں بفضلہ تعالٰے حسب دلخواہ بارش ہوئی۔

کرامت (۳۵)

ایک شاہ صاحب رسمی پیر ماہ رمضان شریف میں بمقام نلی تشریف لائے چونکہ شریعت کے پابند نہ تھے حقہ نوشی و شرابخوری علانیہ شروع کر دی۔ اکثر جہال ان کے مرید اور معتقد تھے۔ امورات مذکورہ میں ان کی پیروی کرنے لگے۔ جناب قاضی عطا محمد صاحب نے پہلے لوگوں کو رمضان مبارک کی بے حرمتی کرنے اور علانیہ حقہ نوشی وغیرہ سے سخت ممانعت کی ہوئی تھی۔ جاہل شریر برخلاف حکم شریعت رسمی پیر کی پیروی میں رمضان مبارک کی بے عزتی کے درپے ہوئے۔ قاضی صاحب موصوف نے حضرت قبلہ روحی فداہ کی خدمت اقدس میں عریضہ لکھا حضور انور نے اس کے جواب میں تحریر فرمایا کہ شاہ صاحب اگر مخالف شریعت اند من بعد در نلی نخواہند آمد الحق یعلو ولا یعلی۔ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰے و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ وکفٰے باللہ شہیداً جس دن یہ مکتوب قاضی صاحب کو پہنچا اسی دن شاہ صاحب نلی سے چلے گئے اور ایک ایسی مصیبت میں گرفتار ہوئے کہ جس سے ان کی سخت ذلت ہوئی بلکہ چند ایام میں اسیر ہونے تک نوبت پہنچی پھر حضرت قبلہ کی زندگانی تک نلی میں نہ آئے۔

Marfat.com

کرامت (۳۶) جس شخص نے حضرت قبلہ قدس سرہٗ یا کسی آپ کے مخلص کے ساتھ مقابلہ کیا یا دل آزاری کا ارادہ کیا۔ جب اس کی کارروائی میں اصرار ہُوا تو بفضلہٖ تعالےٰ وہ آدمی بعید از وطن پھینکا گیا اس قسم کی بہت نظیریں خاکسار کو معلوم ہیں۔ مگر بخوف تطویل ان کی تفصیل کو زاویہ تعطیل میں چھوڑا گیا۔

مکاشفہ ۳۷:۔ مولوی محمد نورالدین صاحب مرحوم دہلوی جب آخری دفعہ زیارت فیض بشارت حضرت قبلہ کے واسطے بمقام بیربل شریف حاضر ہوئے اور چند ایام فیض صحبت سے مشرف ہو کر رخصت کا ارادہ کیا تو حضرت قبلہ نے فرمایا کہ ہٰذا فراق بینی وبینک۔ اس وقت تو مولوی صاحب کو اس فقرہ کا ٹھیک معنی سمجھ میں نہ آیا مگر گھر جاتے ہی مرض الموت میں گرفتار ہوئے متعلقین نے جب علاج معالجہ کی تجویز کی تو ان کو کہا کہ اس دفعہ میرا علاج عبث اور بے سُود ہے کیونکہ حضرت قبلہ نے مجھے بوقت رخصت ایسا کلمہ ارشاد فرمایا ہے جس میں میری موت کا اشارہ تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ مولوی صاحب نے اسی مرض سے انتقال فرمایا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مکاشفہ ۳۸:۔ میاں اللہ جوایا صاحب مرحوم حویلی والا جو قادری طریقہ میں کامل بزرگ گذرے ہیں ان کو حضرت قبلہ عالم بزرگوار سے شاگردی کا علاقہ تھا اور ہر سال استاد مرحوم کے مزار پر بروز عاشورہ حاضر ہوتے تھے پھر فاتحہ سے فارغ ہو کر حضرت قبلہ کی خدمت میں کچھ دیر بیٹھ کر رخصت ہو جاتے تھے۔ جب آخری دفعہ آئے تو حضرت قبلہ بوقت رخصت ان کے ساتھ بطور تشییع شہر کے باہر تشریف لائے۔ بعد مراجعت ایک شخص نے عرض کی کہ آپ پہلے تو کبھی اس طرح ان کے ساتھ تشریف نہیں لے جاتے تھے۔ آج برخلاف عادت ساتھ بیرون شہر تک تشریف لے جانے کا کیا باعث تھا۔ آپ نے فرمایا کہ میاں صاحب کا آخری بار یہاں آنا تھا پھر یہاں نہ آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا کہ میاں صاحب مرحوم اسی سال فوت ہو گئے۔

مکاشفہ و کرامت (۳۹) میاں غلام محمد صاحب ساکن شاہ پور کے ایک رشتہ دار نے حضرت قبلہ کے ہاتھ پر بیعت کی ہوئی تھی۔ وہ کسی اتفاق سے شہر ملتان کی طرف گیا۔ وہاں کسی صاحب استدراج سے ملا اور اس کی شعبدہ بازی اور ما فی الضمیر بیان کرنے پر اس کا معتقد ہو گیا۔ انہی ایام میں میاں غلام محمد صاحب حضرت قبلہ کے حضور میں حاضر ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ تمہارا کوئی رشتہ دار ملتان گیا ہُوا ہے۔ انہوں نے عرض کی کہ حضرت فلاں آدمی گیا ہُوا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ کسی بے دین کا معتقد ہو کر بے دین ہونے کو تیار

ہے میاں صاحب نے عرض کی کہ حضرت وہ تو آپ کا مرید ہے۔ برائے خدا اس کے لیے دعا فرمائیے کہ اللہ تعالےٰ اس کو راہِ راست پر لائے۔ آپ چُپ ہو گئے۔ رات کے وقت اس شخص کی بی بی نے حضرت صاحب قبلہ کو خواب میں دیکھا فرماتے ہیں کہ تو بھی اپنے خاوند کو نہیں روکتی وہ بے دین ہو رہا ہے۔ اور اس شخص کو بھی ملتان میں ایسی کشش ہوئی کہ فوراً گھر چلا آیا۔ بی بی نے اس کو خواب سُنائی اور میاں غلام محمد صاحب نے بھی حضرت کا ارشاد گوش گذار کیا۔ سخت نادم ہوُا اور فوراً حضرت کے حضور میں حاضر ہو کر توبہ کی اور کلمہ توحید پڑھا۔

مکاشفہ ۴۰ :۔ حافظ میاں فیض احمد سکنہ بکھر نے جبکہ حضور انور بمقام بکھر رونق افروز تھے بذریعہ حضرت والد ماجد بندہ مدظلہ عرض کی کہ میرا جوان لڑکا فوت ہو گیا ہے اور امید اکوئی اور لڑکا نہیں دعا فرمائیے کہ حق تعالیٰ مجھے فرزند عطا فرماوے۔ آپ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ فرزند تو عطا کرے گا مگر موجودہ بی بی سے جوان کی منکوحہ ہے نہیں ہو گا۔ حافظ مذکور نے چند ایام کے بعد دوسرا نکاح کیا۔ حسب فرمودہ حضرت صاحب قبلہ پروردگار جل شانہ نے اس کو دوسری بی بی سے فرزند عطا کیا۔

اے عزیز، اس قسم کے مکاشفات اور کرامات جو حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی ذات بابرکات سے ظہور میں آئے بیشمار ہیں جن کا بالاستیعاب لکھنا دشوار بلکہ ناممکن ہے اس جگہ بغرض اختصار صرف چالیس پر اکتفا کیا گیا۔ بہت سے اہلِ محبت سے سُنا گیا کہ حضور والا اکثر عرائض کا جواب قبل از اظہار صرف خیال کرنے سے ارشاد فرما دیتے تھے۔ بہت کم ایسے مرید اور واقف ہوں گے جنہوں نے حضرت قبلہ کے خوارق اور کرامات نہ دیکھے یا نہ سنے ہوں۔ سبحان اللہ آپ کی ذات اقدس خود کرامت ہی کرامت تھی ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب　　　گر دلیلت باید از وی رو متاب

میرے خیال میں ایسے امورات کا ذکر حضرت قبلہ قدس سرہ کی نسبت سراسر عیب ہے مگر چونکہ عوام کی نظر ایسی ہی باتوں پر ہوتی ہے اس لیے ان کے لحاظ سے باُمید عفو دلیری کی گئی۔

Marfat.com

حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی آخری مرض اور وفات کا بیان

ہمارے حضرت قبلہ روحی وقلبی فداہ کو حسب مقتضائے حدیث مبارک اشد الناس بلاءً الانبیاء ثم الاولیاء ثم الامثل فالامثل ضرور کوئی نہ کوئی مرض لاحق رہتی تھی۔ اگرچہ آپ بسبب فرط صبر ظاہر نہ فرماتے تھے مگر قرائن سے حال معلوم ہوجاتا تھا۔ اخیر عمر مبارک میں حضور کو فالج کا مرض ہوگیا جس کا اثر سال بھر ایام وفات تک رہا۔ ابتداً مرض مذکور بڑی شدت سے شروع ہوئی۔ خدام نے اس حالت میں قیامگاہ حویلی مبارک میں بسبب وسعت مکان تجویز کی۔ شدت مرض کا یہ حال تھا کہ اکثر غنودگی اور بے خودی طاری ہوجاتی تھی۔ تیسرے دن سبات کی کیفیت اس حد تک پہنچ گئی کہ دیکھنے والوں کو قرب وفات کا خیال پیدا ہوگیا۔ کسی وقت افاقہ ہوجاتا اور کسی وقت پھر غنودگی طاری ہوجاتی تھی۔ بوقت افاقہ فرمایا کہ ہم کو مسجد میں لے جاؤ۔ حسب ارشاد گرامی فوراً تعمیل کی گئی کچھ ساعت آرام فرماکر فرمایا کہ ہماری چہارپائی اپنی نشستگاہ پر سلطان الاشجار کے نیچے لے جاؤ۔ اس وقت کا اضطراب اور قلق جو خدام کے دلوں میں جاگزیں ہوگیا تھا بیان نہیں ہوسکتا۔ ہر ایک کے رخسارے آنسوؤں سے تر تھے۔ مسجد مبارک میں آدمیوں کا اس قدر ہجوم ہوگیا کہ پاؤں رکھنے کو جگہ نہ تھی۔ خاکسار رقم الحروف نے اس اضطراب کی حالت میں چند اشعار بسرعت قہقری املا کیے اور حضور میں کھڑے ہوکر پڑھے اشعار یہ ہیں ؎

آپ کا سایہ ہے ہم پر سایۂ نور خدا
آپ کے صدقے ہمیں اللہ کا رستہ ملا
آفتاب علم دیں روشن ہوا ہے آپ سے
آپ ہیں ابر کرامت آپ ہیں کان سخا
آپ کے فیضوں سے بحر و بر ہیں سارے فیضیاب
آپ سا کوئی نہیں ہے اس زمان میں دوسرا
صفحۂ عالم اندھیرا ہے سبھی جز آپ کے
ہے ہمیں دونو جہاں میں آپ کا ہی آسرا
آپ سا منظور درگاہ خدا اب کون ہے
ایک اپنے صدمہ سے کرتے ہیں ہم یہ التجا
اے خدا ہم عاجزوں کی عاجزی منظور کر

آپ سے چمکا ہے ہم پر سورج فیض و ہدیٰ
آپ نے جاری زباں میں نام رب پر کیں ہزار
آپ کے لطف و کرم سے غنچۂ رحمت کھلا
ضو شمس فیض حق ہے آپ کا سارا وجود
جن و انسانوں و ملائک ساکن ارض و سما
غمگسار بیکساں و عاجزاں ہو آپ ہی
روشنی سے آپ کی آفاق ہیں سب پر ضیا
آپ کی تکلیف سے جن و بشر نالاں ہیں
آپ ہی اپنے لیے فرمائے اب تو دعا
سینکڑوں بیچارے بے پر ہوں گے جز آپ کے
اے جناب قادر بخشندۂ جرم و خطا

آپ سے حاصل ہمیں ہوئی سعادت سربسر
دنیا میں باغ شریعت آپ سے ہی ہے ہرا
شہسوار عرصۂ فیض و طریقت آپ ہیں
آپ کی ہے ذات اطہر مایۂ صدق و صفا
جملہ عالم میں نہیں اب آپ کی کوئی نظیر
ڈوبتی کشتی غریبوں کے ہو حضرت کد خدا
باغ دیں کا ہے نہیں مالی کوئی جز آپ کے
با الم ہیں سب ملائک ساکن عرش علا
اب گرچہ فرستادہ خدا پر ہیں صبور
لاکھوں جیسے ہوں گے بے جان اے شہ فرح لقا
اے خدا جلدی ہمارے پیشوا پر کر کرم

Marfat.com

اس ہمارے بادشاہ کو بخش دے جلدی شفا
اے خدا اس پاک بندے کی عبادت کے طفیل
صدقۂ زہراء وہم شاہ شہید کربلا
تیری بھیجی پر حضرت گرچہ صابر اور شکور
ہم بغیر اس کے ہیں اندھے او یہی ہے رہنما

اس ہمارے پاک آقا پر عنایت کر ابھی
صدقہ سرور عالم پیشوا انبیاء
عافیت اور صحت عاجل اتار اب غیب سے
پر ہماری جانوں پر آئی ہے تکلیف و بلا
از طفیل پیر پیراں غوث اعظم دستگیر

تا قیامت رکھ ہمارے رہنما کا تو بقا
صدقہ حضرت ابوبکر و عمر عثمان علیؓ
دور کر یہ مرض کلفت دفع کر رنج و عنا
یہ وسیلہ ہے ہمارا دین و دنیا کا عجیب
از طفیل شاہ بہاؤ الدین بخاری اولیا

از طفیلِ شاہ مجدد الف ثانی نور حق
تیرے آقا پر کرم ہووے گا اے عبدالرسول

رکھ ہمارے بادشاہ کو عافیت سے دائما
ہو نہ مضطر بے قرار اب ختم کر یہ التجا

یہ اشعار فراق نامہ میں جو حضور کی وفات کے بعد چھپوایا گیا تھا چھپ چکے ہیں۔ خاکسار ایک ایک مصرعہ پڑھتا تھا اور حاضرین زار زار روتے تھے۔ خواص میں سے میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس اور قاضی غلام محمدؐ صاحب ساکن شاہ پور اور جناب قاضی عطا محمدؐ صاحب ساکن نلی حاضر تھے۔ ان کی حالت خصوصیت کے ساتھ کچھ ایسی تھی جس کا بیان مشکل ہے حضرت صاحب قبلہ نے اشعار مذکورہ سن کر فرمایا کہ اب ہماری طبیعت کو آرام ہو گیا ہے کچھ خیرات کرو۔ حضرت صاحبزادگان سلمہم السبحان نے ایک گوسپند ذبح کرایا اور بہت سا غلہ غربا اور مساکین میں تقسیم فرمایا۔ بعد ازاں طبیعت مبارک میں نمایاں تخفیف شروع ہو گئی۔ ارشاد فرمایا کہ یہ مکان تنگ ہے پھر ہمیں حویلی میں لے جاؤ۔ دوسرے دن یہ حالت سن کر بہت سے غلام اور خادم دور دراز سے عیادت کے لیے حاضر ہو گئے۔ ارشاد فرمایا کہ سب کو کہو کہ حویلی کے بیرونی صفہ میں جمع ہو کر بیٹھیں۔ خاکسار کو حکم ہوا کہ پھر وہی اشعار مجمع میں کھڑے ہو کر پڑھے۔ بہ تعمیل ارشاد پڑھے گئے۔ اس حالت میں اکثر خدام آبدیدہ تھے۔ خاکسار پڑھ کر اندر خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ تمہارے شعر مقبول ہو گئے ہیں اور ہماری زندگی کے ایام کچھ بڑھائے گئے ہیں اس ارشاد کو سن کر جملہ حاضرین خورسند ہوئے۔ الغرض سال بھر اس مرض کا اثر بدن مبارک میں رہا جس سے آپ اچھی طرح چل پھر نہ سکتے تھے اثنائے مرض مذکور میں میاں احمد بخش صاحب کو عموماً اور خصوصاً بروز جمعہ ارشاد فرماتے تھے کہ لوگوں کو کہو کہ پروردگار عزوجل کی جناب میں عاجزی کریں صدقہ اور خیرات کی کثرت کریں۔ خدا تعالیٰ کا سخت عذاب یعنی مرض طاعون شامتِ اعمال اشرار سے آنے والا ہے۔ ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ حضرت ضلع جالندھر وغیرہ میں طاعون سنا جاتا ہے پہلے دور دور بمبئی میں سنا جاتا تھا اب قریب آنا جاتا ہے۔ فرمایا کہ جب تک ہم زندہ ہیں اس خطہ میں نہیں آئے گا۔

Marfat.com

ایک دن ایک شخص نے عرض کی کہ آپ کی مرض لمبی ہوگئی دعا فرمائیے کہ خدا تعالیٰ آپ کو فضل کرے۔ فرمایا کہ فقیر نے ملک کی بلا کو اپنے سر پر لیا ہوا ہے جب فقیر کا انتقال ہوگیا پھر اس ملک کا حال دیکھ لینا سبحان اللہ آپ کا فرمانا نہایت سچا تھا۔ جب سے آپ کا انتقال ہوگیا اس ملک میں بلیات کا دروازہ کھل گیا۔ آپ کے انتقال کے بعد تقریباً چار سال گذر گئے ہیں۔ طاعون اور امراض وبائی نے ایسے ایسے حملے کیے ہیں کہ ملک کی حالت ابتر ہوگئی ہے۔ ربنا اکشف عنّا العذاب انّا مؤمنون۔ اثنائے مرض مذکور میں ایک دفعہ یہ غلام حاضر ہوا اور کتاب ربیع الابرار سے ایک حدیث اور اس کی ملحقہ عبارت پیش کی۔ وعنہ صلی اللہ علیہ وسلم داء الانبیاء الفالج واللقوۃ قال الجاحظ ومن المفالیج ادریس النبی علیہ السلام وممن فلج من الکبراء ابان بن عثمان حضرت قبلہ قدس سرہٗ حدیث مذکور دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا الحمد للہ کہ دریں امر مشابہت بہ بعض انبیاء حاصل شد۔ بعد ازاں جو مکاتیب خلفا اور خدام کی طرف تحریر فرمائے ان میں اکثر یہی فقرہ تحریر فرمایا۔ اس مرض میں اگرچہ ایک پہلو بالکل بے حس و حرکت تھا مگر آپ نے کوئی نماز قضا نہ فرمائی۔ اکثر ایک آدمی ساتھ کر کے باجماعت ادا فرماتے تھے۔ ہر چند طبیب لوگ وضو سے منع کرتے تھے مگر آپ اکثر وضو ہی فرمایا کرتے تھے بدن مبارک پر اگر نجاست کا شک پڑ جاتا تو غسل فرما لیتے تھے۔ عبادت الٰہی میں طب کی پابندی ہرگز نہ کی۔ پہلے بھی بڑی بڑی مرضیں آپ کو ہوئیں وضو اور نماز بدستور صحت ادا فرماتے رہے۔ ایک دفعہ ایسی مرض ہوئی کہ چالیس چالیس اسہال روزانہ آجاتے تھے دیکھنے سے خیال پڑتا تھا اب جسم مبارک میں کچھ طاقت نہ رہی ہوگی لیکن جب نماز کا وقت آتا تو آپ اُٹھ کر غسل کرتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے تھے۔ یہ حالت دیکھ کر ناظرین پر حیرانی طاری ہوجاتی تھی۔ ایک دفعہ والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ حسب وظیفہ معمولہ خود حاضر خدمت اقدس ہوئے۔ عرض کی کہ کتاب نزہۃ المجالس میں رجب شریف کا بڑا شان لکھا ہے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر بزرگوں نے آرزو کی تھی کہ خدا تعالےٰ ہماری وفات اس مہینے مبارک میں کرے۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ نے فرمایا کہ شاید ہماری وفات بھی اسی مہینے رجب میں ہوگی۔ جب رجب کا چاند مبارک دیکھا گیا تو آپ نے مسجد خانقاہ کی تکمیل کے واسطے محمد دین معمار کی طرف قادر آباد ضلع گجرات میں آدمی بھیجا۔ چونکہ معمار مذکور نے ہی کام مسجد کا شروع کیا تھا، آپ چاہتے تھے کہ تمام کام اسی کے ہاتھ سے ختم ہو۔ فرستادہ واپس آیا۔ اور محمد دین کی زبانی عرض کی کہ میں عرس معراج شریف پر آؤں گا۔ فرمایا افسوس ہماری زندگانی میں آجاتا اور مسجد شروع ہوجاتی تو اچھا تھا۔ اس ارشاد سے اشارہ یہ تھا کہ معراج شریف سے پہلے ہماری زندگانی ختم ہوجائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ معراج شریف سے بارہ دن پہلے آپ کا انتقال ہوگیا۔ مفصل واقعہ

Marfat.com

اس طرح ہے کہ رجب کی پانچویں چھٹی تاریخ کو آپ مرض اسہال میں مبتلا ہوئے۔ میاں غلام محمد صاحب ساکن شاہ پور نے بیان کیا کہ میں اپنے گھر بمقام شاہ پور نفل اشراق پڑھ کر بیٹھا تھا اچانک حضرت قبلہ قدس سرہٗ کا آواز مبارک کانوں میں آیا۔ آپ زور سے فرماتے ہیں کہ جلدی آجا۔ پہلے بھی مجھے آپ اسی طرح بوقت ضرورت جاذب روحی سے بلا لیا کرتے تھے۔ میں اسی وقت تیار ہو کر اسی دن خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا کہ بس اب ہر وقت ہمارے پاس حاضر رہنا پھر فرمایا کہ میاں جوایا غواص ساکن میگھ (بیربل شریف کے قریب ایک قریہ ہے) کو بلاؤ۔ میاں جوایا مذکور کو آپ کے فیضان اور توجہاتِ خاصہ کی برکت سے کشف القبور میں اعلیٰ پایہ حاصل تھا۔ حسبِ ارشاد گرامی اس کو بلوایا گیا۔ جب حاضر ہوا فرمایا کہ ہمارے والد ماجد رحمۃ اللہ کی مزار مبارک پہ جا کر مراقبہ کرو اور عرض کرو کہ اب ہمارا دل اس جہانِ فانی سے برداشتہ اور سیر ہو گیا ہے دعا فرمائیے کہ ہم اس جہان سے رحلت کریں۔ میاں جوایا مذکور تعمیل چلا گیا اور واپس آکر عرض کی کہ والد ماجد آپ کے فرماتے ہیں کہ آپ کے ایام حیات پورے ہو گئے ہیں آپ عنقریب فوت ہونے والے ہیں ہم سب لوگ آپ کی ملاقات کے آرزومند ہیں آپ بہت جلدی ہمارے پاس آجائیں گے۔ میاں عبدالرزاق ساکن جلپانہ نے بیان کیا کہ جس دن آپ کو آخری بیماری شروع ہوئی اس دن مجھے بھی اپنے گھر میں حضرت کا آواز آیا فرماتے ہیں کہ جلدی آجا جب میں حاضر ہوا تو فرمایا کہ اب ہر وقت ہمارے پاس حاضر رہنا۔ پہلے بھی کبھی کبھی میری طبیعت خوش کرنے کے واسطے کوئی نہ کوئی بات بطور استہزاء زبان مبارک پر لاتے تھے اس وقت بھی فرمایا کہ اگر بی بی کی محبت غالب ہو تو اس کو بھی یہاں منگا لینا۔ پھر فرمایا کہ عرب شریف میں اکثر شہر ایسے ہیں جن کے سر پر حرف میم ہے مثلاً مکہ۔ مدینہ۔ مسقط وغیرہ۔ ان میں سے ایک موصل بھی ہے اس کو خوب یاد رکھنا اور ہمارے پاس حاضر رہنا۔ مجھے کوتاہ اندیشی سے سمجھ نہ آئی کہ اس لفظ سے آپ اپنے انتقال اور وصالِ الٰہی کا اشارہ فرما رہے ہیں پیچھے یہ نکتہ سمجھ میں آیا جس وقت میاں اللہ جوایا نے اپنا مراقبہ سنایا۔ اس وقت آپ نے لوگوں کے ساتھ کلام کرنی چھوڑ دی اور آنکھیں بند کر دیں انقطاع کلّی از خلق اور تبتل الی اللہ اختیار فرمایا۔ والد بزرگوار بندہ جناب مولوی قمر الدین صاحب ہمیشہ اور ہر ہفتہ بروز یکشنبہ حاضر خدمتِ اقدس ہوتے تھے اور دن بھر خدمت میں گذار کر بوقت عصر رخصت حاصل کر کے واپس آتے تھے۔ حسبِ معمول خود ان ایام میں بھی حاضر ہوتے تمام دن خدمت میں حاضر رہے۔ عصر کے وقت رخصت چاہی آپ نے رخصت نہ فرمایا ہر چند عرض کی کہ کل پھر ملازمت سے رخصت حاصل کر کے حاضر ہو جاؤں گا مگر آپ نے رخصت نہ دی۔ یہی خیال شریف تھا کہ ہمارے آخری ایام میں اہنیں حاضر رہنا چاہیئے۔ والد بزرگوار

Marfat.com

نے افسروں کے پاس رخصت کی عرضی بھیج دی اور یوم وفات شریف تک حاضر خدمت اقدس رہے۔ ہر وقت حضور کے پاس بیٹھ کر قصیدہ بردہ اور قصیدہ محمدیہ پڑھتے رہتے تھے جس سے حضور کی طبیعت نہایت محظوظ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ آپ کی طبیعت مبارک متوجہ دیکھ کر عرض کی کہ آپ مجھ پر راضی ہیں یا نہیں ارشاد فرمایا کہ نہایت راضی ہیں خدا تعالیٰ تم پر راضی ہو۔ پھر عرض کی کہ ہر سہ حضرات صاحبزادگان سلمہم السبحان کو اجازت عطا فرمائی جاوے فرمایا کہ فقیر کی طرف سے اجازت ہے مقامات باطنی اکثر ان کے عبور ہو چکے ہیں پھر عرض کی کہ میرے اور میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس کے مقامات بھی قریب الاختتام ہیں فرمایا کہ تم کو بھی توجہ کرنے اور بیعت کرنے کی اجازت ہے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کا سکوت جو صرف بسبب انقطاع کلی از خلق تھا دیکھ کر لوگوں کو خیال ہوا کہ شاید آپ غشی یا سبات کی حالت میں ہیں مگر یہ وہم سراسر غلط تھا۔ وفات سے دو دن پہلے بوقت شب مستورات کی طرف سے عیادت کے لیے التجا کی گئی مردمان کو بٹھایا گیا اور مستورات حاضر ہوئیں۔ حضرت صاحبزادہ کی زبانی معلوم ہوا کہ مائی صاحبہ نے عرض کی کہ آپ کو کچھ آرام ہے فرمایا کہ کچھ آرام ہے۔ پھر عرض کی کہ آپ لوگوں کے ساتھ کلام نہیں فرماتے کیا بیہوشی تو نہیں۔ فرمایا بیہوشی تو کوئی نہیں اب لوگوں کے ساتھ بولنے کے واسطے جی نہیں چاہتا۔ مرض آپ کی دن بدن ترقی پکڑتی گئی اگرچہ پہلے بھی آپ بسبب فرط توکل علاج معالجہ کو چنداں پسند نہ فرماتے تھے چنانچہ مضمون مکتوب پنجم سے یہ بات بخوبی واضح ہوتی ہے لیکن پھر بھی کچھ نہ کچھ حیلہ ظاہری کیا جاتا تھا اس دفعہ حضرت مولوی محمد اللہ جو بابا صاحب مرحوم خلیفہ اعلیٰ حضرت للہی اور ان کے فرزند ارجمند حکیم مولوی نور الحق صاحب کو بلوا کر علاج کرایا گیا مگر کوئی صورت فائدہ کی نظر نہ آئی۔ مولوی صاحب موصوف نے فرمایا کہ مرض آخری معلوم ہوتی ہے اس دفعہ فائدہ محسوس ہونا دشوار ہے ؎

چوں قضا آید طبیب ابلہ شود　　　آن دوا در نفع خود گمراہ شود

حق سبحانہ وتعالیٰ نے چونکہ آپ کو شہادت باطنی جو عبارت فنا فی اللہ ہونے سے پہلے عطا فرمائی ہوئی تھی اور اب شہادت ظاہری عطا کرنی تھی اس لیے آخر میں مرض اسہال لاحق فرمائی۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "المبطون شہید" القصہ بتاریخ ۵ ارجب المرجب ۱۳۲۱ھ مقدس بوقت شب قمر ایسا منخسف ہوا کہ تمام سیاہ ہو گیا۔ پھر دن کو بروز چہارشنبہ قریب غروب آفتاب یعنی غروب ہونے سے پہلے اس شمس شریعت و طریقت و حقیقت کے روح مبارک کا نور اس جہان فانی سے مخفی ہو کر واصل بارگاہ قدس ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ساتھ ہی آفتاب ظاہری مخفی ہو گیا۔ میاں فتح محمد گلکو جو ہمیشہ آپ کو مٹھیاں بھرتا تھا بیان کرتا ہے کہ میں اس وقت بھی آپ کو مٹھیاں بھر رہا تھا حضور کے قلب سے بڑے زور سے اسم ذات

Marfat.com

یعنے اللہ اللہ کا آواز سنائی دیتا تھا۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ حضرت صاحبزادہ سراج الدین صاحب سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف اس روز کوہ سکیسر میں بمقام کھوائی حلقہ خدام میں بیٹھے تھے۔ غروب آفتاب سے پہلے فرمایا کہ اس وقت کسی بڑے کامل ولی اللہ کے انتقال کا وقت ہے انوار اور برکات نازل ہو رہے ہیں خدام نے عرض کی کہ وہ کون سے بزرگ ہیں فرمایا عنقریب تم کو معلوم ہو جائیں گے۔ جب حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی وفات کی خبر مشہور ہوئی تو فرمایا کہ ہم نے انہی کی نسبت کہا تھا۔ اے عزیز اس روز کی کیفیت کیا بیان کی جاوے رنج وحزن اور غم والم کا اندھیرا عالم پر چھا گیا۔ نوع انسان تک ہی اس مصیبت کا اثر محدود نہ تھا حیوانات غیر ذوی العقول میں بھی محسوس ہو رہا تھا۔ خدام اور احباب کی جمعیت کا سلسلہ ٹوٹ گیا اکثر پر بے خودی طاری ہو گئی ؎ آنزماں گفت آسماں بہر زمیں گر قیامت را ندیدستی ببیں

وفات حسرت آیات حضرت قبلہ قدس سرہٗ کی خبر فوراً دُور دُور تک پہنچ گئی صدہا لوگ زیارت اور جنازہ کے لیے دوڑے۔ بوقت سحر خلفائے خاص و خدام قدیمی میاں غلام محمد صاحب ساکن شاہ پور و میاں محمد عظیم صاحب ساکن کوٹ شمس و والد ماجد بندہ مولوی محمد قمرالدین صاحب نے غسل دیا۔ صبح کے وقت مخلوقات کا اس قدر ہجوم ہوا کہ مشکل سے زیارت نصیب ہوتی تھی۔ ہندو مسلمان عورتیں بچے جوق جوق آتے اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ ہر ایک کی آنکھوں سے آنسوؤں کے پرنالے جاری تھے۔ ہر قوم کے لوگوں نے اس روز کاروبار بند کر دیئے۔ بوقت صبح جنازہ مبارک شہر سے خانقاہ شریف کے پاس لایا گیا۔ اس جگہ بھی کثرت زیارت کنندگان کی آمد ورفت سے ظہر تک نماز جنازہ کی تاخیر ہوئی۔ پہلے ارادہ کیا گیا کہ مزار اقدس حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے والد بزرگوار کی خانقاہ میں بنایا جاوے مگر میاں شاہ عالم صاحب کو حضرت کے والد بزرگوار نے عالم رویا میں فرمایا تھا کہ ان کو ہماری خانقاہ سے علیحدہ دفن کرنا کیونکہ ان کے مرید اور خادم بہت ہیں ان کو زیارت اور فاتحہ خوانی کے واسطے فراخ جگہ ہونی چاہیئے خانقاہ میں جگہ تنگ ہے۔ غرضکہ خانقاہ اور مسجد (جس کو حضرت قبلہ نے ایام حیات میں تعمیر کروایا تھا) کے جنوب کی طرف بتحریک بعض اہل سعادت ایک عورت نے اپنی قیمتی مزروعہ زمین مزار مبارک بنانے کے واسطے بخش دی۔ خدا تعالیٰ اس کو جنت نصیب کرے حضرت صاحبزادگان وخدام کے اتفاق سے اسی جگہ مزار بنائی گئی۔ بعد از نماز ظہر نماز جنازہ پڑھی گئی۔ امام جنازہ حضرت منبع البرکت صاحبزادہ صاحب والا مناقب حضرت عبدالرسول صاحب سجادہ نشین للّٰہ شریف ہوئے۔ اطراف واکناف کے اکثر علماء وفضلاء وصلحاء ورؤسا شریک جنازہ تھے۔ جنازہ مبارک پر مردمان کی پندرہ صفیں تھیں ہر صف میں تقریباً تین سو کے قریب آدمی تھے۔ جنازہ پڑھانے کے بعد بھی کثرت سے لوگ آئے، جو عدم شمولیت سے کف افسوس ملتے رہے۔ بعد از نماز جنازہ سب لوگ زیارت کے واسطے دوڑے۔ اکثر کے

Marfat.com

عمامے اُتر گئے۔ نہایت مشکل سے زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت کا چہرہ مبارک ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا آپ خواب استراحت میں ہیں ہرگز کوئی اثر موتی کی مانند ظاہر نہ تھا۔ جب ہجوم زائران کم ہؤا تو آپکو مرقد انور میں رکھا گیا۔ قبل از تدفین خاکسار راقم الحروف نے مرقد منور کے پاس کھڑے ہوکر چند اشعار بطور مرثیہ جو اسی روز حالت غم والم میں نظم کیے تھے پڑھے۔ اشعار یہ ہیں ؎

مرحبا اے کشتئ ایماں کے نوح
مرحبا اے ذاتِ اطہر بُہ فتوح

آفریں اے فیض بخش عاجزاں
آفریں اے نور بخش سالکاں

واہ تیری ذات اقدس نور نور
تھا سراسر فیض کا جس سے ظہور

تھا غلام اک تیرے در کا آفتاب
تیرے چہرہ سے خجل تھا ماہتاب

یہ نہ منہ سے میرے ہی نکلا ندا
آسماں سے بھی یہی آئی صدا

مثنوی

خدایا یہ دن کیا تو نے دکھایا
ہمیں دنیا میں بے دین بنایا

ہمارے پیر کو ہم سے چھپایا
ہمیں مسکیں و عاجز کر بٹھایا

جگر اب پارہ پارہ ہیں ہمارے
خوشی کے مٹ گئے سامان سارے

ہؤا عالم ہمیں اب قید خانہ
نہایت تنگ ہے ہم پر زمانہ

ہمارے یہ حواس اب باختہ ہیں
دل کے تیز خنجر آختہ ہیں

ہمارا اُٹھ گیا ہے تاج سر کا
چراغ اب گل ہؤا رحمت کے گھر کا

ہمارا اب چلا دنیا سے والی
لو اجڑا باغ چلتا ہے یہ مالی

زمین و آسمانوں پر پڑا شور
ہوئے خادم ہمارے زندہ در گور

فلک پر بے ضیا اب مہر و مہ ہے
جہاں کا صفحہ اندھیر و سیہ ہے

ہؤا قائم قیامت کا نمونہ
مصائب آگئے ہیں گونہ گونہ

سنے گا اب ہماری کون فریاد
کریگا کون ہم کو غم سے آزاد

ہماری کس سے ہوگی دستگیری
کسے ہووے گی یہ روشن ضمیری

ہووے گا کون ایسا کامل اکمل
ہوویگا کون فاضل ایسا افضل

غریبوں کی پناہ بھوکوں کا دالی!
یتیموں کا مربی شاہِ عالی!

Marfat.com

جہاں کی مشکلیں حل کرنے والا ۔ دلوں کو نورِ دیں سے بھرنے والا
ہدایت کا چراغ اور چاند دیں کا ۔ مکرم اہلِ افلاک و زمیں کا
پیارا رب کا پیغمبر کا نائب ۔ ہماری آنکھوں سے ہوتا ہے غائب
تیرا تھا آسرا ہم کو جہاں میں ۔ تیرے دم کا بھروسہ جسم و جاں میں
کہیں کس سے کریں کیا تجھ سوا اب ۔ اندھیرا ہے جہاں میں تجھ سوا اب
چھپاتے ہو یہ ہم سے چہرہ نوری ۔ خدا کے آگے ہوتے ہو حضوری
نہ لائق تھا یہ منہ ہم سے چھپانا ۔ اکیلا ہم کو روتے چھوڑ جانا
ہو وینگے آپ تو جنت میں قائم ۔ تیرے چہرہ کو ہم ترسیں گے دائم
ہمیں حضرت نہ مطلق بھول جانا ۔ کریں جب آپ جنت میں ٹھکانا
ہماری بھی کبھی امداد کرنا، ۔ ہمارا بھی کبھی دل شاد کرنا
وہ مسند آپ سے ہووے گی خالی ۔ جہاں تھا آپ کا دربار عالی
مکاں اب آپ سے خالی ہیں سارے ۔ جلیں گے دیکھ ان کو دل ہمارے
جہاں کو آپ کا قرآں سکھانا ۔ حدیث اور فقہ کے نکتے بتانا
خدا کی راہ پر ہے کرنا ارشاد ۔ علومِ حق کی قائم کرنی بنیاد
مریدوں کو توجہ میں بٹھانا ۔ مقدس فیض روحانی پہنچانا
غریبوں کے حوائج پورے کرنا ۔ توکل ذاتِ حق پر پورا دھرنا
نہ ہونگے ڈھونڈیں گر ہم سارے آفاق ۔ کسی میں آپ جیسے سارے اخلاق
سخاوت عام چشمہ فیض جاری ۔ منور آپ سے نوری و ناری
تمہارے خلق پر دنیا تھی شیدا ۔ نہ ہو گا آپ جیسا کوئی پیدا
تمہارے چہرے کو اب ترسیں گے ہم ۔ رفیقِ دل ہوا ہے درد اور غم
تمہارا چہرہ نوری رشکِ خورشید ۔ حشر میں دیکھیں گے شاید ہے امید
بیاں کیا کیا کروں میں وصف تیری ۔ تو شاہنشاہ کیا توفیق میری

ہوئی تنگ عافیت اہلِ جہاں کی
ہوئی ترحیل جب قطب زماں کی

یہ اشعار فراقنامہ میں چھپ چکے ہیں۔ خاکسار ایک ایک مصرعہ پڑھتا تھا اور لوگ زار زار روتے

Marfat.com

تھے بڑی دیر کے بعد غوغا فغاں کا شور کم ہوتا اور دوسرے شعر کی نوبت آتی تھی۔ جب اشعار ختم ہوئے تو گوہر وجود باوجود درج مرقد میں پوشیدہ کیا گیا۔ واقعات جو احباب نے وفات کے پہلے اور پیچھے دیکھے بہت ہیں۔ وفات کے چند ایام پہلے ایک سخت آندھی چلی جس سے ہماری مسجد کا ایک مینار اور حضرت قبلہ کے چاہ کی مسجد یعنی زینت المساجد کے متصل محل شریف کا ایک مینار گر گیا۔ وفات کے بعد ان کے گرنے کی حکمت معلوم ہوئی کہ ہمارے قبلہ و کعبہ دین اسلام کے رکن اعظم کے روپوش ہونے کا اشارہ تھا۔ میاں شاہ عالم صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جہاں اب مزار مطلع الانوار ہے اس جگہ ایک محل ہے حضرت قبلہ تشریف لائے اور اس محل میں داخل ہوئے پھر نہیں نکلے۔ آپ کی خاص سواری کی گھوڑی وفات سے چند ایام پہلے مر گئی۔ وفات کے بعد سلطان الاشجار جس کے نیچے ہمیشہ آپ مسند آرائی فرماتے تھے اور جو آپ کی مسجد اور مسند کا ایک نشان عظیم تھا سوکھنا شروع ہو گیا چنانچہ اب بالکل خشک ہو گیا ہے۔ لوگ یہ کرامت دیکھ کر نہایت حیراں ہیں اس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی وفات کے غم کا اثر حیوانات میں ہی محدود نہیں رہا بلکہ نباتات میں بھی سرایت کر گیا۔ آپ نے بعد از وفات عالم رویا میں بہت سے اہل محبت کو اپنے درجات عالیہ سے فائز ہونے کی بشارت فرمائی۔ جو کتابیں لوگوں نے عاریۃً لی ہوئی تھیں اور حضرت صاحبزادہ صاحبان کو معلوم نہ تھیں ان کے پتے دیئے کہ فلاں کتاب فلاں آدمی کے پاس ہے ارباب حاجت مزار مبارک پر حاضر ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ان کی حاجات روا ہو جاتی ہیں اہل حال توجہات خاصہ اور اقتباس انوار سے مشرف ہوتے ہیں۔ چند کس بار کی طرف سے آئے اور حضرت صاحبزادہ صاحب دام اللہ فیوضہ کے ساتھ بیعت کی۔ رات کو مزار مطلع الانوار پر جا کر مراقب ہوئے لطائف ان کے جاری ہو گئے۔ اب حسب صوابدید حضرت صاحبزادگان وبعض محبان برائے حصول مشابہت مزار مقدس حضرت سید الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ومزار مطہر حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی ومزار مبارک حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندیؒ ودیگر اولیاء کبار مزار پر انوار حضرت قبلہ قدس سرہٗ پر ایک نفیس روضہ یعنی قبہ تیار کرایا گیا ہے۔ الحمد للہ کہ نہایت خوشنمائی اور پختگی عمارت کے ساتھ سرانجام ہوا۔ آپ کی وفات پر علماء وفضلاء زمان نے عجیب وغریب تاریخیں کہیں اور مرثیئے منظم کیے چند ان میں سے ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں۔

Marfat.com

قصیدہ عربی و مرثیہ

از فاضل اجل عالم اکمل مولوی محمد عالم صاحب راگھوی مولوی فاضل و منشی فاضل مع عبارت عنوان

الرثاء فی وفات القدوۃ المقام والحبر الہمام صاحب الشریعۃ والطریقۃ عارف باللہ ذو المعرفۃ والحقیقۃ مولانا و فخرنا ذی الجاہ والعلیٰ مولانا محمد غلام مرتضےٰ ثواہ رب السموات العلیٰ فی جنۃ العلیا بمنصبہ الاعلیٰ من طبع کسیر ورائی غث حسیر محمد عالم الراگھوی عفا اللہ عنہ

قصیدۃ بائیۃ من الطویل وزنہ فعولن مفاعیلن مرتین والعروض والضرب کلاہما مقبوض والقافیۃ متدارک ۱۲

ایا موت قد قوست قدی فمد نف　　　وادرت اجفانی فنبا لمد تذرف
وجرحتنی قلباً و نزفتنی و ما　　　من البین ماء العین یجری و ینزف
تسود وجہ الدہر و ابیض مقلتی　　　فانحنی طبیاتی دواہی تکشف
ہلاک ملوک الارض ہمک لا بہا　　　وحتف امیر للرعیۃ اعنف
حمام ہمام عالم متبحر　　　حمیم لطلاب الیم معنف
وفاۃ فقیر عارف لمعارف　　　مصائبہا من طالبیہ تعرف
رحیل امام حافظ محدث　　　نقیصۃ دین اللہ واللہ اعرف
ولکن رحیل الشیخ شیخ المشائخ　　　رحیل لاہل الدہر خطف مقصف
رحیل لاوصاف الکمال التی بہا　　　لاہل کمال والعلی تتوصف
ملیک ملوک الارض قد ام رحلہ　　　سجود سجود لاطہا منہ اشرف
مملک املاک لہا من مکارم　　　ید بر فی امرہا یتصرف
فقیر امیر کان منہ الفضائل　　　علیہ طہا منہا علیہا تصرف
تبحر فی علم فحل عقودہ　　　وعقد فی حل فلا ینکشف
علت فی اعالی الکون اعلام علمہ　　　ودک لہ طبل العلم و دف
تری باکیا ما فی العوالم کلہا　　　سماء وارض والنجوم و نفتف
فسی قدو والناس للادب قبلۃ　　　فالآن من قصم[1] الظہور تقصف

[1] قصم [illegible] ۱۲

Marfat.com

امام الوریٰ للخلق هاد الی الهدیٰ | وناد الی رشد الی الحق یهتف
محدث دهر فائق فی زمانه | فحاوی احادیث فحاذ و منذف
هو الفخر الاقطاب غوث لغوثهم | بدیل لابدال لعقتر ملفلف
منازل فقد کلها مبدء له | فلا منتهی ندریه منها و نعرف
مطیع لامر الله متتبع له | منیب الیه راجع متعفف
رضیّ رضاء المرتضیٰ و غلامه | و راصد امر المصطفیٰ متشوّف
فکیف لنا صبر من الجزع والبکا | وقد حلّ خطب بالظلوع یقصّف
تقوّس قد الفلک من سهم خطبه | فذاک لسهم القدر غرض مهدّف
فصار سحاب ممطر الغم من علی | وتخرق قزعات فکالعهن تندف
وظل جبال الارض تبکی عیونها | فلیس لها نطق به الحد یوصف
بلابل روض صارخات بلا بلاً | فبلبالها للروض سعر مخفف
خصوصاً لنا اهل المفاقر فقده | لفقد عظیم همه لا یخفف
تغیّب عنا وجهه الامین الذی | بشرفته من کل حوراء اهیف
اخمان فردوس فمخدوکم انی | لدیکم فطیبوا حوله فتطوفوا
ففر حکم حسنان لنا حزننا لکم | نشاط فزیدوا فیه فرحاً والفوا
علیکم سلام الله مادام عرشه | وما دام ماء العینین لا یتجفف

وقبل اذا ما حل فی حضرة العلی
لک الجنة الفردوس آلا تعرف
۲۱ ۱۳ھ

ـ ـ ـ ـ ❁ ـ ـ ـ ـ

ایضاً از زبدۃ الفضلاء مولوی شیخ عبداللہ صاحب ساکن چک عمر قاضی تحصیل کھاریاں ضلع گجرات

ایها المخمور فی دار الغرور | هبّ عن نوم انی ریح البکور
اصبح الاصحاب عنا راحلین | جاءت الاعراب فینا بالسحور
افتح عینا الیهم واعتبر | وانتزهم بالقبول و بالدبور

لہ ارشادہ ۱۳ سیر مبارک حضرت قدس سرہ ۱۳۰۵

قف فتبكيهم على اطلالهم … هل ترى فيها بعينين من فطور
كم شموس في سماء صباحة … اذ بها تحت الكسوف من الصخور
كم ضغبين في التكبر والعلى … ثم يهلا خر بالوجه الخرور
كم بكين في التجبر والطغى … من تعلل غرة بالله الغرور
كم بخيل بالجنادل والحصى … في حبال في رمال في دعور
كم بخيل جامع حتى اتى … موته كالصقر في دقل الطيور
اجدل الآجال يأتي بغتة … ما نجت منه البزاة ولا النسور
ليست الدنيا بدار اقامة … بل مقام الارتحال او العبور
كن بها ضيفاً غريباً راحلاً … عد نفسك بل من اصحاب القبور
واستمع قولاً ثقيلاً انه … جاء نعي الفاضل الهادي الجبور
مات مولانا غلام المرتضى … في غروب الشمس في خسف البدور
يوم معراج النبي من رجب … قد دنى حتى تنحى من ستور
نقشبندي ايمن بارع … كان حنفياً حنيفاً من شرور
خادماً للقوم مشتغلاً بهم … خاضعاً ما كان مختالاً فخور
كان مأموناً اميناً واتقاً … لا يحب الله خواناً كفور
خاشعاً متصدعاً من خشية … تاجراً بتجارة هي لن تبور
لامعاً نور الهدى من وجهه … نور الرحمان تربته بنور
كان بشاشاً بوجه باسم … ضاحكاً متبسماً بادي الثغور
عاش محموداً ومحسوداً به … مات مسعوداً وصباراً شكور
عند طلاب العلوم بصحبته … نعم في الدنيا وفي العقبى حبور
كان يصلح عند دعوى الخاصمين … كان يعدل في القضاء ولا يجور
مشبع الاضياف من حسن القرى … صاحب الاوصاف من خير الامور
اجزه عنا جزاءً كاملاً … واسقه يا رب من كاس الطهور
لا تطع قول الوشاة فانهم … ما نجا منهم خبيث والطهور
حاسدو الاشراف اكثر عدة … ليس للاجلاف من واش يغور

له جمع صخر بمعنى سنگ سخت ١٢

ف. لا تفخر الخ من اصحاب القبور

زمین سخت ١٢ — شکره گروه ١٢

Marfat.com

قل فموتوا حاسدیہ بغیظہم ان قدر الحقد یوماً لا یقور
ایہا الحساد کونوا خاسئین ما برحتم بالثبور و بالشبور
برّد اللہ لمضجع صاحبہ ۱۳۴۲ قلت تاریخاً مزیلاً للسرور
واجعل اللّٰہم من فی خلفہ سالماً حیاً الی یوم النشور
لم یرث للارض الاّ صالحٌ قال ربی قد کتبنا فی الزبور
قد بدت تسوید فی وقت الغروب واختتام النظم فی وقت السحور
لیس عندی شمعۃ وزجاجۃ بل بضوء البدر احررت السطور
قد نظمت النظم فی شہر الصیام ان ہذا الشہر من خیر الشہور
صلّ یاربی علے خیر الوریٰ ثم بارک ثم سلم بالکرور
بلغ الاصحاب والآل الکرام تصلیات وافیات کالبحور
ماتبسمت الزہور من الصبا
ماترنمت العنادل بالزہور جمع زہرہ بمعنی شگوفہ گل ۱۲

~ ~ ~ ~ ❀ ~ ~ ~ ~

ایضاً از مولف کتاب خاکسار عبدالرسول عفی عنہ ساکن بکھر با ضلع شاہ پور

الا یا عین بکّی کالغمام واجری الدم منک علی الدوام
علی اہل البریۃ ناب خطبٌ واقبلت المصائب بالزحام
فدا ابیضت عیون الناس حزناً مزجن دماً بعبرات سجام
وسود وجہ دہر فرط غمٍّ یری فیہا ظلام فی ظلام
لقد فقد الوریٰ شیخاً وحیداً فریداً کاملاً ذا الاحترام
ہو الشیخ المکرم ذوکمالٍ تقی صالح عذب الکلام
ولیٌ احمدیٌ قطب وقتٍ فقیہ عالم ذوالاحتشام
غلام المرتضیٰ فیاض خلقٍ امام الناس مخدوم الانام
منیب اللہ ذو خلق عظیم وعند اللہ مرفوع المقام

لوصل الله قد امسی رحیلاً | من الدنیا الی دار السلام
لفرقته صدور الناس شقّت | وفزع فی الخواص وفی العوام
بعثتم لوعة فی کل قلبٍ | وفی احشاءنا نار ترامی
بحسراتٍ وهم والرزایا | اصابتنا السهام علی السهام
لقد کان الهمام بلا عدیل | مفیض العلمین من الکرام
بریّ الصدق عن ادرانِ نقصٍ | بعید العصم عن عیب الملام
تبحّر فی علوم الدین طرّاً | واحیاها عقیب الانعدام
ودرس فی سبیل الله ابداً | اتاه الناس من عرب وشام
توکّل دائماً فی کل امرٍ | علی رب البریة ذی انتقام
الی سبل الرشاد دعی البرایا | هدی للناس فی العمر التمام
مقلب قلبنا یجزیه خیراً | عن الخدام اصحاب العزام
یبارک فی بنیه اله خلقٍ | وخلدهم الی یوم القیام
رمانی الدهر بالارزاء اذما | نعی ناعٍ الی هذا الغلام
ابا ناوٍ بجنات نعیم | ابا من نام فی احلی المنام
وجودک کان مفخر اهل کون | وکان لنا ملاذاً فی المرام
وانک کنت مولانا مغیثاً | وکنت لنا محلّ الاعتصام
جزاک الله فی الدارین خیراً | سقی مثواک معبود الانام

توفّی فی جنة عالٍ نعیم ۱۳۲۱ھ
یقول العبد تذکرةً لعام

ایضاً منه

قد تنحی نحو دار العدن من دار الفنا | سیّد الفضلاء مولانا غلام مرتضی
عالم شیخ کریم قلت عام وفاته | باکیاً فزعاً حزیناً بالکآبة والاسی
۱۳۲۱ھ

Marfat.com

ایضاً منہ قطعہ فارسی

چہ می بینم کہ در اغیار و احباب — روان گردید از دیدہ خوناب
بچرخ نیلگوں از رنج و حسرت — لباس ماتمی پوشیدہ مہتاب
دل اھلِ جہان بے صبر و مضطر — چو کشتیہائے افتادہ بگرداب
شدہ ماتم کدہ امروز عالم — نشانِ فرح و راحت گشت نایاب
بلائے بر سرِ عالم بیامد — کہ شد مدہوش و حیراں اہلِ الباب
سزد گر چرخ و انجم خوں بگریند — رواں از گریہ شان گردد سیلاب
بشد علق نفیس از دستِ عالم — گرامی گوھر تابندہ کمیاب
ازیں دنیائے فانی رو بپوشید — جناب قبلۂ دیں قطب اقطاب
غلام مرتضیٰ نورِ الٰہی — بزہد و علم و عرفان فخرِ پنجاب
زہے بحرِ سخا ابرِ کرامت — زبارانِ فیوضش خلق سیراب
مفیض الناس ذو خلق عظیم — حبیب اللہ نعم العبد اوّاب
بارشاد و بہ تعلیمش در آفاق — چمن ہائے افادت بود شاداب
نہ امکانم برون حد صفاتش — گرامی پایہ کردش رب ارباب
برفت از دارِ فانی سوئے فردوس — غلامانش ز ہجرش گشتہ بیتاب
برفت از حزن و از رنج و ہیبت — شکیبائی ز قلب شیخ و ہم شاب

ز سوز دل بگفت عبد تاریخ
عبد الرسول ١٣
کہ شد از ما نہان شمس جہان تاب
١٣٢١ھ

ایضاً منہ قطعہ فارسی

وائے حسرت کہ نورِ تاباں رفت — قطب اقطاب و شاہِ شاہاں رفت
مرشدِ خلق قبلۂ عالم — مفخر اھلِ دین و ایمان رفت
ساکن ببیربل ولی اللہ — منبع فیض و جود و احسان رفت

Marfat.com

از غلامیٔ مرتضیٰ ممتاز | بے مثل بے عدیل دوراں رفت
بعلوم و فنون متبحر | راز دانِ حدیث و قرآں رفت
تابع شرع احمدی حنفی | حامیٔ فقہ و قول نعماں رفت
عاشق ذات حق فنا فی اللہ | عزت افزائی نقشبنداں رفت
شبلیٔ وقت و سریٔ دوراں | مطلع نور فیض سبحاں رفت
مشفق عاجزاں و مسکیناں | جائے فریاد دردمنداں رفت
سرورِ سالکانِ راہِ خدا | مہبط فضل و لطف رحماں رفت
خادماں را گذاشت دوزاری | خود بدولت بباغ رضواں رفت
اہلِ عالم بفرقتش نالاں | او بفرحت بفضل یزداں رفت
چار شنبہ بہ پانزدہ ز رجب | از تن پاک طاہرش جاں رفت
چہ بگویم چگونہ بود آں وقت | رنج بر ہند و مسلماں رفت
حادثہ سخت بر جہاں آمد | سخت تر صدمہ بر محباں رفت
گشت زیں صدمہ پارہ پارہ جگر | نعمت حق ز اہل حرماں رفت
گرچہ زندہ است پیرِ ما لیکن | جسم پاکش ز دیدہ پنہاں رفت
از پے خواندن جنازہ شریف | خلق بسیار دیدہ گریاں رفت
ہم برائے زیارت آخر | مرد و زن طفل سینہ بریاں رفت
صبر باید نمودن اے یاراں | زانکہ در خلد و روح و ریحاں رفت

گفت عبدالرسول سالِ وصال
والیٔ مجد[۲۱] علم[۱۳] و عرفان رفت

ایضاً منہ قطعہ فارسی مختصر

پئے[۱] وصل خدا از دار فانی | سفر چوں کرد مولانائے امجد
زغیب از بہر تاریخ وصالش | ندا آمد[۲۱] چراغ[۱۳] دین احمد

[۱] یہ قطعہ روضہ شریف کے جنوبی دیوار کے مشرق کی طرف تحریر کیا گیا ہے۔

ایضاً منہ بزبان فارسی جسکے ہر مصرعہ سے تاریخ برآمد ہے

خواجۂ عالم جناب مصدرِ حلم وکمال ۱۳۲۱ھ
صاحبِ فیض و دوام ہم اہلِ لطف لایزال ۱۳۲۱ھ

مخزن سرِّ الٰہی منبع علم وھدیٰ ۱۳۲۱ھ
مطلعِ نورِ حقیقت معدنِ مجد وفا ۱۳۲۱ھ

رفت از دنیائے فانی جانب دار العدن ۱۳۲۱ھ
گشتہ پنہاں از محبّان عالم و اسعد زمن ۱۳۲۱ھ

وائے حسرت صد ہزار جانکاہ با عالم رسید ۱۳۲۱ھ
زیں مصیبت در جہاں رنج عیاں آمد پدید ۱۳۲۱ھ

ایضاً منہ مادہ عربی

یخشی اللہ من عبادہ العلما
۱۳۲۱ھ

ایضاً منہ مادہ عربی

انہ فاز من فوز العظیم
۱۳۲۱ھ

ایضاً از والد مؤلف مولوی محمد قمرالدین صاحب مدظلہ ساکن بکھربار

چوں ولیّ ایزدی قطب زماں
فاضل اکمل ملاذ عاجزاں

صاحب جود و سخا و ہم کرم
منبع الاحسان والفیض الاتم

الذی یجلو بطلعتہ الدجے
اسمہ السامی غلام مرتضےٰ

شد بسوئے عالم برزخ رواں
در پناہ حضرت حق شادماں

گشت از ہجران او جانہا حزیں
بالخصوص ایں زمرہ مسترشدین

کیف لا قد کان قطبِ زمانہ
بل جنید الوقت فی آدانہ

سرّی سقطی اگر خوانم روا است
گر مجدد گویمش ایں ہم بجا است

سال تاریخش بقمر الدین چناں
گفت ہاتف داغ برباں داد آں
۱۳۲۱ھ

Marfat.com

ایضاً منہ

غلام مرتضےٰ آں پیرِ کامل | سفر چوں کرد سینہ چاک گشتم
بخاک مرقدش چوں در گذشتم | چہ نامی تربتِ اطہر بگفتم ۱۳۲۱ھ

آخری قطعہ روضہ شریف کے جنوبی دیوار کے مغرب کی طرف تحریر کیا گیا ہے اور یہ ستبابکیں فرافنامہ میں اور نیز جہلم میں چھپ کر شائع ہوئی تھیں

~ ~ ~ ❁ ~ ~ ~

ایضاً از عالم عامل فاضل کامل مولوی محمد ابراہیم صاحب ساکن سیتھل ضلع گجرات

کرد اجابت درندائے ارجعی باسر و چشم | اعنی آنحضرت غلام مرتضےٰ منظور حق
چار دہم از ماہ رجب بد بغروب آفتاب | در مقابر بیربل پس پردہ شد آں نورِ حق
شہر دیں از جہل و بدعتہا خراب افتادہ بود | از وجودش کرد آبادانش خوش معمورِ حق

زہد حضرت در لباس منعماں بد خوشنما
زاں شدہ تاریخ فوتش "زاہد منظورِ حق" ۱۳۲۱ھ

~ ~ ~ ❁ ~ ~ ~

ایضاً از مولوی محمد سلام اللہ صاحب ساکن چک عمر ضلع گجرات

آہ صد افسوس بر ایں چرخ گردان بے وفا | شمع نورانی ما را کرد بے نور وضیاء
ہائے ہائے آں جنید وقت و شبلی زماں | رخت خود بربست از دنیا سوئے دار البقاء
نقشبندی قطب عالم فیض بخش سالکاں | ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را مقتدے
منبع کشف و کرامت کان فیض لم یزل | معدنِ جود و مروّت چشمۂ آب بقاء
ہر دو چشمش باز در عرفان چو لفظ ھاز ہو | سر نشین اولیاء چوں نقطۂ بر والضحےٰ
ہر کہ آمد بر در او زار و عاجز ناتواں | مشکلاتش گشت حل ہم در اماں شد از بلا
از برائے فیضیابی کامگاران جہاں | بر در او ایستادہ چوں غلام پاک رائے
ایں چنیں فردی نہ آید مادر گیتی بہ کہے | عالم و عامل فقیہ بے مثل ہم اولیاء
ہر کسے بشنید چوں ایں انتقالِ پُر ملال | رشتۂ جانش گسست و گشت در آہ و بکا

Marfat.com

مردمان بیربل بلکہ ہمہ اہل زمین
ارغوانی اشک می ریزند در صبح و مسائ

خاندانِ نقشبندی از وفات آنجناب
چوں تن بے روح گشتہ با چو شمع بے ضیاء

پانزدہ از مہ رجب بد روز روشن شد غروب
آفتاب دین و ایماں ماہتاب اصفیاء

از پۓ تعمیل امرِ مولوی احمد سعید
جانشین حضرتِ اقدس غلام مرتضٰے

جست تاریخ وصالش شائق اندوہ ناک
از دل و جاں خادم اولاد حضرت مصطفٰے

از سرِ افسوس ناگہ در وفات آنحضور
"رفت کامل نقشبندی پاکباز" آمد ندا ۱۳۲۱ھ

اے خداوند زمین و آسماں از فضل خویش
ابرِ رحمت بر مزارش ریز تا روزِ جزا

یا الٰہی خاندانش را ازیں رنج و محن
اعط صبرًا کاملاً والصبر من خیر العطا

آل و اولادش ہمہ پس ماندگان را بر دوام
ساز ایمن از مصائب و ز ہمہ رنج و بلاء

اس تاریخ کا آٹھواں بیت روضہ شریف کے مشرقی دروازہ کے اوپر بیرونی طرف تحریر کیا گیا ہے ۔

~~~ ۞ ~~~

ایضاً از زبدۃ العلماء عمدۃ الاذکیاء مولوی غلام محمد صاحب چشتی ساکن للہ شریف اتالیق صاحبزادگان سیال شریف

۷

الٰہی اندریں حیں ایں چہ حال است
کہ بینم جملہ عالم پر ملال است

ز ہر سو نالہ و زاری بر آید
کہ ہوشِ مستمع را مے رباید

زمین و آسماں نوحہ کنانند
ز دیدہ اشکہائے خوں فشانند

شدہ جن و بشر آشفتہ حالاں
ملائک بر سما با درد نالاں

ز گیتی عیش و عشرت رخت بستہ
ہمہ عالم بکنج غم نشستہ

زدہ مہ حلقہ در ماتم گذاری
شدہ رخ زرد خور از بیقراری

فلک زیں بارِ غم خم پشت گردید
ز چشمِ انجم خونِ ناب بچکید

سرِ سنبل پریشان از جنوں شد
تن لالہ سراپا غرق خوں شد

نہال شد غنچہ در کنج نواری
فتادہ سبزہ اندر خاک خواری

Marfat.com
~~~

شد آسائش زگیتی گم ازیں رو — شده کوکو زناں قمری بهر سو
بعالم ایں همه آثار غمها — هجوم آه و افواج المها
دردِ فرقت شیخ عظام است — زهجر حضرت عالی مقام است
که ذاتش منشاء فیض و هدیٰ بود — بر اطراف جهاں ظلِّ خدا بود
چه سیف قاطع اعداء دین بود — خصوصاً فرقهٔ نجدیه مردود
ز علم ظاهرش صد کرده تحصیل — هزاراں از سلوکش یافت تکمیل
جبینش مطلع نور الٰهی — رسیدش فیض از مه تا بماهی
عدیم المثل کان جود و الطاف — جمالش شد عیاں از قاف تا قاف
سهیل نو باوج هند تاباں — جهاں زو گشت بود رنگ یاباں
ستون دین و شمع اهل ایماں — ملاذ عاجزاں شاه کریماں
جناب نائب غوث معظم — جنید وقت غوث قیوم عالم
جنابِ مرشد اهلِ طریقت — جناب سند اصحابِ حقیقت
جناب شارب اقداح وحدت — جناب سا قیئے کاس محبت
چو ایں دار فنا را کرد پدرود — برو شور قیامت گشت
بشد زیں حادثه دلسوز جانکاه — همه آفاق پُر از ناله و آه
چو شعرا ایں خبر ناگه شنیدند — باخراج تواریخش دویدند

غلامی را ندا از هاتف ایں شد
که "او جلوه کن خلد بریں شد"
۱۳۲۱ھ

ایضاً قطعه مختصر از مولوی محمد عالم صاحب

حضرت غلام مرتضیٰ از نقشبنداں چوں هما
پرواز کرد ازیں سرا در پانزده ماه رجب
شد منخسف ماه فلک بیروں شد آب از مزدلک
تاریخ او گفته ملک گو "قلب عالم مضطرب"
۱۳۲۱ھ

Marfat.com

ایضاً از قدوة العلماء فخر الشعراء مولوی سلطان محمود صاحب متخلص بہ نامی ساکن بندیال ضلع میانوالی

چو غلام مرتضےٰ کہ بحضرات نقشبند   ختم الولایت آمد با مرتضیٰ رسید
پرسیدم از سروش ز تاریخ ماہ و سال   کہ یکے ز ہند نور بنور خدا رسید
گفتا سروش دوش بگوشم کہ "اے فسوس   در پانزدہ بماہ رجب بر علا رسید"
پرسیدہ ام ز نامی من "با دریغ و حیف   نامی بگفت دوش ز غیبم ندا رسید
سالک دیار ہند ولیئ ز اولیاء"   "از منزل فنا بمقام بقا رسید"
١٣٢١ھ   ١٣٢١ھ
پرسید سال نامی از بحرمی کہ چیست   گفتا بگو کہ "خضر بحیواں بوا رسید"
١٩٦٠ب
ہم عیسوی بگفت بنامی کہ سوئے ہند   "عین الحیات بود چو وی در خفا رسید"
١٩٠١ء

~~~~ ❁ ~~~~

ایضاً از مولوی غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم ساکن ڈھنی کلاں ضلع گجرات

صد افسوس از رحلت مولوی   غلام علی مرتضےٰ معنوی
بوقتیکہ بر بست رخت سفر   بملک بقا آں شہ ذوالقدر
ز اوصاف او گر شمار آورم   نہ ممکن دگر لک ہزار آورم
بعلم ادب گوئی دولت ربود   ولی بر نہ اہلان صولت نمود
بہ تعلیم ظاہر نہ چوں او کسے   بہ کرداز خسی مردماں را شہی
بہ تلقین تو بہ چو پرداختی   بیکدم ز سگ آدمی ساختی
بہ ظاہر نیابت ز نعمانش بود   بہ باطن خلافت ز رحمانش بود
اگر قطب ارشاد گویم روا است   اگر غوث آفاق آں ہم بجا است
نہ چوں او کسے در سخا و کرم   بآزادگی ہمچو حاتم اصم
ز سالِ وصالش شدم راز جو   دریں جستجو بس شدم سو بسو
در آمد بگوش الم ایں بیاں   "شد از خاکیاں عین افلاکیاں"
١٣٢١ھ
زبانِ محمد کمال آمدش   دریں سال عین ارتحال آمدش

Marfat.com
~~~~

ایضاً قطعہ اردو از مؤلف کتاب خاکسار عبدالرسول عفی عنہ ساکن بکھر ضلع شاہ پور

پیر کامل قبلہ عالم غلام مرتضےٰ — افتخار دین و ملت پیشوائے اولیا
جبکہ اس دنیائے فانی سے سفر کرنے لگے — اہلِ دنیا میں بپا شورِ قیامت ہو گیا
ہائے ہائے ہم سے یہ ھادی ہمارا چھین کر — اے اجل اس ظلم سے اب تُو نے حاصل کیا کیا
ہاں زیارت کا مُریدوں کو ہوگا اشتیاق — اس لیے ہی ہم سے اس نعمت کو تو نے لے لیا
جب اُٹھائی نعش افسوس صبر لوگوں کے اٹھے — ہر کسی نے اُس گھڑی حسرت سے جامِ غم پیا
کیا کہوں عالم تہ و بالا ہوا اس وقت میں — عالمِ بالا نے بھی رونے کا آوازہ دیا

جب ہوئے روپوش ہاتف نے پئے تاریخ فوت
''اب گئے فردوس میں'' باعزت وشان کہہ دیا
۱۳۲۱ھ

ایضاً از مہر محمد صاحب ساکن باندرہ متصل شہر بمبئی

یک بیک بدلے ہیں میرے کیوں خیال — کس کے غم میں ہیں یہ سب رنج و ملال
کس کے غم میں آج ہیں گریاں تمام — کس کی رحلت نے کیا سب کو نڈھال
کس کے غم میں ہیں سبھی پژمردہ دل — ماہی بے آب ہے اب سب کا حال
ہاں چھُپے ہیں خلق سے مخدومِ خلق — شہ غلام مرتضےٰ نیکو خصال
تھے جو عالیجاہ عالی خاندان — اور عالی نسب تھے صاحبِ کمال
زہد کے ان کا کروں میں کیا بیاں — متقی تھے اور عابدِ باکمال
تھے وہ علم و فضل میں بحر العلوم — مظہرِ ذات خدائے لایزال
خُلق کا ان کے کروں میں کیا بیان — تھے پسندیدہ سبھی اُن کے خصال
کر گئے اس دارِ فانی سے قضا — ہو گیا اللہ سے ان کا وصال
آفتاب علم بس ڈوبا ہے — کر گیا جب ایسا عالم انتقال
ہو گئے افسوس وہ ہم سے جُدا — اِک زمانہ تک رہے گا یہ ملال
کر غریقِ رحمت ان کو اے خُدا — بخش دے اے کبریائے ذوالجلال

Marfat.com

غم کی کب تک ہیں لکھوں اب داستاں — کچھ کروں اب فکر تاریخ وصال

الغرض ہاتف نے مسکیں سے کہا
"منقئی عالم کا ہائے انتقال"
۱۳۲۱ھ

~~~~~ ✤ ~~~~~

ایضاً از مولوی ظہور الدین اکمل سکنہ گو لیکے ضلع گجرات

ملکِ عدم کی سیر کو جاتے ہیں پیر جی — جو کچھ نہ دیکھا ہو وہ دکھاتے ہیں پیر جی
کیا اتنی جلدی پڑ گئی ٹھہرو ابھی جناب — کیوں خادموں سے اپنے ہوا ایسا اجتناب
ہادی وہی ہے راہِ ہدایت دکھاوے جو — دنیا و دیں دونو کی نسبت سکھلائے جو
رہبانیت کے سارے طریقے مٹائے جو — دنیا پرست ہونے سے سب کو بچائے جو
اور جو نکالیں دیں میں راہیں نئی نئی — جس کا ثبوت شرع میں ملتا نہیں کوئی
اس کو خطاب مرشد حق کا نہ دیں گے ہم — اور بس چلے تو نام بھی اس کا نہ لیں گے ہم
اچھے تھے آپ عالم و فاضل فقیر تھے — اور اپنے خاندان میں اک بے نظیر تھے
عرصہ سے سُن رہا تھا کہ بیمار ہیں حضور — اور اس جہاں میں جانے کو تیار ہیں حضور
فالج کے گو علاج ہزاروں کیے گئے — پر حیف ہے کہ داغ مریدوں کو دے گئے

اکملؔ نے جب ذرا سی طبیعت میں فکر کی
تاریخ فوت "آہ غم مرگ ہے" کہی
۱۳۲۱ھ

~~~~~ ✤ ~~~~~

ایضاً اشعار پنجابی از مولوی نور حسین صاحب ساکن جہان آباد ضلع شاہپور

اوّل حمد ستار غفار تائیں وارث ملک دے اکل مختار سائیں — دنت صلوٰۃ سلام تمام ہوون اوپر نبیاں دے سردار سائیں
اس تھیں بعد تاریخ مخدوم آکھاں جسدا جگ سلسلہ خدمتگار سائیں — وچ فیض دے بحر عمیق آہا کیتس کو جدا بھار نیار سائیں
عالم فاضل زکی علماں سارا یا جسدے خادم تاں لکھ ہزار سائیں — علم ظاہر باطن تعلیم کیتے عالم فاضل ناں با جھ شمار سائیں
سوہنے قول تے چال کمال سیتی ہویا علم دا گرم بازار سائیں — ہر حال دے وچ مقام ہے سی شمس وانگ ضیا انوار سائیں
کامل ولی غلام مرتضےٰ نامی خلق نیک تھیں کارگذار سائیں — جسدے پشت بہ پشت ولی سارے جانے خلق نے جگ سنسار سائیں

ہویا شمس نورانی حجاب اندر نور دمن تقدیر جبار سائیں ۔ پئی وچ جہان دے رات کالی والی رب ستار غفار سائیں
نصف رجب نے سن نیرا سو اکی گئے وچ جنت گلزار سائیں
کولوں درد فراق دے خادم سارے غم دے نال ہوئے لاچار سائیں

علاوہ ازیں اور بہت سی بیماری کے وقت دعائیہ نظمیں اور بعد از وفات کے فراقیہ اشعار اور پُر درد مرثیے جن کو سن کر دل شق ہو جاتا ہے شعرائے نامدار اور عاشقانِ جان نثار نے فارسی اردو پنجابی میں نظم کیے جو متفرق طور پر لوگوں کے پاس ہیں مگر اس کتاب میں سب کا لکھنا موجب طوالت سمجھ کر اسی پر اکتفا کیا گیا۔ تکمیل روضہ شریف کی بھی چند تاریخیں لکھی گئیں۔ ایک ان میں سے جو شمالی دروازہ کے اوپر میرے والد بزرگوار نے منظم فرما کر تحریر کرائی درج کی جاتی ہے وھو ہذا ؎

بنا گردید بر مرقد منوّر ۔ مثمّن روضہ در دیر مسدّس
بہ قمر الدین سروش از بہر تاریخ ۔ بگفتا روضۂ عالی مقدّس
۱۳۲۶ھ

حضرت قبلہ روحی فداہ کی اولاد امجاد کا بیان

ہمارے حضرت قبلہ قدس سرّہٗ کے تین صاحبزادے ہیں۔ حق سبحانہٗ ان کی عمر اور صلاح و فلاح میں برکت کرے اور مخلوق کو ان کے فیوضات آبائی سے بہرہ ور فرمادے۔ صاحبزادہ اکبر حضرت فاضل اجل عالم اکمل زبدۃ الواصلین قدوۃ السالکین الباذل الباذل الفاضل الفاصل البحر المتبحر الحبر الجنبیر الخبیر الفائع لاعلام العلوم البارع فی المنطوق و المفہوم شہسوار میدان تجرید و تفرید رائض مضمار توحید و تمجید ہادی گم گشتگان وادیٔ ضلالت رہنمائے سالکان شریعت و طریقت موصل الے المطلوب ہادیان معرفت و حقیقت ساقی تشنگان جام رشاد ئے و حدت جامع معقول و منقول حادی فروع و اصول حافظ الحدیث و القرآن المجید حضرت مخدومنا و مکرمنا و ماوانا و ملجانا مولانا احمد سعید مدّ اللہ تعالیٰ ظلال اجلالہ بالفضل المزید ہیں۔ آپ ۱۲۷۶ھ میں پیدا ہوئے۔ حضور انور حضرت قبلہ قدس سرّہٗ کی خدمت میں جب ولادت باسعادت کی خبر پہنچی تو ارشاد فرمایا کہ لڑکے کا نام احمد سعید مقرر کیا گیا ہے۔ اور تاریخ ولادت اس مصرعہ سے برآمد ہوگی ؎

مولوی فیض زمن احمد سعید

Marfat.com

اتفاقاً مولوی محبوب عالم صاحب سوہادیؒ حاضرِ خدمتِ اقدس تھے انہوں نے فی البدیہہ دوسرا مصرعہ ساتھ لگا دیا۔ گفت مولانا بتاریخ ولید   مولوی فیض زمن احمد سعید

مولانا موصوف کو سن صبا ہی میں حضرت قبلہ نے قرآن کریم حفظ کرا کر تمام علوم مروجہ کا عبور کرایا اور پھر ساتھ ہی شغل تدریس علوم میں مشغول کر دیا۔ مولانا نے کئی دفعہ بموجودگی حضرت قبلہ تمام درسی کتابیں طالب علموں کو پڑھائیں۔ اکثر اوقات میں حضرت قبلہ کی نیابت حاصل کی۔ تکمیل علم ظاہری کے بعد تحصیل سلوکِ باطنی میں پوری سرگرمی رکھی۔ حضرت قبلہ کے بعد سجادہ نشین ہیں معمولات والد ماجد قبلہ ادا فرماتے ہیں۔ ارشاد کا دروازہ ویسے ہی کھولا ہوا ہے آپ کی مہر کا سجع (غلام مرتضےٰ احمد سعید است) ہے حق سبحانہٗ تعالیٰ فیض رسانی مخلوق کے واسطے آپ کا وجود باوجود دائم سلامت باکرامت رکھے۔ اور حال ہی میں حضرت مولانا ممدوح کے فضائل اور سچے حالات درج کر کے مولوی محمد عالم (مولوی فاضل و منشی فاضل صاحب) نے ایک فارسی قصیدہ مدحیہ لکھا ہے وہ ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

قصیدۂ فارسی مدحیہ معروضہ

باستان فیض بنیان حضور فیض گنجور لامع النور موفور السرور جناب معلی القاب مسند نشین دولت معرفت زیب افزائے اورنگ حقیقت و طریقت جناب مولانا و مخدومنا و بالفضل اولانا نائب برحق

حضرت حافظ احمد سعید صاحب جعل اللہ ایام فیوضہ ممتدہ و نفع الناس بافاداتہٖ

(از طبع و سنخ طبع سنخ رنجور محمد عالم عفی عنہ)

منبع انوار رحمت مصدر جود و سخا   معدن عز و فخر مستجمع شرف و علا

آنکہ آمد نو بہار بوستان معرفت   موسم فصل بہاؤ فضل و انعام و الٰے

باعث تجدید فقر و اہل عرفاں راہ رے   جائز قصبات سبقت فائز از من تا الٰے

شہسوار عرصۂ اسرار وحدت در وجود   یکہ تاز و فارس میدان کثرت در فنا

مطلع انظار اسلاف بزرگان نقشبند   مہبط انوار پیران رہبر خلق خدا

مفخر جاہ و جلالت آنکہ نازد پیش او   در غلامی عظمت و شوکتؔ[1] کہ دارد بر ملا

---

[1] ایں ہر کہ ظاہری عظمت و شوکت میدارد او را ہزار ناز برین است کہ یکے از غلامانش شدہ و بلک خدام در آید۔

Marfat.com

گفت پیر چرخ باز آمد تصوّف را شباب — پیر ما بر مسند اسلاف چون بنهاد پا
منتظر بودند اہلِ علم کے یارب نصیب — نائبے کامل چو مولانا غلام مرتضےٰ
گفت مولانا بتاریخ ولید" آنکہ کہ شد — مولوی فیض زمن احمد سعید" آمدندا
شد" غلام مرتضےٰ احمد سعید ہست" اسم او — خود نگینش سرنگوں باشد چو بلا مر قضا
آنکہ زیبد بر سرش تاج غلامی [1] در برش — خلعتے شاہی ست و آمد ہر کسے را بادشا
کوتہ اندیش آنکہ داند فیض او را تا زمال — یا کہ بیند رفعتش را آسمانہا منتہے
یا کہ شنود از کسے چند از کراماتش فقط — یا ببوئد رائحہ فضلش بگوید انتہا
نے نے آں آن ست کو را فیض آمد بیشمار — حیرتش [2] گیرد اگر فہمد کسے زاہل نہے
بحر فیضش را ست فیض بحر دنیا قطرۂ — بلکہ قطرہ قطرۂ بل قطرۂ از قطرہ ہا
نیز فیضش را نباشد تا زمانش انحصار — چوں [3] بلا قید ست جاری پس ہمانا دائما
رفعت او کم نباشد از بحار فیض [4] او — بلکہ این را جزر و مد ست او نباید ہر دو را
پیش عالی رفعتش گر سر فرازد آسمان — آسمان گردندۂ افتد درین تحت الثریٰ
فلک اطلس باشدش تحت الثریٰ در نسبتش — خود [5] شود تحت الثریٰ چوں فلک اطلس سر نما
آنکہ پروردہ ست زیر سایہ [6] رفع الکہ — عالی از طبقات دنیا فوق باشد از سما
نے فقط پروردۂ [7] اسم صفاتی رافع ست — ہم زہر اسمے ترفع کردہ حاصل بے ریا
مظہر کامل شدہ و ز ہر یکے از اسم صفات — طینتش بگرفتہ خلقے خلق را شد راہنما
بہر ذاتش گشتہ عنوان حلم و علم و فضل و عمل — شفقت و رحمت تواضع ہم نوازش التفا
ہیبت و جاہ جلالت کرم و رفعت موہبت — عظمت و جبروت و استغناء با صدق و صفا

[1] اے حضرت ممدوح چون در غلامی مولانا غلام مرتضیٰ فیاض سر ہینا نہ داز درگاہ ایزد تعالیٰ سلطنت باطنی عنایت شد کہ ہر کس از رعایائے او ست۔

[2] از

[3] چونکہ فیض بمعنی جاری شدن ست مطلقاً دروے خصوصیت زمانی نیست و از فضل ایزد تعالیٰ چون از ازل امر جاری میگشت پس قیاس میباید کہ اجرائے او از

[4]

نرمئ گفتار و قلت در کلام و سادگی ‏— زانکه ظاهر کردن اسرار نے باشد روا
بر تو انصاف ست کان متخلق آمد با صفات ‏— کے شود در رفعتش پایان وگر شد تا سہلے
بشنو از من در کرامانش کہ بے پایاں بود ‏— نے محاط اندر عدد نے حاویش عقل رسا
چوں سبب آمد کرامت را فیوض ورفعتش ‏— نیست آنہا را نہایت پس مسبب را کجا
حاضر آمد استجابت بر درش لبیک گو ‏— چوں بادنے التفاتے گفت آمین در دعا
بود نش از مستجاب الدعوتاں فضلش یکے است ‏— کو ہویدا کردہ پیشینیانش در خفا
ظاہرش پیراستہ با علم و فضل و عمل و عقل ‏— باطنش آراستہ دل برداشتن از ماسوئے
منزلت افزود چوں او طے منازل فقر کرد ‏— رفت از ناسوت در ملکوت تا بگرفت جا
زاں بادنے التفاتے زود در جبروت رفت ‏— زو بزودی گشت در لاہوت او را متکا
بہر کثرت نازل از قوس ہبوطی[1] شد چناں ‏— گشت در چشمک زدن قوس صعودی راہما
وحدت و کثرت بہم آمیخت و وحدت خاص شد ‏— کیف کے داند کسے جز انبیاء و اولیا
نیست آساں جمع کردن وحدت و کثرت بہم ‏— جز بتائید الٰہی خالق ہر دو سرا
باز ز استمداد آن شیخیکہ باشد متقی ‏— در شریعت تابع آثار احمد مجتبےٰ
از طریقت معرفت حاصل کناں شد گرم سیر ‏— در حقیقت در حقیقت گشت و احد از دوتا
در تجرد آمد و از لوث مادہ پاک گشت ‏— ظلمت جہلش برفت و شد منور چون ضیا
نیز خیلے ز احتیاجش کم شد و قدرش فزود ‏— ہر کسے محتاج او شد میفزاید در غنیٰ
خود حواس خمسہ اش بارا کہ گردد یقین ‏— زو ست بینائی و شنوائی و دیگر ہات دہا
واقف اسرار غیبی ظاہر و باطن شود ‏— در تصرف آیدش ماہ و میاہ (یعنی این ہمہ را داد دستند) ابر و ہوا
طاقتے دارد اگر یک ذرہ دارد آشکار ‏— دو سرا از صدمہ اش چوں سرمہ افتد در ہبا
ایں بیاں چوں ہست بے پایاں گریزم سوئے اصل ‏— تاکہ تاخیرے نیفتد در بیان مدعا
حضرت موصوف دارد راز ایں ہر نکتہ ‏— نے شنیدہ در یقین چوں دیدۂ اہل لقا
منکشف گردد بہ پیش آنکہ پندارد دروغ ‏— گر دہد دستش بدست حضرت ما بیدعا
او برہ آورد گم کرداں پے ہادی سبل ‏— از سعادت[2] اسعد اربیساخت صدہا اشقیا

[margin:] ساق عرش بہ نیت اشارات ۱۲ — ای برادران [illegible] ۱۲

---

[1] از کتم عدم بمنصہ شہود آمدن را قوس ہبوطی قرار دادہ اند و باز بتصفیہ باطن عارف ذات ایزد تعالےٰ گشتن را قوس صعودی ۱۲

[2] اشارہ بسوئے وجہ تسمیہ او شان باحمد سعید ست ۔

از نگاہش منتقل گردد صفاتِ ذمِ جارح — زاں سزاوارش بود تعریف وہم حمد و ثنا
گفت من بعدی سیاتی اسمہ احمد سعید — ہر یکے از اسلاف او چوں خبر آں خیر الوریٰ[1]
چوں ظہور آورد و مومن شد کہ بد اختر نبود — کفر کردہ منکر انش حیف تا روزِ جزا
نیک و بد خود[2] را ببیند چوں بہ بیند شیشۂ — گفتۂ خود ہمچناں از کوہ مے شنود صدا
مرد را باید کہ باشد صالحیں را دوستدار — نزد ایشاں جائے باید یا من دار البقا
یا الٰہی تا ابد بر مد ز عیب انتہا — عالم تقدیر تا آید[3] با لوان قضا
تا تعدد در جہاں آید ز وحدت در وجود — تا نہد ممکن ز ممکن (ای کتم عدم ۱۲) پا بروں اند فضا (ای دنیا ۱۲)
سایۂ شیخ طریقت بر جہاں مبسوط باد — ہم حفاظت باد از رنج و مصیبت و بلا
عمر و دولت فخر و جاہ و عصمت و عفت مدام — روز افزوں بخت و اقبال و ترقی ارتقا

(اشارہ بسوئے اولاد کرام حضرت ممدوح است کما لا یخفے ۱۲) ہر یکے از اہل ارادت ہم شود فائز مرام
گفت عالم بر دعائے خویش صد آمین ہا

حضرت مولانا موصوف کے سب سے بڑے بیٹے فاضل نحریر عالم فاقد النظیر الوعوعی الیلمعی الالمعی اللوذعی مخدومنا و مکرمنا جناب مولوی حافظ محمد معصوم صاحب ہیں۔ آپ کی پیدائش سے پہلے اتفاقاً حضرت قبلہ روحی فداہ شہر لاہور تشریف رکھتے تھے اور حسبِ دستور ایک دن روضہ مطہرہ شاہ ابو المعالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پہ تشریف لے گئے۔ ایصال ثواب کے بعد مراقبہ کے بعد خدام حاضرین کو فرمایا کہ اس وقت فقیر کو شاہ ابو المعالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بہت بڑی بشارت دی ہے کہ او سبحانہ تعالیٰ تم کو ایک پوتا نصیب کرے گا جو علوم ظاہری میں یکتائے زمانہ اور علوم باطنی میں دریگانہ ہوگا چنانچہ اس کے بعد تھوڑے ہی ایام کے بعد آپ ۱۳۰۳ھ ہجری میں پیدا ہوئے۔ مادہ تاریخ "حفظ اللہ بین اہلِ علوم" ہے۔ آپ کے ساتھ حضرت قبلہ روحی فداہ کی ذات بابرکات کو خاص محبت تھی۔ چنانچہ ایک دفعہ مزار پُر انوار حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ پر شرفِ بیعت سے ممتاز فرمایا اور وہاں ہی دستارِ تبرک سر پر رکھی۔ اور اپنی زندگانی مبارک میں

---

[1] ے چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام گفتہ بود کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد۔

[2] یعنی ہر کسے را در شیشہ چہرۂ خود بنظر آید پس اگر بر حضرت ممدوح اعراض نقصان ہموں ست با شالش آنکہ در کوہسار صدائے آوازِ خود شنود۔

[3] تقدیر را از قضا مقدم دانند فرق ترتیب ہماں است کہ درمیان علم اجمالی باری تعالیٰ و علم تفصیلش آمدہ۔

Marfat.com

قرآن مجید حفظ کرا کر مطول تک کتابیں بذات اقدس خود نہایت تحقیق کے ساتھ پڑھائیں۔ حدیث مبارک کی اکثر کتابیں بھی ساتھ عبور کرا دیں۔ بعد از وفات حضرت قبلہ قدس سرہ شہر لاہور مدرسہ نعمانیہ تشریف لے گئے اور وہاں جناب مستطاب زبدۃ المدققین قدوۃ المحققین مستخرج قوانین فروع و اصول مستنبط قواعد معقول و منقول الفاضل النحریر البحر الخبیر الخبیر المصطع المصدع الصدیق الاشدق الامام الہام و الحبر الفہام الفقیہ النبیہ و المفسر السفیر و المحدث المستند ذو الدر الدریر افلاطون فروع حکمت و ریاضی۔ ابن سینائے علوم صدرا و قاضی جامع علوم مخزن منطوق و مفہوم استاذنا مولانا جناب مولوی غلام احمد صاحب مرحوم جعل اللہ الجنۃ مثواہ و افاض علیہ من فیوضات رحمتہ و سقاہ سابق مدرس اعلیٰ مدرسہ نعمانیہ لاہور سے اعلیٰ تعلیم حاصل فرمائی بعد از حصول سند مدرسہ مذکور استفادہ کتب حدیث کے واسطے دہلی رونق افروز ہوئے اس جگہ مدرسہ امینیہ میں جناب معلی القاب راس المحققین و رئیس المدققین خاتم نگین تدریس علوم حدیث او ستاد مستند و قدیم و حدیث احادیث الرسول علیہ السلام بارع العلماء الا فاضل الفحول ذو الرای الصائب و الدرایہ مخدومنا و استاذنا حضرت مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب مدرس اعظم مدرسہ امینیہ شہر دہلی کے پاس صحاح ستہ پڑھ کر بعد تحصیل اسانید اساتذہ کرام کے وارد دولت خانہ عالیہ ہیں ارادہ ہے کہ طلاب علوم کو فی سبیل اللہ اعلیٰ علوم کی تعلیم دی جائے اور جد امجد قبلہ کی طرح نہایت آب و تاب کے ساتھ شغل تدریس شروع کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پاک ارادوں کو پورا کرے اور آپ کی عمر اور فلاح و صلاح میں برکت کرے۔ آپ سے چھوٹے حضرت مولوی حافظ محمد عمر صاحب ہیں ۱۳۰۶ھ میں پیدا ہوئے۔ اور تاریخ ولادت از مولوی نور الدین صاحب دہلوی مرحوم ؎

محمد عمر محبوب سعادت ''بحق منظور'' تاریخ ولادت ہے

حضرت قبلہ قدس سرہ کے حیات طیبہ میں بعد از حفظ قرآن کریم شرح ملا جامی تک کتابیں پڑھ لی تھیں۔ اب اورئینٹل کالج پنجاب لاہور میں بجماعت مولوی فاضل حضرت حافظ مولانا و بالفضل اولانا الحاج الحرمین الشریفین شمس العلماء مفتی محمد عبد اللہ صاحب ٹونکی عربک پروفیسر اورئینٹل کالج لاہور پنجاب رزقنا اللہ فیوضہ الی یوم القیامہ و امد ظلال رأفتہ علی الخواص و العوام کے پاس تعلیم پاتے ہیں۔ نہایت دانا اور لئیق اور ذکی ہیں۔ روش زمانہ سے خوب واقف ہیں فکر باریک رکھتے ہیں حضرت قبلہ نے اُن کے حق میں بشارت ارشاد فرمائی تھی۔ ان کے دولت خانہ عالیہ میں ایک شیر خوار لڑکا ہے جس کا نام گرامی بشیر احمد اور مادۂ تاریخ از خاکسار مؤلف عفی عنہ ''راحت افزائے جہاں آمد بشیر'' ہے۔ اس مادہ کے ساتھ چند دلچسپ اشعار بھی ہیں مگر بخوف طوالت درج نہیں کیے گئے۔ اسی طرح ہر مادہ کے ساتھ بڑے بڑے

Marfat.com

لمبے قصیدے ہیں مگر بنا بر اختصار درج کتاب کرنا ملتوی کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ باپ بیٹے کی عمر میں برکت کرے اور جملہ فیوضاتِ آبائی سے بہرہ ور فرمائے۔

حضرت محمد عمر صاحب سے چھوٹے حافظ محمد زبیر صاحب بعمر بارہ سال مرض طاعون سے شہید ہوئے۔ نہایت لئیق اور ذکی تھے۔ چھوٹی عمر میں ہی قرآن کریم سے فارغ ہو کر کافیہ تک کتابیں پڑھ لیں تھیں۔ حق تعالیٰ مرحوم کو بحبوحہ جنان میں جگہ عنایت فرما کر والدین کے لیے ذخر بنا دے۔

ان سے چھوٹے حافظ محمد عابد صاحب ہیں۔ عمر شریف اس وقت نو سال ہے حفظ کلام اللہ سے فارغ ہو کر نظم کی کتابیں ختم کر لی ہیں۔ اب استفادہ کتب صرف و نحو منطق میں مشغول ہیں۔ آثارِ سعادت آبائی جبین سے کین پر نمایاں ہیں خدا کرے عمر دراز ہو اور جملہ کمالات آبائی سے بہرہ ور ہوں۔

صاحبزادہ اوسط معدن العلم منبع الحلم صاحب الوجاہت قوی الاستقامت مؤثر البیان فصیح اللسان حضرت مولانا محمد سعید صاحب اوصلہم اللہ الی اعلیٰ مناقب ہیں۔ قرآن مجید حفظ ہے۔ علومِ ضروریہ میں پوری دسترس ہے کمالاتِ باطنی حاصل ہیں۔ آپ اعلحضرت للّٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت بابرکت میں اکثر تشریف لے جاتے اور حضور کی توجہات خاصہ سے فیضیاب ہوتے تھے۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ بھی آپ کی تکمیل کے واسطے خاص کوشش فرماتے تھے۔ سفر میں اکثر آپ کو ہی ساتھ رکھتے تھے۔ استقامت اور رعب حضرت قبلہ کی طرح ہے۔ آپ نہایت خوش الحان ہیں۔ حضرت قبلہ ہر جمعرات کو آپ سے سورۂ دہر شریف اور قصیدۂ محمدیہ معہ شرح اردو سنتے تھے۔ جمعہ کے دن خطبہ پڑھنا بھی آپ کے ہی متعلق تھا۔ آپ کے بڑے بیٹے عذب البیان فصیح اللسان مصدر الکمالات منبع الحسنات محترمی مولوی فخر الدین صاحب ہیں۔ مادہ تاریخ ولادت "فخر الدین ہویدا شد" ہے۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے حیات طیبہ میں شرح ملا تک کتابیں پڑھ لی تھیں اب بعد تکمیل علوم ضروریہ فن طب میں مہارت پیدا کر رہے ہیں۔ شعر میں عمدہ دسترس ہے نہایت صاف اور پاکیزہ شعر کہتے ہیں تحریر و تقریر میں خاص ملکہ ہے۔ آپ کے دولت خانہ عالیہ میں ایک سعادتمند لڑکا ہے اسم گرامی ابو سعید ہے خدا تعالیٰ باپ بیٹے کی عمر دراز کرے۔ آپ سے چھوٹے سعادت آثار حافظ سیف الدین صاحب ہیں۔ تاریخ ولادت ۱۳۱۲ھ ہے۔ مادۂ تاریخ از والد ماجد بندہ مولوی محمد قمر الدین صاحب "خیر البشر" ہے۔ قرآن شریف حفظ کر لیا ہے۔ نظم و صرف و نحو کی کتابیں پڑھتے ہیں۔ آثار سعادت ازلی چہرہ پر ظاہر ہیں۔ خداوند کریم باخیر و عافیت کمالات صوری اور معنوی سے مشرف فرما کر عمر طبعی تک پہنچا دے۔ صاحبزادہ صغر۔ جامع کمالات منبع برکات زبدہ فضلاء فحول

مولانا مولوی حافظ محمد غلام رسول صاحب اوصلہ اللہ تعالیٰ الی اعلیٰ مدارج القبول ہیں۔ حضرت قبلہ کی حیاتِ طیبہ میں ہے بعد حفظ قرآن کریم کے تحصیل علم سے فراغت کلی حاصل کر کے حسب ارشاد گرامی تدریس میں مشغول ہوئے۔ ذکاوت اور فراست میں بے مثل ہیں۔ عملیات اور تعویذات میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ جامع کمالات ظاہری اور باطنی ہیں۔ فن مناظرہ میں کمال دسترس ہے۔ مخالفین کی جوابدہی میں قوت قدسیہ رکھتے ہیں۔ آپ کے بڑے بیٹے عزیز ارجمند حافظ مولوی محمد نقشبند صاحب بھی ۱۳۱۱ھ میں پیدا ہوئے مادہ تاریخ ولادت "رحمت اللہ محمد نقشبند" ہے۔ آپ ۹ سال کے تھے کہ قرآن کریم حفظ کر لیا۔ اب نظم۔ صرف۔ نحو۔ منطق کے ابتدائی رسالے فقہ کی ضروری کتابیں ختم کر لی ہیں۔ علوم اعلےٰ کے حاصل کرنے میں سرگرم ہیں۔ حق سبحانہ و تعالےٰ باپ بیٹے کی عمر اور صلاح و فلاح میں برکت عطا فرمائے۔ حضرت محمد نقشبند کے چھوٹے بھائی محمد ابوالخیر صاحب مرحوم بعمر یازدہ سال اپنے جدامجد قبلہ کی وفات سے تھوڑے ہی دنوں کے بعد راہی عالم بقا ہوئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ نہایت ہی ہونہار اور سعادتمند تھے۔ ان کی ولادت میں اور دیگر مخلصان حضرت قبلہ نے بہت سی دلچسپ تاریخیں کہیں تھیں۔ جس سے حضرت قبلہ کی طبیعت مبارک نہایت خوش ہوئی تھی۔ مادہ تاریخ ولادت "چراغ جہاں آمدہ" از مولف عفی عنہ "شدہ پوشیدہ گوہر نایاب" اور مادہ تاریخ وفات "انا للہ و انا الیہ راجعون" ہے۔

حضرت قبلہ روحی فداہ کے بعض خلفاء اور احباب کا بیان

● **جناب مولوی محمد محبوب عالم صاحب** ساکن سوہاوہ ضلع گجرات مرحوم نے علم ظاہری معقول اور منقول شروع چنینی تک حضرت قبلہ کی خدمت اقدس میں رہ کر تمام کیا۔ بعد تحصیل تمام حضور انور نے دستار فضیلت عطا فرمائی۔ پھر کمالات باطنی کا شوق دامنگیر ہوا۔ توجہات خاصہ سے فیضیاب ہو کر خلافت کاملہ حاصل کی۔ علم ظاہری میں وہ کمال تھا کہ موافق و مخالف معترف تھے۔ ذکاوت اور تیزی طبیعت کی کوئی حد نہ تھی۔ شعر اور انشاء پردازی میں بے مثل تھے نظم و نثر عربی فارسی اردو پنجابی میں بعمر قلیل اس قدر کتابیں تصنیف کیں کہ مصنفان باوقار اور شعرائے نامدار نے بہت ہی کم اس قدر تصنیفیں کی ہوں گی۔ حضرت قبلہ قدس سرہٗ کے ارشاد سے تعلیم عوام کے واسطے بہت سے رسائل منظوم مشتمل بہ وعظ و نصائح و ضروریات اسلام و

حالات سیّد الانام لکھ کر طبع فرمائے۔ فارسی میں کتاب نور الابصار بر نہج مخزن الاسرار و مطلع الانوار بڑے پایہ کی کتاب ان کی تصنیف شدہ ہے جو خصوصیت کے ساتھ قابلِ دید ہے۔ حضرت قبلہ قدس سرہ کی ذات بابرکات کے ساتھ کمال عشق تھا۔ ہر کتاب میں مختلف طریقوں سے حضرت کے مناقب اور اوصاف بیان کیے غلبہ عشق اور جذبہ کے وقت جو درد آمیز غزلیں اور نظمیں لکھتے تھے نہایت ہی قابل قدر ہیں چونکہ اس کتاب میں سب کا جمع کرنا دشوار ہے اس لیے ایک غزل بطور نمونہ تحریر کرتا ہوں۔

غزل

مرید فیض آن پیرم کہ حکم کن فکان دارد
فدائے شوق آن شاہم کہ ملک لامکاں دارد

خدا او را نمے خوانم جدا زو ہم نمے دانم
کہ اسم ذات را ہر دم بہر مو ہمچو جاں دارد

ببینش خفتہ بر بستر کہ معراجش ہمیں خواب است
چو روحی اقربیت عرش کرسی نردباں دارد

اگرچہ شاہ من بر طور نزد و چون کلیم اللہ
ولیکن در تجلّی ہوش ثابت ہمچناں دارد

مسیحایش نمی گویم کہ وے پاک از پدر بودہ
لب محی العظامش لیک اعجاز بیاں دارد

بقد و دلربائی اور معیّت خلعت زیبا
کلاہ وحدت و عرفاں بسر از عارفاں دارد

چناں شد ہستی او گم بہ بحر ہستی مولےٰ
کہ غیر از ہستی مطلق نہ در خاطر نشاں دارد

بدریائے محبت گر غریق موج توحید است
بسینہ چوں صدف درِّ حقیقت را نہاں دارد

وگر امر خلافت یافت از محبوب سبحانی
ولی از نقشبنداں ہم طریق راستاں دارد

رہی سنت رسیدش از مجدد الف تجدیدی
ازاں طور حجابہ جملہ مخفی و عیاں دارد

غلام مرتضےٰ غوث حقیقت خواجۂ عالم
مریدانِ طریقت را سلامت در اماں دارد

○

حضرتِ اقدس قبلہ عالم قدس سرّہ کے حضور جو عرائض تحریر کرتے رہے ان میں ایسے ایسے پُر درد شعر لکھے کہ جن سے ان کے دریائے عشق کا عمق اور تلاطم بے پایاں معلوم ہوتا ہے۔ ایک عریضہ کے عنوانی اشعار بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں۔

Marfat.com

روز و شب خوابم نمی آید بچشم غم پرست | بسکہ در بیماری ہجر تو گریانم چو شمع
رشتۂ صبرم بمقراض غمت ببریدہ اند | ہمچناں در آتش عشق تو سوزانم چو شمع
گر کمیت اشک گلگونم نبودی گرم رو | کے شدی روشن بہ گیتی راز پنہانم چو شمع
بے جمال عالم آرائی تو روزم من شب است | بے کمال عشق تو در عین نقصانم چو شمع

حضرت قبلہ ان کی فصاحت و بلاغت کی بہت تعریف فرماتے تھے - ان کی تمام عرائض کو جمع کرا کر مولوی حبیب اللہ صاحب سے ایک مجموعہ بنوایا جس کا نام مکاتیب محبوبیہ ارشاد فرمایا حضرت قبلہ کی مہر کا سجع ہے تابع شرع رسول مجتبیٰ احمدی حنفی غلام مرتضےٰ بھی مولوی صاحب مرحوم و مغفور کی ہی گوہر زا طبیعت کا نتیجہ ہے - مولوی صاحب موصوف کمالات ظاہری و باطنی میں اپنی نظیر آپ ہی تھے - صدہا لوگوں کو علم ظاہری سے مستفید کیا اور بہت سے مخلوق کو نور باطن سے منور فرمایا - ایک دفعہ پرورش جلالی میں آ گئے یعنی حضرت قبلہ قدس سرہ کی طبیعت مبارک میں ان کی نسبت عارضی طور پر کچھ کدورت آ گئی جس سے آپ نے ارشاد فرمایا کہ چند مدت ہمارے پاس نہ آویں اس فراق کی حالت میں مولوی صاحب موصوف نے عجیب عجیب فراقیہ اشعار لکھے یہاں تک کہ ایک مستقل دیوان موسوم بہ موج رحمت تصنیف فرمایا اس کی ایک غزل کے چند اشعار ہدیۂ احباب کرتا ہوں ؎

ببار اے ابر رحمت بر سرم باران غفاری | کہ دارم بر جبیں از فعل بد داغ گنہگاری
تو خود اے بحر احساں روئے من با دست شفقت شو | کہ نتوانم بروں کردن سر از جیب شرمساری
اگرچہ صد گنہگارم ولے نومید کے باشم | کہ بینم ہر طرف دریائے فیض لطف تو جاری
بشکر حشمت و مکنت کہ داری بر سر عالم | بیفشاں از سرم گرد ندامت را بغمخواری
بذلت زیستن بدتر بود از مرگ با عزت | معاذ اللہ بعد از قرب و عزت دوری و خواری
غلامی را کہ با تاج شرف دادی سرافرازی | ہماں بہتر کہ او را در مقام قرب خود داری
ترا چوں من ہزاران بندہا باشند اے مولیٰ | مرا نبود چو تو دیگر خداوند مددگاری
اگر خوانی زہے عزت و گر رانی زہے ذلت | ولی از کوئے تو ایں سگ بروں آید بدشواری
در امید ترقی زد تنزل دست زد بر روئے | قضیہ منعکس آمد زہے بخت نگونساری
نہ دیں ماند و نہ دنیا و نہ جاہ و عزت و حرمت | چو کردی بد ز بدبینہائے ایں بدکار بیزاری

Marfat.com

جور و بر نا فتی از من ہمہ یاراں شدند دشمن ——— پناہم در دو عالم نیست گر نرسد ز تو یاری
اگر تاج قبولیتت دہی بارد کنی از در ——— ولی داماں تو دارم بکف محکم بہشیاری
ز این زخم دلم با مرہم تدبیر بگردد ——— کہ تیر عشق تو با بازوئے تقدیر شد کاری
مسیحا خواہم اے نادان ارسطو از سرم برخیز ——— کہ دارم درد دل خود لا دوا این کہنہ بیماری
مریض روح را درماں بجز روح اللہ کے داند ——— ید اللہ بایدم تا نبض من گیرد بدلداری
بداں دردیکہ خواندم این قصیدہ عرش مبارزد ——— بنظم اختر افشاند فلک در گریہ و زاری
مرازاں نائب احمد امید آں سرفرازی است ——— کہ آمد کعب را دولت ز مدح سید باری
اغثنا فی مصیبتنا غیاث المستغیثینا ——— ندارم جز تو کس فریادرس ہنگام لاچاری

من آیم بر سر توبہ تو باز آ بر سر رحمت
کہ باز آید سوئے عالم وفا و صدق و دینداری

مولوی صاحب ممدوح نے حضرت قبلہ قدس سرہ کے ایام حیات میں ہی انتقال فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مولوی صاحب کے بڑے فرزند جامع معقول و منقول حاوی فروع و اصول حکیم مولوی عطا محمد صاحب مرحوم دو سال ہوئے اپنے وطن میں بمقام بھاک احمد یار ضلع گوجرانوالہ مرض طاعون سے شہید ہوئے۔ حضرت قبلہ روحی فداہ کے نہایت عزیز شاگرد اور مخلص تھے۔ علم ظاہری کی ابتدائی کتابیں اپنے والد مرحوم کے پاس پڑھیں اور اعلیٰ تعلیم حضرت قبلہ کے حضور میں رہ کر حاصل کی۔ بعد تحصیل تمام دستار فضیلت سے مشرف ہوئے۔ بیعت بھی حضرت کے ہاتھ پر کی اور توجہات سے بہرہ اندوز ہوتے رہے۔ عجیب ذکی اور خلیق آدمی تھے۔ حضرت ان کی تیزی طبیعت اور ذکاوت خداداد اور باریکی عقل کی نہایت تعریف کرتے تھے۔ خدا تعالیٰ ان کو غریق رحمت فرمائے۔

ان سے چھوٹے حافظ مولوی نور عالم صاحب مرحوم بھی جو دو تین مہینے ہوئے راہی عالم بقا ہوئے ہیں۔ نہایت ذکی اور لئیق اور روشن خیال آدمی تھے۔ حضرت قبلہ کے مناقب میں ایک دلچسپ کتاب ان کی یادگار ہے۔ ایک دفعہ حضرت کے حضور میں کسی آدمی نے ان کی شکایت کی کہ نور عالم کا اعتقاد ٹھیک نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نور عالم ہمارا دلی مخلص اور ہمارے بڑے عزیز مخلص کا بیٹا ہے اس کا اعتقاد قوی ہے۔ ابتدائی کتابیں والد مرحوم کے پاس استفادہ کیں اور بعد وفات والد مرحوم حضرت کے درس میں رہ کر کسب علم ضروری کیا بسبب خوش الحان ہونے کے حضرت ان سے اکثر سورۂ دہر شریف اور مولوی صاحب کی تصنیفات پڑھواتے تھے۔ اللھم اغفرہ وارحم۔

Marfat.com

والد ماجد بندہ جناب مولوی محمد قمر الدین صاحب ساکن بکھر ضلع شاہ پور

علم ظاہری ابتدا سے انتہا تک تا شرح چغمینی و صدرا و شمس بازغہ حضرت قبلہ روحی فداہ کے خدمتِ اقدس میں رہ کر حاصل کیا۔ بعد از فراغت دستارِ فضیلت سے شرف حاصل ہوا پھر معاش کے واسطے ایک معمولی ملازمت اختیار کی۔ ہفتہ میں ایک دفعہ حضرت کی خدمت میں جانا قضا نہ کیا۔ حضرت کی خدمت مالی اور بدنی اور جانے میں حتی الوسع سرگرمی رکھی۔ اکثر آپ کی طرف حضرت قبلہ یہ شعر تحریر فرماتے سے

بندہ چوں خدمت مردان کند خدمتِ او گنبدِ گردان کند

رابطہ قلبی حضرت کے ساتھ ایسا تھا کہ مرید کو پیر کے ساتھ اس سے زیادہ ہونا متصور نہیں ہو سکتا۔ حضرت کو بھی آپ کے ساتھ وہ مہربانی تھی کہ جملہ امورات خانگی وغیرہ میں آپ سے مشورہ طلب فرماتے تھے۔ خاص خاص امور کی انجام دہی آپ کے ہی سپرد فرماتے تھے۔ چونکہ آپ نہایت خوش الحان ہیں حضرت نے ابتدائی طالب العلمی میں اگرچہ وہ خورد سال تھے وعظ پڑھا کر لوگوں میں وعظ کہنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ آپ کا بیان مؤثر دیکھ کر حضرت قبلہ ہمیشہ ہر مجمع میں آپ کو ہی وعظ کہنے کے واسطے ارشاد فرماتے تھے۔ عرس معراج شریف وغیرہ مواقع پر خواہ کتنے ہی اہل علم حاضر ہوں حضرت نے آپ کو ہی وعظ کہنے کے واسطے ہمیشہ منتخب فرمایا۔ ایک دفعہ وعظ کہنے کے بعد جب حضور خاص میں بیٹھے تو حضرت نے یہ شعر پڑھا سے

اے حسام الدین سجندق رائے تو سنگ را حلقے دہد حلوائے تو

ایک مکتوب میں آپ کے واسطے یہ دعا خاص فرمائی کہ حق تعالیٰ در وعظِ شما برکت کناد۔ حضرت کی اخیر عمر میں چند مدت متواتر حاضر حضور رہ کر مقاماتِ باطنی طے کیے۔ اگرچہ کچھ مدت وجہ معاش اور قبیلہ پروری کے واسطے ایک دنیاوی کام میں مصروفیت رکھی مگر ذکر فکر یادِ الٰہی رجوع الی اللہ میں یکسر موفرق نہ تھا۔ دن بھر کی تکالیف سے کتنا ہی تکان بدن میں ہو مگر اوراد و وظائف اور شب خیزی میں بالکل فرق نہ آیا۔ اب وہ ملازمت ترک کر دی ہے اور صرف شغل مع اللہ میں مصروفیت ہے عمر بھر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے کبھی پہلو تہی نہیں رکھا۔ مرشد ارشد حضرت قبلہ کی سنت کے مطابق حسب الامکان افادہ علم ظاہری بھی کرتے رہے اور کرتے ہیں۔ علم ظاہری میں پورا تبحر حاصل ہے۔ حکامِ وقت تحقیقِ مسائل شرعیہ کے واسطے آپ کو منتخب کرتے رہے۔ شعر گوئی میں بھی دسترس

Marfat.com

ہے کئی دفعہ حضرت کے صاحبزادگان سلمہم السبحان کی ولادت وغیرہ پر شستہ تاریخیں کہیں۔ جس سے حضرت کی طبیعت مبارک خورسند ہوئی۔ حضرت کی تعریف میں کئی دلچسپ اشعار لکھے۔ بیربل شریف کی تعریف میں ایک رباعی کہی تھی جو پیشکش ناظرین کی جاتی ہے ؎

مطلع نور خدا و مہبط فیض اجل   منزل مولائے ما قریہ حدی بیربل

جائے ہدایت جہاں مامن بےچارگاں   مسکن دانشوراں موضع علم و عمل

آپ کے دو فرزندوں سے زائد السن بہ خاکسار بدکردار راقم الحروف عبدالرسول ہے۔ اس وقت عمر تیس (۳۰) سال کے قریب ہے۔ علم ظاہری مطول تک حضرت قبلہ روحی فداہ کے حضور میں پڑھا پھر کچھ لاہور وغیرہ میں پڑھ کر فن طبابت میں کسی قدر دسترس پیدا کر کے مطب کرتا ہوں۔ بوقت استفادہ حضرت قبلہ قدس سرہ خاکسار کے حال پر نہایت مہربانی اور عنایت مبذول فرماتے تھے۔ مضمون سمجھا کر اکثر خطوط کے جوابات خاکسار سے ہی تحریر کراتے تھے۔ یہ اسی مہربانی کی برکت ہے کہ ٹوٹی پھوٹی عبارت میں حضور انور کے حالات لکھ کر ہدیہ احباب نیاز کر رہا ہوں۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ میری کیا ہستی تھی اور مجھ سے کیا ہو سکتا تھا۔ خدا تعالیٰ مجھے دلی مقاصد تک پہنچاوے اور میرے باطن کو اپنی محبت اور معرفت کے نور سے منور فرماوے۔ مجھ سے چھوٹا عزیز فضل احمد ہے چند مدت حضرت قبلہ کے حضور میں رہ کر ضروری کتابیں پڑھیں اب معاش کے واسطے ملازمت اختیار کی ہے۔ میرے چچا حافظ خدا بخش صاحب اور میرے ماموں حافظ غلام نبی صاحب اور ان کے بھائی حافظ غلام حیدر صاحب و میاں غلام محی الدین صاحب اور والد صاحب کے عمزاد میاں تاج الدین صاحب و حافظ سراج الدین صاحب سب نے بتوسل والد ماجد بندہ مدظلہ حضرت قبلہ کی بیعت کی ہوئی ہے۔ اور ہمیشہ حلقہ بگوش غلاموں کی طرح خدمت مبارک میں مشغول رہے اب حضرت صاحبزادگان سلمہم السبحان کے بھی دلی خادم اور غلام ہیں۔ خدا تعالیٰ سب کو اپنے نیک ارادوں میں کامیاب کرے۔

● جناب مولوی شمس الدین صاحب ساکن سیہڑ ضلع گجرات

حضرت قبلہ روحی فداہ کے قدیمی شاگرد اور مخلص تھے نہایت باریک فکر رکھتے تھے۔ حضرت قبلہ ان کی تیزی فکر اور فراست صادقہ کی تعریف فرماتے تھے۔ علم ظاہری حضرت کے حضور میں رہ کر حاصل کیا پھر فیوض باطنی سے شرف یاب ہوئے۔ دو سال ہوئے بمرض طاعون شہید ہو گئے ہیں

Marfat.com

حق تعالیٰ غریقِ رحمت فرمادے۔ حضرت کے ساتھ محبت صادق رکھتے تھے۔ حضرت کو بھی ان کے حال پر نظر عنایت تھی اپنے فرزند ارجمند مولوی نور محمدؒ کو بھی تحصیل علوم اور تہذیب اخلاق کے واسطے حضرت کے حضور میں ہی رکھا۔ مولوی صاحب موصوف بعد از تحصیل کمالات علمیہ و عملیہ رونق افروز دولتخانہ ہیں ماشاءاللہ بڑے لائق فائق ہیں۔ طبیعت نہایت رسا ہے تقریر اور تحریر زبردست ہے شعر بھی کہتے ہیں خدا تعالیٰ عمر دراز کرے اور مقاصد قلبی حسب دلخواہ میسر کرے۔

جناب مولوی نور الدین صاحب مرحوم ساکن دہالہ ضلع گجرات

عجیب کیفیت کے آدمی تھے۔ علم ظاہری اور باطنی حضرت قبلہ روحی فداہ کے پاس ہی رہ کر حاصل کیا۔ لحن داؤدی رکھتے تھے ان کے وعظ میں بڑی تاثیر تھی۔ کتب خانہ عالیہ حضرت قبلہ میں بڑی بڑی ضخیم کتابیں ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی موجود ہیں۔ تحریر کتب کی خدمت اپنے ذمہ لی ہوئی تھی چونکہ حضرت کو کتابوں کے ساتھ نہایت شفقت اور محبت تھی اس لیے ان کی یہ خدمت درگاہِ عالی میں نہایت مقبول رہی۔ حضرت کے ایامِ حیات میں ہی مرض سل سے فوت ہو گئے۔ مولوی صاحب مرحوم کی تاریخ وفات کا مادہ راقم الحروف نے "شد آن نور مستور" نکالا اور اس کے ساتھ درد آمیز شعر لگائے۔ جس کو حضرت قبلہ نے پسند فرمایا اور آپ کی طبیعت خورسند ہوئی۔ مولوی صاحب مرحوم جب آخر دفعہ بیربل شریف آئے بوقت رخصت حضرت قبلہ نے فرمایا کہ "ہذا فراق بینی و بینک"۔ گھر جاتے ہی مرض الموت میں گرفتار ہوئے۔ متعلقین نے علاج معالجہ کی تیاری کی تو فرمایا کہ میرا علاج مت کرو میں اس دفعہ شفایاب نہیں ہو سکتا کیونکہ حضرت قبلہ نے مجھے بوقت رخصت "ہذا فراق بینی و بینک" فرمایا تھا جس میں میری موت کا اشارہ ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کے چھوٹے بھائی میاں **حبیب اللہ** صاحب خوشنویس بڑے لطیف الخیال آدمی ہیں۔ فراست و ذہانت اعلیٰ درجہ کی رکھتے ہیں حضرت قبلہ ان کو اخص الخواص میں شمار فرماتے تھے حضرت کی خوشخط کتابیں لکھتے اور ان کی خوبصورت جلدیں تیار کرنے کی خدمت کرتے رہے اور یہ خدمت ان کی درگاہِ عالی میں نہایت مقبول رہی۔ ان کے حاضرِ خدمت ہونے پر حضرت کی طبیعت مبارک میں خاص انبساط پیدا ہوتا تھا۔ اکثر آپ اُن سے خوش طبعی کی باتیں زیب زبان درافشان فرماتے تھے۔ آپ ان کی طرف عموماً بر سرنامہ تحریر فرماتے تھے "یا حبیبی و حبیب اللہ" یا صرف یا حبیب اللہ۔ عجیب پاکیزہ خیال ہیں۔ خدا تعالیٰ عمر دراز کرے اور مقاصد قلبی میں

Marfat.com

کامیاب فرمائے۔ ان کے چھوٹے بھائی مولوی محمد دین صاحب مرحوم و مولوی عبد الحکیم صاحب مرحوم بھی بہت مدت تک حضرت قبلہ کی خدمتِ بابرکت میں رہے اور ظاہری باطنی کمالات سے حسب القسمت بہرہ وری حاصل کی۔ ہر دو کا انتقال ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کے چچازاد بھائی مولوی محمد عالم صاحب مرحوم نے بھی علم ظاہری کی پوری تحصیل حضرت قبلہ سے کی خوشخط اور صاحبِ استعداد تھے۔ حق تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کا فرزند ارجمند حافظ غلام محی الدین ہے۔ خدا اس کی عمر دراز کرے نہایت ذکی اور لائق ہے۔ ایک دو برس حضرت کی خدمتِ اقدس میں استفادۂ علوم کے واسطے رہا۔ حضرت قبلہ اس کے حال پر نہایت مہربانی فرماتے تھے اور بسبب خوش الحانی سورہ دہر شریف اسی سے سنتے تھے۔

پیر نور احمد صاحب مرحوم ساکن تلوکر علاقہ تھل۔ آپ بڑے متقی پرہیزگار قانع اور صابر تھے۔ علم ظاہری کی ضروری کتابیں حضرت قبلہ کی خدمت میں پڑھیں اور فیضانِ باطنی حاصل کیا حضرت قبلہ کے حیات میں ہی فوت ہو گئے۔ آپ اُن کے تقویٰ اور صلاحیت کی تعریف فرماتے تھے۔ ان کے بیٹے نور محمد صاحب نابینا ہیں۔ اکثر عمر حضرت کی خدمت میں گذری، نہایت ذکی ہیں۔ قرآن کریم اور اکثر فقہ کی کتابیں یاد ہیں۔ صرف و نحو میں بھی اچھی استعداد ہے۔ حضرت کو ان کے ساتھ بہت محبت تھی۔ آپ اوقاتِ تنہائی میں ان کو بُلا کر پاس بٹھاتے اور کلماتِ طیبہ سے محظوظ فرماتے تھے۔ اپنے والد ماجد کی طرح غریبانہ حالت میں رہتے ہیں۔

قاضی عطا محمد صاحب ساکن نلی علاقہ دامن کوہ۔ نہایت متقی پارسا اور پرہیزگار ہیں ارشاد کا دروازہ کھول ہوا ہے بہت سے بندگانِ خدا کو فیضیاب کیا ہے۔ علم ظاہری کی ضروری کتابیں حضرت قبلہ کی خدمت میں پڑھیں دورانِ تعلیم میں ہی شوقِ الٰہی غالب ہوا۔ حضرت کے حلقے میں بیٹھنا شروع کیا۔ حضرت بھی ان کے حال پر مہربانی کی نظر مبذول فرمانے لگے۔ یہاں تک کہ توجہاتِ خاصہ سے مشرف ہو کر مجاز ہونے کا رتبہ حاصل کیا۔ اکثر عادات و اطوار حضرت قبلہ کی طرح ہیں۔ متخلق باخلاقِ شیخ ہونے کی زیادہ کوشش ہے حضرت ان کے اتقا اور نیک بختی کی از حد تعریف فرماتے تھے۔ حق سبحانہ تعالیٰ عمر دراز کرے اور گم گشتگان وادئ ضلالت کو ان کی راہ نمائی سے راہ راست پر لاوے وجود گرامی ان کا نہایت غنیمت ہے۔ حضرت قبلہ کے اوضاع و اطوار اکثر ان میں موجود ہیں۔

میاں عبد اللہ صاحب مرحوم۔ ذات کے افغان تھے اپنے ملک سے بشوقِ طلبِ علوم آئے۔ اور حضرت کی خدمتِ بابرکت میں مقیم ہوئے۔ اسی جگہ نکاح کیا۔ ان کا اور ان کے اہل و عیال کا خرچ

Marfat.com

سب حضرت کے ذمّہ تھا۔ لوگ اُن کو حضرت کا وزیر کہا کرتے تھے۔ ظاہر و باطن میں صاحبِ کمال اور پرہیزگاری میں یکتائے زماں تھے۔ حضرت کی زندگانی مبارک میں ہی انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

میاں شاہ عالم صاحب۔ دائم الحضور ہونے کا رتبہ رکھتے ہیں۔ تمام عمر حضرت کی خدمت اقدس میں بسر کی۔ علم ظاہری آپ سے ہی تمام کیا۔ مقاماتِ باطنی کی پوری تکمیل کی۔ نہایت پسندیدہ اور چیدہ اخلاق ہیں۔ ابھی تک بیربل شریف میں مقیم ہیں۔ علم فقہ میں نعمانِ زماں ہیں کوئی مسئلہ شرعی فیصلہ کرنا ہوتا یا کوئی فتویٰ تحریر فرمانا ہوتا تو حضرت قبلہ ان کو پاس بٹھا کر ان سے مشورہ لیتے تھے۔ فقہ کی تمام کتابیں انہیں کے حجرہ میں حضرت قبلہ کے ارشاد سے رکھی ہوئی ہیں۔ جزئیات فقہ کی تفتیش حضرت کے وقت سے اب تک انہی کے متعلق ہے۔ فرائض یعنے علم وراثت میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ سالک کو بیعت فرما کر اوراد و وظائف کا سمجھانا انہی کے متعلق فرماتے تھے۔ بلکہ سالک کو اکثر اوقات ان کی صحبت میں بیٹھنے کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔ ختم خواجگان کا پڑھانا انہی کے متعلق تھا۔ علم ہیئت اور علم الساعت میں قوتِ قدسی رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ قسما قسم کی گھڑیاں منگوا کر اُن کے حوالہ فرماتے تھے۔ میاں صاحب موصوف نے اوقاتِ نماز کے محفوظ کرنے کے واسطے کئی اوقات نامے اور جداول اور دھوپ گھڑیاں اور مقیاس ایجاد کیے ہیں۔ سمت قبلہ کے لیے مسجد مبارک میں خاص خاص موقعوں پر خطوط قائم کیے ہیں۔ ایک قسم کی گھڑی خود بھی ایجاد کی تھی جو اوقات صلوات پر زور سے آواز کرتی تھی۔ جس سے تمام مسجد اور حوالی مسجد کے رہنے والوں کو خبر ہو جاتی تھی۔ اتقا اور نیک بختی میں ضرب المثل ہیں۔ اشاعت اور حمایت اسلام کا خیال ہر وقت مرکوزِ خاطر رکھتے ہیں۔ کسی نے اگر خدا تعالیٰ کا خاص اور مقبول بندہ دیکھنا ہو تو ان کی زیارت کرے۔ اے خداوند کریم تو نفع رسانی خلائق کے واسطے ایسے شخص کا وجود دیرگاہ سلامت باکرامت رکھ۔ آمین!

میاں احمد بخش صاحب مرحوم۔ حضرت قبلہ کی محبت میں گھر بار چھوڑ دیا۔ آخری عمر تمام حضرت کے حضور میں گذاری۔ تقسیم لنگر و اموراتِ ضروریہ انہی کے متعلق تھے۔ پہلے ان کے افعال اور عادات کچھ ٹھیک نہ تھے۔ آخر حضرت قبلہ کی صحبت مؤثر ہو گئی۔ تشکل اور افعال میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہوئی۔ حضرت کی وفات کے بعد دوسرے سال طاعون سے شہید

ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولوی رکن الدین صاحب مرحوم ساکن للھانی ضلع شاہپور۔ علمِ ظاہری کی پوری تحصیل حضرت قبلہ روحی سے کی۔ تکمیل مقاماتِ باطنی کے واسطے ہمیشہ حاضرِ خدمت اقدس ہو کر اکتساب فیوض کرتے رہے۔ نہایت بااخلاق اور صاحبِ ارادت تھے۔ حق سبحانہ وتعالیٰ غریقِ رحمت فرماوے ان کے صاحبزادے میاں عطا محمد صاحب بھی اچھے لائق آدمی ہیں۔ اکثر بیربل شریف حاضر ہوتے رہتے ہیں۔

پیر حافظ سلطان سکندر صاحب قریشی ساکن شہر خوشاب۔ صوفی کامل خوش استعداد صاحبِ اجازت وخلافت ہیں۔ حضرت قبلہ کو ان کے ساتھ نہایت محبت تھی۔ بشوق طلبِ علم بیربل شریف آئے۔ ابتدا میں نہایت خوش باش طبیعت رکھتے تھے۔ حضرت قبلہ کی صحبت ایسی مؤثر ہوئی کہ طبیعت میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہوئی اور صلاحیت روز افزوں ترقی پکڑنے لگی۔ آخر حلق کرا کر درویشانہ صورت اختیار کی۔ نہایت ہی تھوڑی مدت میں سلوکِ باطنی طے کر کے اجازت حاصل کی۔ بڑے نیک بخت اور صوفی مزاج کامل الخلق آدمی ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ تادیر سلامت باکرامت رکھے۔

قاضی غلام محمد صاحب ساکن شہر شاہ پور۔ سبحان اللہ عجب طرح کے پاکیزہ اخلاق اور مسکین طبع آدمی ہیں۔ پہلے طبیعت میں کچھ اور طرح کے خیالات تھے۔ اہل اللہ کو اچھا نہ جانتے تھے اور اہل ہوا کی طرف میلان تھا۔ حسبِ ہدایت برادر بزرگ قاضی فتح محمد صاحب حضرت قبلہ کے ہاتھ بیعت کی۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد حضور انور کی صحبت ایسی مؤثر ہوئی کہ صورت سیرت یکلخت بدل گئی۔ کچھ مدت گھر بار چھوڑ کر حضرت کی خدمت میں ایسی مصروفیت اور ملازمت اختیار کی اور سب کاروبار بھلا دیئے۔ یہاں تک کہ اخص الخواص میں شمار ہونے لگے۔ حضرت کی ذات بابرکات کو بھی ان کے حال پر کمال مہربانی کی نظر تھی۔ اکثر زاویہ گزین رہتے ہیں۔ اوقات گرامی ذکر وفکر سے معمور رکھتے ہیں۔ طبیعت پر حیرانی غالب رہتی ہے۔ حضرت قبلہ کے عجیب وغریب مناقب سناتے ہیں۔ حضرت کا ذکر کہیں آجائے تو بے اختیار رونے لگتے ہیں۔ حق سبحانہ وتعالیٰ ایسے بزرگان خدا کو عمر نوح عطا فرماوے۔ آمین!

میاں عبد الرزاق صاحب ساکن جلپانہ۔ حضرت کے نہایت مخلص اور جان نثاروں سے ہیں کئی دفعہ گھر کا سارا مال حضرت کی خدمت میں صرف کر دیا۔ ان کے حاضر ہونے پر حضرت کی طبیعت مبارک میں نہایت انبساط پیدا ہوتا تھا۔ حضرت کی توجہات کی برکت سے صفائی باطنی

Marfat.com

خوب رکھتے ہیں۔ کشف احوال میں عمدہ استعداد حاصل ہے مگر حضرت کی ہدایت کے مطابق ایسے امورات کو ظاہر نہ کرتے ۔

سردار حاجی فتح خان صاحب مرحوم ساکن کوٹ بھائی خان ۔ حضرت قبلہ کے اخص الخواص میں سے تھے۔ باوجود دولت مندی و ثروت حضور کی صحبت کے اثر سے درویشانہ وضع اختیار کر لی۔ اتقا اور پرہیزگاری اور اتباع شریعت میں یکتائے زماں تھے۔ پیر کی خدمت اس قدر کی کہ جس کا بیان متعذر ہے۔ خلوص و اعتقاد اعلیٰ درجہ کا تھا۔ ان کے چچا سردار شیر خانصاحب بھی حسن عقیدت اور حمیدگی افعال و عادات اور زہد و اتقا میں ان کے ہم پلہ تھے۔ ہر دو ایک ہی رات کو بتاریخ ۲۲ ذیقعد ۱۳۲۶ھ ہجری راہی عالم جاودانی ہوئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ الحمد للہ کہ حاجی صاحب ممدوح کے برادران سردار شیر محمد خانصاحب و سردار گل محمد خان بھی اپنے اخ مکرم کی پیروی کرتے ہیں۔ دیانت اور اتباع شریعت اور محبت حضرت قبلہ و حضرت صاحبزادگان میں راسخ قدم رکھتے ہیں سلمہم اللہ۔

مولوی غلام محمد صاحب ساکن کوٹ بھائی خان ۔ علم ظاہری حضرت قبلہ کے درس شریف میں حاصل کیا۔ بسبب قرب وطن اکثر حاضر بارگاہ مقدس ہوتے تھے۔ ان کی خوشنویسی اور پاکیزگی طبع اور دقت فکر کے باعث حضور انور کی طبیعت مبارک کا ان کی طرف زیادہ میلان تھا۔ حضرت کے حلقہ مبارک میں بیٹھ کر فیض باطنی بھی حاصل کرتے رہے ۔ زہد و اتقاء اتباع شرع اور ورع میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔ حمایت اسلام اور ہدایت خلق اللہ اور جواب دہی مخالفین منصب حق کو فرض منصبی سمجھا ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ نفع رسانی مخلوق کے واسطے ان کا وجود دیرگاہ قائم رکھے

جناب مولوی شیخ احمد صاحب مرحوم ساکن اٹاری ضلع منٹگمری ۔ حضرت قبلہ کے احبائے با اخلاص اور خلفائے صاحب اختصاص میں سے تھے۔ حضور انور کی خدمت میں رہ کر سلوک باطنی حاصل کر کے اجازت حاصل کی۔ نہایت مہذب الاخلاق اور پاکیزہ خیال تھے۔ پیر کی خدمت گذاری اور جان نثاری میں قدم راسخ رکھتے تھے۔ آپ کی تعریف میں ایک قصیدہ تصنیف کیا جس کے چند اشعار جن سے ان کے حسن عقیدت کی بو آتی ہے۔ ہدیۂ ناظرین کیے جاتے ہیں ؎

○

کل خیر من وجودک یظهر　　کل شر من جنابک یدبر
قد شغفت بوجهکم یا سیّدی　　وجهکم من کل نور انور
شمسنا شمس یضیئی بها الدجیٰ　　کل ذی الاثمار منها تثمر
لا ابالی منکراً من فیضه　　انه الخفاش لیست تبصر
قد تجاهل فیضه من مرضه　　والمرض لا مقصر بل یکثر
نجد غلامک یا غلام المرتضیٰ
لیس لی من غیره بابک محضر

میاں عمر دین صاحب ساکن لنبے والا ضلع لاہور - حضرت قبلہ کی ذات پاک پر شیفتہ تھے - ہر سال آنا اور توجہات سے بہرہ یاب ہونا اپنا وظیفہ بنایا ہوا تھا - شعر میں اچھی دسترس رکھتے ہیں - ہمیشہ عاشقانہ اشعار حضرت کی تعریف میں تصنیف کر کر اہلِ محبت کے دلوں کو راحت بخشتے تھے -

مولوی محمد فاضل صاحب مرحوم ساکن خونی ضلع لاہور - صادق الاعتقاد اور واثق الاتقیا دوستودہ صفات جامع الحسنات تھے - ہر سال بتقریب عرس معراج شریف حاضر ہوتے - اور بہت دن پیچھے حاضر خدمت حضرت قبلہ رہ کر اکتساب فیض باطنی کرتے تھے - حضرت کو ان کا مسافتِ بعیدہ سے آنا مدِ نظر ہوتا تھا - اسی واسطے آپ ان کی دلجوئی میں اوقاتِ گرامی زیادہ صرف فرماتے تھے - حضرت قبلہ کے بعد بمرض طاعون شہید ہوئے - حق تعالےٰ غریقِ رحمت فرماوے -

حکیم مولوی غلام قادر صاحب مرحوم ساکن بھک احمد یار ضلع گوجرانوالہ - بڑے نامی گرامی حکیم تھے - حضرت قبلہ کے ساتھ شرف بیعت سے مشرف ہو کر تکمیلِ نفس کیواسطے کوشاں رہے - حضرت کے حضور میں لطیف معاجین اور مربے تیار کر کے بھیجتے تھے - جس سے آپ کی طبیعت مسرور ہوتی تھی - اپنے بیٹے مولوی غلام حسن کو بھی جمعیت ظاہری و باطنی کے واسطے حضرت کی خدمت میں بہت مدت رکھا - جس میں انہوں نے علم ظاہری اور باطنی حضور انور سے پورا حاصل کیا - مگر افسوس کہ جلدی ہی راہئی عالم جاودانی ہوئے - بوقت

وفات ان کا قلب ذکرِ الٰہی میں ایسا جاری تھا کہ حاضرین حیران ہوتے تھے۔

حکیم محمد عظیم صاحب سلمہ اللہ ساکن کوٹ شمس ضلع گوجرانوالہ - حضرت قبلہ قدس سرہ کے جان نثار مخلصوں سے ہیں۔ ایسی ایسی خدمات کو انجام دیتے تھے کہ حضرت ان کے حق میں دل سے دعا فرماتے تھے - ہر سال بتقریب عرس معراج شریف و عرس وفات شریف حاضر حضور ہونا اور پیچھے بہت دن حاضر رہنا اپنا وظیفہ بنایا ہوا تھا۔ سلوک باطنی حاصل کیا ہوا ہے۔ ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرات صاحبزادگان سلمہم اللہ کی خدمت میں بھی حسب معمول سابق آتے اور سرگرمی فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ دیر گاہ سلامت رکھے۔

میاں خوشی محمد صاحب ساکن ٹھٹھی میکناں ضلع گجرات - بہت مدت تربیت ظاہری و باطنی کے واسطے حضرت قبلہ کے حضور میں بسر کی۔ ہمیشہ حضرت کی خدمت اور انجام دہی امورات لنگر و تعمیر مکانات حضرت قبلہ کو اپنے اغراض ذاتی پر مقدم سمجھ کر ایسی ایسی جان توڑ کوششیں کیں کہ حضور والا ان کے حال پر نہایت مہربانی کی نظر فرمانے لگے۔ اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے۔

میاں ابراہیم صاحب کنی باف ساکن قصور شریف - سلوک مجددیہ حضرت قبلہ قدس سرہ سے حاصل کیا ہوا ہے۔ طالبین کو توجہ اور تلقین ذکر کرتے ہیں۔ نیک بخت صاف دل پارسا آدمی ہیں۔ ان کی حضرت کے ساتھ بیعت کرنے کا عجب قصہ ہے۔ بیان کیا کہ میرے والد حضرت عبدالخالق صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جو کہ نہایت کامل بزرگ تھے۔ اور اُن کی خانقاہ مشہور ہے عقیدت رکھتے تھے۔ مجھے بھی ابتدائی عمر سے کسی بزرگ کو ملنے کا اشتیاق تھا۔ ہمیشہ جستجو رہتی تھی کہ کوئی کامل بزرگ ملے تو اس کے ساتھ بیعت کی جاوے۔ میں نے حضرت عبدالخالق صاحب مرحوم کے مزار مبارک پر جانا شروع کیا۔ ہر روز جاتا تھا اور استخارہ کرتا تھا۔ ایک دفعہ استخارہ کر کے سو گیا۔ حضرت عبدالخالق رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ کل ایک شخص بہت سے آدمیوں کے ساتھ میرے مزار پر آوے گا وہ قطب وقت ہے اس کے ساتھ بلا تحاشا بیعت کر لینا۔ صبح کے وقت حضرت قبلہ قدس سرہ جو اس جگہ یعنی بمقام قصور پرنور زیارت مطلع الانوار حضرت مولانا غلام محی الدین قصوری حضوری علیہ الرحمۃ کے لیے تشریف لائے ہوئے تھے بہت سے خادموں کے ساتھ خانقاہ مبارک حضرت عبدالخالق صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر فاتحہ خوانی کے لیے رونق افروز ہوئے۔ کیونکہ حضور کی عادت مبارک تھی کہ جس جگہ تشریف لے جاتے اس جگہ تمام مشاہیر بزرگوں کی خانقاہوں پر جا کر فاتحہ خوانی فرماتے۔

Marfat.com

تھے۔ میں نے دیکھتے ہی سمجھا کہ یہی بزرگ ہیں جن کی نسبت مجھے حضرت عبدالخالق صاحبؒ نے خواب میں ارشاد فرمایا ہے۔ میں نے اسی جگہ آپ کی بیعت کر لی اور جناب الٰہی کا شکریہ ادا کیا۔

میاں حبیب اللہ صاحب خواجہ مشہور گورہ سکنہ قصور شریف ۔ باوجود ثروت و عزت کے صاحب جست اور نیک بختی کمال درجہ کی رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ کے قصور تشریف لے جانے پر خدمت میں سرگرم ہو جاتے تھے۔ خدمت بدنی بھی ایسی کرتے تھے کہ اپنی ظاہری دنیاداری کا خیال بالکل برطرف کر دیتے تھے۔ نہایت متقی اور پرہیزگار ہیں خدا تعالیٰ سلامت رکھے۔

حضرت سید احمد حسن صاحب سلمہ اللہ مقیم دربار روضہ مطہرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سرہند شریف | حضرت قبلہ کے جلیل القدر

خلیفہ ہیں۔ حضرت جب سرہند شریف زیارت کے واسطے تشریف لے گئے تو انکے چچا بزرگوار سائیں سوہنے شاہ صاحب سجادہ نشین دربار مقدس حسب ایمائے حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رح آپ کو حضرت کے بیعت کرایا۔ ایسے کامل الاستعداد ہیں کہ چند ہی ایام حلقہ میں بیٹھنے سے مالا مال ہو گئے۔ سلوک مجددیہ تمام و کمال حضرت سے حاصل کیا۔ اقسام کشوف کشف مقامات و کشف قبور و کشف ارواح و ملائکہ عظام و کشف آئندہ و گذشتہ میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ نہایت قوی النسبۃ اور دائم الفکر والذکر ہیں۔ ایک دفعہ بیربل شریف تشریف لائے تو حضرت قبلہ نے والد ماجد بندہ کی طرف ایک مکتوب شریف میں آپ کی نسبت یہ الفاظ تحریر فرمائے۔ سید احمد حسن صاحب از بلدہ طیبہ سرہند شریف تشریف آوردہ اند۔ سبحان اللہ اخلاق و اطوار ایشان مبدل شدہ اند۔ دیدن ایشاں شفاء کلام ایشان دوا۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم۔ انتہی۔

مولوی شمس الدین صاحب مرحوم ساکن اہلہ ضلع گجرات ۔ سالہا سال حضرت قبلہ کی خدمتِ اقدس میں آمد و رفت رکھی اور توجہات لیتے رہے۔ نہایت صالح اور اہلِ اخلاص تھے۔ ذکر و فکر میں مشغول رہتے تھے ہمیشہ مسکینی حالت میں رہے۔ حضرت قبلہ کو ان کے حال پر نہایت مہربانی تھی۔

مولوی محمد سلیم صاحب دہلوی سلمہ اللہ ۔ حضرت قبلہ جب زیارتِ مزاراتِ متبرکہ پیرانِ کبار کے واسطے دہلی تشریف لے گئے تو وہیں حضرت کے ساتھ بیعت کی جو اجازت نامہ حضرت نے آپ کو لکھ کر عطا فرمایا اس کی نقل درج کی جاتی ہے وہوہٰذا یوم لاینفع مال ولابنون الامن اتی اللہ بقلب سلیم الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد میگوید احقر الوریٰ وتراب اقدام الاولیاء غلام مرتضیٰ دز فقہ الصدق والصفا کہ

درین سال یعنی در سنہ ہزار و سہ صد و یازدہ از ہجرت نبویہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ و تحیہ فقیر را
مع چند احباب اتفاق سفر سرہند مبارک افتادہ چون در انجا رفتیم بزیارت مزار مطلع الانوار حضرت امام
ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ و بزیارت روضہ ہائے فرزندان عالیشان ایشان مشرف شدیم و از آنجا قصد
دہلی نمودیم و در ینجا نیز بزیارت مزارات اولیائے کرام مشرف گشتیم چون در مسجدیکہ قریب مسجد جامع ہست
نزول نمودیم شخصے را دیدم محمد سلیم نام کہ در طریقہ عالیہ نقشبندیہ بیعت نمودہ بود و از بعض مشائخ فیوضات
برکات حاصل نمودہ و نخوی از بشریت او نیز خمود یافتہ نزد فقیر آمدہ اظہار ساخت و طلب نمود کہ از
مشائخ ایں طریقہ اجازت دارم شما نیز مرا اجازت دہند فقیر نیز اتباعاً للسلف او را بعض مقامات عبور
کنانیدہ اجازت اجرائے طریقہ و کلاہ و تسبیح دادہ دستار بر سروی نہادہ۔ بارک اللہ لہ فی ما اعطاہ وجعلہ
اماماً للمسلمین نصیحت میکنم خود را و او را بزہد و تقویٰ و انزوا و یاس از ماسوے و ترک چون و چرا بر
مجاری قضا و استقامت تام بر شریعت غرا و مطالعہ کتب صوفیہ صافیہ مثل مکتوبات امام ربانی مجدد
الف ثانی رح و مثنوی مولانا روم وغیر ذالک والمسئول من اللہ سبحانہ ان یعصمہ عما لا یلیق و یحفظہ عما لا ینبغی و ان
یثبتہ علی متابعۃ سید المرسلین علیہ و علی آلہ الصلوٰۃ و التسلیمات والسلام علی من اتبع الہدیٰ و التزم
متابعۃ المصطفےٰ علیہ و علی آلہ التحیۃ و الثنا۔

شیخ رحمت اللہ صاحب ساکن شہر پٹیالہ ریاست ۔ مدت سے کسی بزرگ کامل کی تلاش میں
رہے۔ حضور قبلہ جب سرہند مبارک تشریف لے گئے آپ کی آمد سن کر وہاں حاضر ہوئے اور زیارت سے
مشرف ہوتے ہی معتقد ہو گئے اور داخل طریقت ہوئے۔ ان کے بھائی مولوی محمد کرامت اللہ صاحب
بھی ان کی صلاحیت اور اخلاق کی تبدیلی دیکھ کر حضرت کے بیعت ہوئے۔ حضرت کی خدمت ایسی
جان نثاری سے کی کہ آپکے منظور نظر ہو گئے۔ خدا تعالیٰ اپنے ذکر و فکر میں مشغول رکھ کر مقاصد قلبی تک پہنچاوے۔

میاں محمد خلیل صاحب کشمیری سلمہ اللہ۔ سلوک مجددیہ کی تکمیل حضرت قبلہ قدس سرہ سے کی نہایت
مؤدب اور مہذب آدمی ہیں دائم الذکر و الفکر متورع متقی قوی الاثر ہیں۔ ایک دفعہ حضرت کے حضور
میں بمقام بیربل شریف تشریف لائے اور بسبب کثرت ذکر مبتلائے جنون ہو گئے۔ اطبائے ظاہری
نے علاج معالجہ کیا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر حضرت قبلہ نے بذات اقدس خود پانی دم کر کے پلایا۔ پانی پیتے ہی اصلی
حالت پر آ گئے۔ اپنے وطن میں اجرائے طریقہ کرتے ہیں۔ حضرت قبلہ نے جو اجازت نامہ بوقت عطائے
خلافت تحریر فرما کر دیا تھا اس کی نقل درج ذیل کی جاتی ہے وہو ہذا۔ اللہم اجعلنا للمتقین اماما بسم اللہ
الرحمٰن الرحیم بر ضمائر اہل بصائر واضح و لائح باد کہ ملک محمد خلیل از خطہ کشمیر نزد ایں فقیر برائے

Marfat.com

اخذ نسبت مجددیہ آمد۔ اگرچہ قبل ازیں نیز بدست کسے بزرگ بعیت کردہ بر مقامات نقشبندیہ مجددیہ عبور نمودہ بود۔ لاکن برائے تکمیل مقامات از فقیر نیز چند روز توجہات گرفت و در حلقہ ذکر نشست لہذا اورا اجازت اشاعت طریقہ علیہ و خرقہ تبرک دادہ می آید بشرطیکہ در اوراد و وظائف و مراقبات طریقہ مداومت نماید و الشغل مع اللہ و الاعراض من غیر اللہ شیوۂ خود سازد۔ صبر و قناعت و رضا بقضا طریقہ دوستان خدا است اللہ تعالیٰ اورا مرجع طلاب گرداناد و مارا و اورا از مقبولاں و محبوبان خود گرداناد و بمنہ و کمال کرمہٖ انا احقر الوریٰ و تراب اقدام الاولیاء فقیر غلام مرتضےٰ رزقہ اللہ الصدق والصفا الساکن فی قریتہ بیربل۔

میاں غلام رسول صاحب کشمیری ۔ کسی بزرگ کامل کی تلاش میں اپنے وطن سے نکلے۔ بمقام قصور شریف حضرت عبدالخالق صاحب رحؒ کی خانقاہ مبارک پر چلہ میں بیٹھے۔ اور استخارہ کرتے رہے۔ استخارہ میں حضرت قبلہ قدس سرہ کی شکل مبارک نظر آئی اور ارشاد ہوا کہ یہ بزرگ اس خانقاہ پر آوے گا اس کے ساتھ بعیت کر لینا۔ حضرت جب خانقاہ مذکور کی زیارت کے واسطے تشریف لے گئے تو آپؒ کو پہچان کر اپنا استخارہ اور اشارہ بیان کیا اور وہیں داخل طریق ہوئے۔ پھر حضرت کے ہمرکاب ہو کر بیربل شریف آئے۔ تخمیناً دو سال حضرت کی خدمت اور اکتساب فیوض باطنی میں مصروف رہے بعد تحصیل نسبت مجددیہ اجازت حاصل کر کے عائد وطن ہوئے نہایت متقی و منزوی قائم اللیل دائم الذکر و الفکر اور مرجع طلاب ہیں۔

میاں احمد دین صاحب ساکن سکیسر ۔ حضرت قبلہ کے مجازین سے ہیں۔ خدمت مالی بدنی میں حتّی الوسع دریغ نہ کرتے تھے اسی واسطے حضرت کو ان کے حال پر عنایت اور مہربانی کی نظر تھی۔ اکثر ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ صالح اور پرہیزگار آدمی ہیں۔

سردار سید نجف شاہ صاحب ساکن شہر شاہ پور ۔ حضرت کے خالص الاعتقاد مخلصوں سے ہیں۔ ہمیشہ خدمت مالی بدنی حسب الاستطاعت کر کر حضرت کی رضائے قلبی کے خواہاں رہتے شاعروں سے حضرت کے مناقب اور تعریفیں تصنیف کرا کر خوش الحان آدمیوں سے پڑھوا کر خود بھی حظ اٹھاتے اور دیگر اہل اخلاص کو بھی فرحت بخشتے تھے۔ تالی القرآن اور قائم اللیل ہیں۔ حق تعالےٰ اپنی محبت پر دیر گاہ قائم رکھے۔

مولوی فضل الدین صاحب ساکن منڈھر علاقہ پنڈ دادنخان ۔ حضرت قبلہ کے قدیمی شاگرد اور مخلص ہیں۔ زمانہ طویل خدمت اقدس میں گذار کر تکمیل ظاہر و باطن کے واسطے کوشاں رہے۔ ہمیشہ بسبب

کثرتِ خدمت حضور انور کے منظورِ نظر رہتے تھے۔ نہایت نیک بخت پاکیزہ خیالات عابد زاہد ہیں ان کے ہم درس (مولوی فضل الدین صاحب ساکن دیوال) بھی خدمات میں شریک رہتے تھے اور بہت مدت تحصیل کمالات کے واسطے مقیم خدمت حضرت قبلہ رہے۔ حضرت قبلہ ہر دو صاحبان کو ایک نظر سے ملاحظہ فرماتے تھے۔ خدا تعالیٰ ہر دونوں کو نیک ارادوں میں کامیاب رکھے۔

میاں اللہ دین صاحب ساکن خوشاب شہر۔ بہت مدت حضرت قبلہ کے حضور میں تحصیلِ کمالات ظاہریہ و باطنیہ کے واسطے مقیم رہے۔ صحبت مقدس کی برکت سے ان کے اخلاق اور سیرت میں ایسی تبدیلی ظاہر ہوئی کہ دیکھنے والے متعجب ہوتے تھے۔ اکثر ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں حضرت کے ملفوظات کا مجموعہ فارسی زبان میں تحریر کیا ہے جس سے خاکسار نے بھی چند ملفوظات کتاب ھذا میں درج کیے ہیں۔ خدا تعالیٰ سلامت رکھے۔

مولوی محمد حسین صاحب ساکن ٹھٹھہ عیسے ضلع لاہور۔ حضرت قبلہ کے اہل محبت سے ہیں ہر سال بتقریب عرس معراج شریف حاضر ہوتے اور ایام متعددہ حاضر حضور رہ کر اکتساب فیوض باطنی کرتے رہے۔ شعر میں بھی ملکہ رکھتے ہیں۔ بہت سے قصائد اور نظمیں حضرت کی مدح میں تصنیف کیں۔ جب مجلس محبین میں دردناک حالت کے ساتھ پڑھتے تھے تو حاضرین پر نہایت رقت طاری ہوتی تھی حضرت کی وفات کے بعد جو فراقیہ اشعار تحریر کیے، نہایت درد انگیز اور محبت خیز ہیں مولوی صاحب ممدوح کے ہموطن مولوی علی محمد صاحب بھی ارادت اور محبت حضرت قبلہ میں ان کے ہم پایہ ہیں۔ خدا تعالیٰ ہر دو کو اپنی محبت اور ذوق شوق میں مصروف رکھ کر عمر طویل عطا فرمائے۔

قریشی جیون شاہ صاحب مرحوم ساکن کالووال۔ حضرت کے مجازین سے ہیں۔ حلقہ میں بیٹھنے کے وقت وجد میں آ کر بیخود ہو جاتے تھے۔ خاص الاعتقاد حمیدہ خصال متورع اور متقی تھے افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی اور حضرت کی زندگانی مبارک میں راہیٔ عالم جاودانی ہوئے۔

قاری اللہ بخش صاحب ساکن فیض پور ضلع لاہور۔ صلاحیت اور تہذیب اخلاق میں بے عدیل ہیں۔ راسخ الاعتقاد اور واثق الانقیاد ہیں۔ ان کا خاندان قدیم سے بزرگی میں مشہور رہا ہے حضرت قبلہ کی زیارت کرتے ہی معتقد ہو کر داخل طریق ہوئے اور توجہات سے مشرف ہو کر اجازت اوراد و وظائف معمولہ حضرت قبلہ حاصل کی۔ اکثر ذکر و فکر میں مشغول رہتے ہیں نہایت عزیز الوجود ہیں

مولوی عبد الحکیم صاحب ساکن بخشو ضلع منٹگمری۔ ایسے قوی الاستعداد ہیں۔ کہ چند ہی توجہات سے ان کے تمام لطائف ذکر میں جاری ہو گئے۔ اور پھر جلدی ہی مقامات ضروریہ پر

Marfat.com

عبور کر لیا اور اجازت حاصل کی۔ خدا تعالیٰ سلامت رکھے پرہیزگار اور دنیوی متورع اور متقی ہیں۔

بابا مراد بخش صاحب ساکن اہیرا ضلع منٹگمری۔ نیک بخت اور پارسا آدمی ہیں۔ بسبب غلبہ محبت و کثرت شغل ذکر حضرت قبلہ کے منظور نظر رہو گئے۔ خدا تعالیٰ ایسے بندوں کو جو اس کی جماعت ذاکرین سے ہیں دنیا میں قائم رکھے۔

صاحبزادہ میاں محمد شفیع صاحب سجادہ نشین دربار حضرت میاں بڑا صاحب صاحب درس لاہور۔ مدت سے تلاش میں تھے کہ اپنے خاندان سہروردی کا کوئی کامل بزرگ ملے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کی جاوے۔ مگر آخر حضرت قبلہ کی زیارت کرنے پر آپ کے معتقد ہو گئے اور طریقہ مجددیہ علیہ میں حضرت قبلہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ متورع متقی اور مہذب الاخلاق ہیں۔ حق سبحانہ تعالیٰ دیرگاہ سلامت رکھے۔

حافظ محمد نور الدین صاحب ساکن حضور پور تحصیل بھیرہ۔ الذاکرین اللہ کثیراً کی جماعت سے ہیں حضرت قبلہ کے بیعت کرنے سے ان کے اخلاق میں نمایاں تبدیلی ظاہر ہو گئی تھی مگر پار سال حج کرنے سے ان کی عجب حالت ہو گئی ہے۔ قائم اللیل صاحب ورع و اتقا ہیں۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ ہمیشہ اپنے ذکر و فکر میں مشغول رکھے۔

میاں چراغ الدین صاحب ساکن لنگاہ ضلع گجرات۔ متقی پارسا اور عابد زاہد ہیں حضرت قبلہ کے قدیمی شاگرد اور مرید ہیں۔ حضور کی طبیعت کو بسبب فرط محبت و اعتقاد راسخ ان کے ساتھ خاص انس تھا۔ ان کے آنے پر آپ کی طبیعت مبارک خوش ہوتی تھی۔ حضرت قبلہ کا ذکر آجاوے تو رونے لگتے ہیں۔ اللہم سلمہ۔

مولوی نور محمد صاحب ساکن ناتھا ضلع لاہور۔ پہلے غیر مقلدانہ خیال رکھتے تھے اور بزرگوں کے معتقد نہ تھے۔ حضرت قبلہ کی زیارت کرنے اور چند دن صحبت میں بیٹھنے سے معتقد ہو کر داخل طریق ہوئے۔ شغل ذکر الٰہی کو ہر کام پر مقدم سمجھ کر درویشانہ شیوہ اختیار کیا۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ اپنی محبت اور ذوق و شوق میں قائم رکھے۔

مولوی محمد اسحاق صاحب ساکن خانوالی ضلع گجرات۔ بڑے خاندانی آدمی ہیں۔ فقہ شریف میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔ حضرت قبلہ کی صحبت کی برکت سے تہذیب اخلاق اور اتقا میں کامل ہو گئے۔

میاں غلام نبی صاحب ساکن مکیوال ضلع گجرات۔ ایک بڑے مشہور اور لائق فائق خاندان سے ہیں۔ ان کے خاندان کے اکثر بزرگ حضرت قبلہ کے داخل طریق تھے۔ حکمت، فراست میں، علم میں

Marfat.com

بسبب خوش مزاجی کے حضرت قبلہ کو نہایت خوش کرتے تھے۔ ہر سال حاضر حضور ہونا اور توجہات اور فیوضات سے بہرہ ور ہونا اپنا وظیفہ مقرر کیا ہوا تھا۔ ابتدا میں علم ظاہری کی کتابیں بھی حضرت کے درس میں ہی استفادہ کیں۔ خدا تعالیٰ سلامت رکھے۔ عجیب پُر لطف آدمی ہیں۔

میاں عمر دین صاحب ضلع گوجرانوالہ - انہوں نے ایک مہینہ پہلے حضرت قبلہ کو خواب میں دیکھا۔ عشق غالب ہوگیا۔ ساتھ ہی بیماری لاحق ہوئی۔ حضرت صاحب کے توسل سے دعا مانگی ــــ حق تعالیٰ نے شفا عاجل عطا فرمائی۔ صحت یاب ہوتے ہی گھر کا سب مال فی سبیل اللہ تقسیم کر دیا اور بیربل شریف کا قصد کیا۔

میاں نبی بخش صاحب ساکن خیر پور ضلع لاہور - صاحب ارادت و محبت ہیں اور ورد و وظائف فرمودہ حضرت قبلہ پر مواظبت اور عبادتِ الٰہی میں سرگرمی رکھتے ہیں خدا تعالیٰ سلامت رکھے۔

مولوی غلام محمد صاحب ساکن میانوال ضلع گجرات

نہایت متقی اور متورع اور متشرع ہیں فقہ شریف میں خاص امتیاز حاصل ہے۔ مدت ہا حضرت کے حضور میں تکمیل باطن کے واسطے حاضر ہوتے رہے۔ علم ظاہری کی اکثر کتابیں حضرت قبلہ کے درس شریف میں استفادہ فرمائیں۔ خدا تعالیٰ اپنی محبت میں دیرگاہ قائم رکھے۔

میاں محمد قاسم صاحب مرحوم ساکن میانوال ضلع گجرات - سلوک مجددیہ تمام و کمال حضرت قبلہ سے طے کیا ہوا تھا۔ نہایت نیک بخت آدمی تھے۔ خدا تعالیٰ غریق رحمت کرے۔ ان کے صاحبزادہ **مولوی سلطان محمود** صاحب بھی حسن عقیدت اور تہذیب اخلاق میں کامل ہیں علم ظاہری کی اکثر کتابیں حضرت کے درس شریف میں ہی استفادہ فرمائیں سلمہ اللہ تعالیٰ۔

میاں کامل دین صاحب ساکن پنڈی لالہ ضلع گجرات - بظاہر ایک معمولی آدمی معلوم ہوتے ہیں مگر محبت اور اخلاص اعلیٰ درجہ کا رکھتے ہیں۔ مہینے میں ایک دو دفعہ باوجود بعد مسافت حاضر خدمت اقدس حضرت قبلہ ہوکر اکتساب فیوضات کرتے تھے۔

حافظ محمد دین صاحب ساکن کلیال علاقہ سون - حضرت کے محبین اور مخلصین سے ہیں نہایت مؤدب اور مہذب ہیں اکثر حاضر خدمت ہوکر اکتساب فیوض کرتے تھے۔

مولوی کرم الٰہی صاحب ساکن ڈھاک تحصیل خوشاب - پہلے حضرت کے درس میں علم ظاہری حاصل کرتے رہے۔ پھر تکمیل باطن اور حصول شرف صحبت کے واسطے اکثر حاضر حضور ہوتے رہے۔ خدمت مالی اور بدنی نہایت صدق عقیدت سے کرتے تھے متواضع اور متورع اور

Marfat.com

صاحب اتقا تھے۔

حافظ محمد دین صاحب مرحوم ساکن ڈھاک - سلوک باطنی حضرت قبلہ سے حاصل کیا ہوا تھا۔ زہد اور اتقا میں یکتائے زمان تھے۔ بیربل شریف میں ہی انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

سردار فتح دین صاحب ساکن ٹھٹھہ علیے ضلع لاہور - پہلے بزرگوں کی نسبت سوءِ ظنی رکھتے تھے۔ اتفاقاً حضرت صاحب قبلہ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ مشرف ہوتے ہی دل میں محبتِ عالیہ پیدا ہو گئی داخلِ طریق ہونے میں دیر کرنا نہایت شاق معلوم ہوا۔ حق تعالیٰ اسلامت رکھے باوجود شروت وعزت عبادت و ذکر الٰہی میں قدم راسخ رکھتے ہیں۔

میاں محمد دین صاحب مرحوم درد و گر ساکن چکرا داس - نہایت کامل الاستعداد اور قوی النسبتہ تھے۔ بوقت حلقہ قلب ان کا ایسا جاری ہو جاتا تھا کہ دیکھنے والے متعجب ہوتے تھے۔ دیر دیر تک استغراق میں رہتے تھے۔ وفات سے پہلے ایک دو دن ایسا استغراق اور وجد ہوا کہ جسم زمین سے عروج کر کے مکان کے سقف کے ساتھ جا ٹکراتا تھا۔ وفات کے وقت حاضرین کو کہہ دیا کہ اب پیران کبارؔ کے ارواح طیبہ میری امداد کے واسطے آ گئے ہیں۔ فرشتے عذاب اور رحمت کے ہر دو فریق مجھے دکھائی دے رہے ہیں۔ مگر انشاء اللہ میرا روح رحمت کے فرشتے لے جائیں گے۔ جنت کے حور و قصور مجھے نظر آ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ غریق رحمت کرے۔

علاوہ ان کے اور بہت سے مردانِ خدا مثل میاں فیض احمد صاحب حکیم ساکن بیربل شریف اور میاں اللہ جوایا غواص ساکن میگھ جس کو کشف قبور میں خاص امتیاز حاصل ہے اور میاں اشرف مرحوم ساکن بیربل شریف جس کا مرکاشفہ عام مشہور تھا اور میاں جیون اور میاں محمد شاہ مرحوم ساکنان کدلنفی اور میاں محمد عظیم حجام اور میاں اللہ دین خوجہ اور میاں شریف صاحب گلگو جو اتقا میں ضرب المثل تھے اور میاں اللہ داد جو آٹھ آٹھ پہر استغراق میں رہتا ہے اور میاں دائم گوندل ساکن بیربل شریف اور حافظ رکن الدین صاحب ساکن کوٹ فتح خاں اور میاں ولی محمد صاحب ساکن کوٹ بھائی خاں اور میاں چراغ دین ساکن کوٹ مغرب وغیرہم اور بہت سے محصنات صالحات مثل مسمات شرفاں مرحومہ ساکن بلووال جو نہایت قوی النسبتہ تھی اور اکثر استغراق میں رہتی تھی اور مسمات حسن بی بی اور مسمات اللہ جوائی ساکن علاقہ ضلع گوجرانوالہ اور مسمات مراد بی بی از علاقہ گوجرانوالہ جس کو اجازت کامل حاصل ہے اور والدہ مولوی غلام حسن صاحب توجہ کرنے کی اجازت تھی اور والدہ مرحومہ میاں شاہ عالم صاحب اور مسمات نور بھری ساکن بیربل شریف وغیرہا حضرت قبلہ

Marfat.com

کے فیض یافتگان اور مجازین سے ہیں۔ ماسواء ان کے جن لوگوں نے آپ سے علم ظاہری تا انتہا حاصل کیا اور درجہ فضیلت کو پہنچے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں:۔

مولوی جان محمد صاحب مرحوم ساکن مٹھ ٹوانا۔ میاں فیض احمد صاحب ساکن مٹھ ٹوانا۔ میاں سلطان محمود صاحب ساکن خوشاب۔ مولوی نور محمد صاحب چیلا سکنہ واسوا ستانہ ضلع جھنگ۔ مولوی بہاول بخش صاحب خلف الرشید مولوی صالح محمد صاحب واعظ ساکن ڈیرہ اسماعیل خان۔ حافظ دلیر صاحب مرحوم۔ حافظ دریام صاحب مرحوم۔ مولوی نظام الدین صاحب ساکن ملتان۔ حافظ محمد دین صاحب مرحوم ساکن پنڈ دادنخان۔ حافظ محمد بخش صاحب ساکن ہڈالی۔ مولوی غلام مرتضےٰ صاحب ساکن چاچڑ حال مدرس شہر پٹیالہ وغیر ذلک۔

الغرض حضرت قبلہ کا وجود با جود فیض الٰہی کا ایک سمندر تھا جس سے مخلوق الٰہی بکثرت سیراب اور فیضیاب ہوئی۔ اللھم ارزقنا محبتہ واحینا واحشرنا علی اتباعہ لانہ کان فرداً کاملاً من امتہ حبیبک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وحامیاً وتابعاً بشریعتہ صلعم والحمد للہ اولاً وآخراً۔

خاکسار گناہ گار عبد الرسول عفی عنہ

تاریخ اختتام کتاب ہذا از مولوی محمد قمر الدین صاحب مدظلہ والد مؤلف

○

چو شد مرقوم ایں سفر یگانہ — مناقب حضرت قطب زمانہ
بہ قمر الدین زغیب از بہر تاریخ — ندا آمد کہ "ذکر عارفانہ"

۱۳۲۷ھ

○

ایضاً

شد چو منقوش ایں کتاب دلپسند — سالخ فیاض عالم ارجمند
از پئے تاریخ ایں نقشِ لطیف — گفت قمر الدین "ضیائے نقشبند"

۱۳۲۷ھ

○

Marfat.com

تاریخ اختتام کتاب از صاحبزادہ والا تبار مولانا محمدؐ فخر الدّین صاحب خلف الرشید حضرت صاحبزادہ محمد سعید صاحب سلمہم اللہ تعالےٰ

نہ کیوں ہو مسرور اس کو پڑھ کر ہر ایک عارف تقی دوراں
بہار عرفاں کا ہے یہ گلشن خزاں سے ایمن ہے یہ گلستاں
کھلے ہیں اس میں ہزار مضموں مثال گلہائے نو بہاری
کہاں ہیں مشتاق جلد آئیں بھریں گل و یاسمیں سے داماں
ہر ایک گل میں ہزار بو ہے تو بلبلوں میں یہ گفتگو ہے
جناں کا گلشن یہ ہو بہو ہے مبالغہ اس میں کچھ نہیں ہاں
چمن کے گوشوں میں چار جانب پرند مصروف نغمہ سازی
گل کرامت پہ گا رہے شیدا کبھی ہیں اس باغ کے ثنا خواں
مشام جاں کو کرے معطر شمیم اس باغ کی جو مہکے
پڑھے جو اس میں سے کوئی فقرہ تو تیرہ دل بھی ہو جائے تاباں
ہر ایک نقطے کو خال مشکیں کہو کہ یا نافہ ختن ہے
و لیکن اس میں کبھی کچھ نہ ظن ہے کہ بڑھ کے دونوں سے ان کی ہے شاں
کہیں تصوّف کے ہیں مسائل کہیں کرامات قبلۂ عالم
کہیں ہیں پند و نصائح ایسے کہ سن کے کافر بنے مسلماں
عجب لکھی ہے کتاب واہ واہ کیا ہے کوزے میں بند دریا
ہزار شاباش خود ہی کرتا اگر ان دنوں زندہ ہوتا سحباں
کمال مشتاق اس کے تھے ہم تو اس نے کھولا نقاب منہ سے
ہر ایک شوریدہ قدس کرتا ہے اس پر ایثار تحفۂ جاں
نوید اے تشنگان فرقت پڑھو مضامین اس کے ہر دم
یہ چاہ زمزم ہے یا پلاتے ہیں خضرؑ تم کو یہ آب حیواں
گرسنگان مائدۂ تصرف کو آج دیتا ہوں میں یہ مژدہ
کہ پھر ہوا آسماں سے نازل تھے منتظر جس کے اہل ایقاں

Marfat.com

مصنف اکمل ہیں اس کے حافظ حکیم عبد الرسول صاحب
بعلم و ہنر و حکم ہیں گوہر بفیض شاخ چمن گل افشاں
کہاں ہے تاب بیاں کہ ان کے تمام اوصاف لکھ سکوں ہیں
ادیب و فاضل طبیب و قاری ہیں پھر وہ شاعر فصیح دوراں
ہر اک علم میں ہیں خوب لائق ہر ایک ہنر میں ہیں سب سے فائق
کری ترقی ہے طب میں ایسی کہ سب بجے سب رہ گئے ہیں حیراں
انہیں کا اطرافِ ہند میں رائج ہے آج کل سکۂ فصاحت
شفائے امراض کو مجرب ہے آج عالم میں ان کا درماں
ختم کرو اب تو شعر بازی لکھو کوئی اس کی جلد تاریخ
مزاج احباب اس طوالت سے ہو نہ جائے کہیں پریشاں
میں سال تاریخ سن رہا تھا سروش غیبی نے یہ ندا دی
سنا بشارت تو اہل دل کو چھپا عجب یہ چراغ ایماں
خیال تاریخ عیسوی کا جو دل میں غالب ہوا تو حضرت
لکھا یکایک قلم نے۔ کہہ دو کتاب ہے بے نظیر دوراں
قلب میں سینے میں جوش ہے اب قلم کچھ اشعار لکھ رہا ہے
کہ بعد مدت طبیعت اپنی بشکل ابر کرم ہے باراں
الٰہی جب تک کہ ہے جہاں میں تغیر موسمی مقرر
کبھی ہے دورِ خزاں کی آمد کبھی قدوم بہار نازاں
ہمیشہ اعدا رہیں برنگ برگ خزان اصفر
رہیں مکرم میرے احباء بصورت غنچہ ہائے خنداں
یہ باغ مہکا رہے گلوں سے ورق ورق اس کا ہو سلامت
عنادل اس پر ہوں جان مفتون ترانہ بازی روز ساماں
ہمارے لب پر ہو آخری دم ترا ہی ذکر اے خدائے برتر
ہو میرے شافع بروز محشر رسول سالار جن و انساں

تاریخ اختتام کتاب از مولوی صاحب مولوی حبیب اللہ صاحب ساکن سیہرہ ضلع گجرات

حکیم عبدالرسول ایں نسخہ بنوشت — زہے آئینۂ ہر طالبے را
مصنف رحمتِ حق باد بر تو — کہ بنوشتی زہے ایں حرزِ جے را
حبیب اللہ چو دید ایں فیض عالم — بنا لیشید بس تاریخ دے را
بگفتا از سر جان و زنہ دل — جزاک اللہ فی الدارین خیرا

قطعۂ تاریخ کتاب فیض انتساب از مولانا مولوی محمد عالم صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل عفا عنہ

ز فضل ایزد رحمٰن و یمن مصطفوی — نکر پر بد ز سفلی رسید تا علوی
شگفت گفت بتاریخ کز مصرعہ سرش — فتادہ یافتہ ام ز "انوار مرتضوی"

۱۳۲۷ھ

ختم شد

Marfat.com

Marfat.com

انقلاب الحقیقت

المعروف دستورِ تصوّف

تصوف پر موجودہ زمانے میں کوئی ٹھوس کتاب نہیں لکھی گئی۔ سابقین کی کتابوں کے تراجم اور ان کی زندگی کے حالات ہیں جو نئے نئے رنگ میں پیش کیے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ ہر زمانے میں ہر طرح کی ہدایت کا سامان مہیا فرماتا ہے۔ تصوف کے احوال و انوار، جو ہدایت کی جان ہیں۔ اس آخری دور میں ان کا تفصیلی ذکر نہ ہوتا یہ ممکن نہ تھا۔

الحمد للہ کہ نئے اسلوب [illegible] تصوّف کی تمام باریکیاں اور سالک کے ابتداء سے لیکر انتہا تک کے تمام احوال [illegible]

- شر[illegible]
- مرشد [illegible] کی [illegible] شناخت اور دریافت
- تربیت اور خطرات [illegible] اور نتائج تربیت
- کشف و کرامات اور مقبولیتِ عامہ وغیرہ کو

قطب العالم محبوب الٰہی حضرت مرشدنا صاحبزادہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے بظاہر یہ آپ بیتی معلوم ہوتی ہے یا پھر غوث زماں حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کے حالاتِ زندگی۔ لیکن فی الحقیقت اس پردے میں حقائق الہامیہ بول رہے ہیں اور ایک طالبِ مولا کے لئے ساری زندگی کا دستور العمل آسان اور سہل عبارت میں اور نہایت دلچسپ پیرایہ میں موجود ہے

کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد میں تربیتِ سالک کا تفصیلی ذکر ہے

اور دوسری جلد میں تربیت کا مکمل بیان ہے

آفسیٹ کی دیدہ زیب طباعت پر شائع ہو چکی ہے۔ کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے۔ آج ہی خط لکھ کر طلب فرمائیے تاکہ پھر مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ادارہ تصوّف ۔ احمد پارک، موہنی روڈ ۔ لاہور

Marfat.com

انقلابُ الحقیقت

المعروف دستورِ تصوّف

تصوف پر موجودہ زمانے میں کوئی ٹھوس کتاب نہیں لکھی گئی۔ سابقین کی کتابوں کے تراجم اور ان کی زندگی کے حالات ہیں جو نئے نئے رنگ میں پیش کیے جاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا یہ دستور ہے کہ ہر زمانے میں ہر طرح کی ہدایت کا سامان مہیا فرماتا ہے تصوف کے احوال و انوار، جو ہدایت کی جان ہیں۔ اس آخری دور میں ان کا تفصیلی ذکر نہ ہوتا یہ ممکن نہ تھا۔

الحمد للہ کہ نئے اسلوب سے تصوّف کی تمام باریکیاں اور سالک کے ابتدا سے لیکر انتہا تک کے تمام احوال

- [illegible]
- مرشد کامل کی شناخت و دریافت
- تربیت اور خطرات ... اور نتائج تربیت
- کشف و کرامات اور مقبولیت عامہ وغیرہ کو

قطب العالم محبوبِ الٰہی حضرت مرشدنا صاحبزادہ محمد عمر رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدہ پیرایہ میں لکھا ہے بظاہر یہ آپ بیتی معلوم ہوتی ہے یا پھر غوثِ زماں حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری کے حالاتِ زندگی۔ لیکن فی الحقیقت اس پردے میں حقائق الہامیہ بول رہے ہیں اور ایک طالبِ مولا کے لئے ساری زندگی کا دستور العمل آسان اور سہل عبارتیں اور نہایت دلچسپ پیرائے میں موجود ہے

کتاب کی دو جلدیں ہیں۔ پہلی جلد میں تربیت سالک کا تفصیلی ذکر ہے

اور دوسری جلد میں تربیت کا مکمل بیان ہے

آفسیٹ کی دیدہ زیب طباعت پر شائع ہو چکی ہے۔ کتاب محدود تعداد میں چھپی ہے۔ آج ہی خط لکھ کر طلب فرمائیے تاکہ پھر مایوسی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ذخیرہ

ادارہ تصوّف - احمد پارک، موہنی روڈ - لاہور

Marfat.com